بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاک

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | ۶ تا ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ 9 تا 15 ستمبر 2016ء | شمارہ: 36

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

عید الاضحیٰ ایڈیشن

قارئین کرام کو عید کی خوشیاں مبارک ہوں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عیدالاضحیٰ و قربانی

فضائل، احکام و مسائل

ثابت ہو گیا کہ کراچی میں دہشت گردوں کا مرکز مدرسے نہیں بلکہ نائن زیرو تھا

پروفیسر ڈاکٹر امیر محترم ساجد میر حفظہ اللہ

عشرۂ ذوالحجہ

اعمالِ صالحہ کے لیے افضل ترین ایام!

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

دشتِ ابتلاء کے راہیوں کے لیے مینارۂ نور!

قرآن و سنت کی روشنی میں

- حاملہ جانور کی قربانی.....؟!
- اونٹ میں حصوں کی تعداد.....؟!
- اگر قربانی کا جانور ضائع ہو جائے تو.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

راحت یا وبال.....عمل فیصلہ کرے گا

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

''جو نیکی کرے گا وہ بھی اپنے ذاتی بھلے کے لیے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ پھر تم کو بالآخر اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (حاشیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کے سامنے نیکی اور برائی' ہدایت اور گمراہی' اسلام اور کفر ہر دو راستے رکھ دیے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ تاریخ انسانی سے ایسے لوگوں کے انجام سے بھی پردہ اٹھا دیا کہ جو اپنی بداعمالیوں اور بدکرداری کی وجہ سے مصائب وعذاب میں مبتلاء کیے گئے اور انہیں اپنی بے راہ روی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ راحت وسکون کے متلاشی کو یہ اصول بتا دیا کہ نیکی' بھلائی اور خیر خواہی کی راہ تمہیں سکون' جبکہ برائی' بدخواہی اور فسق وفجور کی عادت تمہارے لیے وبال جان ہوگی۔ یہ اصول راحت ووبال تذکیر انسانی کے لیے قرآن میں بار بار دہرایا گیا:

﴿اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۖ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا﴾ (الإسراء: 7)

''اگر تم اچھے کام کرو گے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے' اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی (نقصان) کے لیے۔''

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بالکل واضح فرما دیا کہ انسان کا ایمان' عمل صالح اور اطاعت والی زندگی کا نفع اور فائدہ خود انسان کو ہی ہے جبکہ اگر وہ اللہ کی نافرمانی والی زندگی گزارتا ہے اور اتباع نفس کی پیروی میں اللہ کی ناراضگی والے کام کرتا ہے تو پھر اسکا وبال اور نقصان بھی انسان ہی کو ہوگا۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ﴾ (الزمر: 41)

''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کی رہنمائی کے لیے نازل فرمادی ہے۔ اب جو شخص راہ راست پر آجائے تو اس میں اسکا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہی اختیار کرے تو اس (کو جان لینا چاہیے کہ اس کی گمراہی کا) وبال بھی اسی پر ہے۔''

جبکہ اللہ رحیم کریم اس اصول کو بتلا دینے کے باوجود انسانوں کی بہت ساری بداعمالیوں سے درگزر فرماتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان کی نافرمانی اور بداعمالی کی سزا کا سلسلہ جاری رہتا تو اب تک انسانیت ختم ہو چکی ہوتی:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾

''تمہیں جو بھی مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔ (اللہ تو) بہت سارے (گناہوں سے) تو درگزر کر دیتا ہے۔'' (الزمر)

قرآن نے راحت وسکون اور نقصان ووبال کے اصول کو واضح فرما دیا۔ آپ کس چیز کی چاہت رکھتے ہیں؟ یہ فیصلہ آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

قربانی کی فضیلت

[عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ، وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِقُرُونِهَا، وَأَظْلَافِهَا، وَأَشْعَارِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ، لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا".] (رواه البخاري)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا کوئی عمل اللہ کے ہاں قربانی کے دن خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بہایا ہوا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت پر پہنچ جاتا ہے پس تم خوش دلی سے قربانی کرو۔''

مذکورہ بالا حدیث میں رسول مکرم ﷺ اپنی امت کو قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے شوق دلاتے ہیں تاکہ لوگ خوشدلی سے قربانی کریں۔ قربانی کے چار ایام ہیں۔ 10 ذوالحجہ اور ایام تشریق یعنی 11، 12 اور 13 ذوالحج۔ ان چار دنوں میں سے دس ذوالحجہ کو قربانی کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، قربانی کے دن مسلمان کئی ایک نیک کام کرتے ہیں، ان تمام نیک کاموں میں سے جانور ذبح کر کے خون بہانا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ لہٰذا جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ جانور خرید کر ذبح کرنے کی بجائے اتنی رقم غرباء ومساکین میں تقسیم کر دی جائے درست نہیں۔ صدقہ وخیرات خون بہانے کا بدل نہیں ہوسکتا۔ مزید اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: جانوروں کے سینگ، بال اور کھر جو کسی کام نہیں آتے اور پھینک دیئے جاتے ہیں، قیامت کے دن وہ بھی نامہ اعمال میں نیکیوں کا وزن بڑھانے کیلئے پیش کئے جائیں گے۔ قربانی اللہ کو اتنی پسند ہے کہ جانور کا خون ذبح ہونے کے بعد زمین پر گرنے سے پہلے اس کے ہاں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اندازہ کریں کہ جانور زمین پر لٹایا ہوا ہے۔ حلقوم سے نکلنے والا خون کتنی جلدی زمین پر گرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بھی جلدی اسے ایسے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے جو اسے بہت پسند ہے۔ قربانی کے جانور کو رسول اللہ ﷺ نے پل صراط کی سواری قرار دیا ہے۔ لہٰذا صحت مند اور خوبصورت جانور قربان کیا جائے۔ آپ نے تعلیم دی کہ خوشدلی سے جانور قربان کرو تاکہ ثواب زیادہ ملے۔ قربانی کے لئے جانور خرید کر اس کی خدمت کی جائے، اس کی اچھی خوراک کا اہتمام کیا جائے۔ اس طرح اس جانور کے ساتھ قلبی تعلق پیدا ہوگا۔ جب اس جانور کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کرے گا یوں محسوس ہوگا کہ جیسے اس نے اپنی سب سے پیاری چیز اللہ کی راہ میں قربان کر دی ہے۔ ایسی قربانی قبولیت کا درجہ بھی رکھتی ہے اور ثواب کا موجب بھی بنتی ہے۔ لہٰذا خوشدلی سے قربانی کیا کریں تاکہ ثواب بھی زیادہ ہو۔

تجدید عہد کا دن

عیدالاضحیٰ کا چاند ایسے حالات میں طلوع ہوا ہے جبکہ پورا عالم اسلام مختلف مسائل سے دوچار ہے اور غیر مسلم طاقتوں کی چیرہ دستیوں کی زد میں ہے۔ مسلمانوں کا قبلۂ اول ابھی تک پنجۂ یہود میں ہے اور فلسطین کے مسلمان، اسرائیل کے ظلم وستم کا شکار ہیں۔ پھر ستم کی بات یہ ہے کہ اسرائیل کی ہوس ملک گیری میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح مقبوضہ جموں وکشمیر کے مسلمان کم وبیش نصف صدی سے برہمنی سامراج کے ظلم وستم سہہ رہے ہیں اور اب تک لاکھوں آزادی کے متوالے، اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے، ایثار وقربانی کی داستانیں رقم کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ اقوام متحدہ اہل جموں وکشمیر کو حق رائے دہی کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے قراردادیں منظور کر چکا ہے۔ عالم اسلام اور کئی غیر مسلم ممالک ان قراردادوں پر عمل کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ یواین او اپنی ہی قراردادوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ ہی ہندو سامراج اس کے لئے آمادہ ہے۔ بھارت جو اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک قرار دیتا ہے خود جمہوریت کی دھجیاں اڑانے میں پیش پیش ہے اور جموں و کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ پھر جمہوریت اور قیام امن کی آڑ میں امریکہ اور اس کے اتحادی عراق، لیبیا، مصر، شام اور افغانستان میں جو کھیل، کھیل رہے ہیں اس سے بے شمار مسلمان جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ وطن عزیز میں بھی امریکہ کے ڈرون حملوں سے سینکڑوں بے گناہ مسلمان جان بحق ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ پھر ملک میں دہشت گردی کے نام پر دھماکوں اور غارت گری کے المناک واقعات نے اہل وطن اور خود حکمرانوں کو دل گرفتہ کر رکھا ہے۔ ان کارروائیوں میں بے گناہ لوگ مارے جا رہے ہیں۔ اسلام تو امن وسلامتی کا دین ہے۔ ایک بے گناہ فرد کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

آج امتِ مسلمہ جن آزمائشوں اور فتنوں سے دوچار ہے، اس کے اسباب خود اس امت کے اندر موجود ہیں۔ آج یہ امت ایک دین پر ایمان رکھنے کے باوجود مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ فرقہ بندیاں عام ہیں۔ ان مصائب سے بچنے کا ایک طریقہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو برداشت کرنا سیکھیں۔ آج بھی اگر ہم اپنے معاشروں میں دین اسلام کے نظام عدل کو نافذ کر دیں، معاشروں کو انصاف دیں اور زندگی کے ہر شعبے میں اس پر سختی سے کاربند ہوں تو یقیناً ہمیں اسلام کی وہی برکتیں اور رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں جو کبھی ہمارے معاشروں کو حاصل تھیں۔

حج کے موقعہ پر اسلامی ممالک کے ارباب اختیار بھی تشریف لاتے ہیں، انہیں امت کے مسائل پر غور وفکر کرنا چاہیے اور یہ ابتدائی بات چیت آئندہ کسی نتیجہ خیز مرحلے پر پہنچ سکتی ہے۔ ایسے موقع پر ہمیں عیدالاضحیٰ کے اس پیغام کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ رکھتا ہے اور یہ عید ہر سال اسی جذبہ کو تازہ کرنے کی یاد دہانی کراتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک مسلمان قربانی کے اسی جذبہ سے سرشار رہے تو اس وقت تک طاغوتی طاقتیں اس کی ہیبت سے لرزہ براندام رہیں۔ جب یہ جذبہ سرد پڑ گیا اور حقیقی ولولوں کی جگہ ظاہری رسوم نے لے لی تو مسلمان غیروں کے دستِ نگر ہو کر رہ گئے۔ عیدالاضحیٰ ہمیں زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جب سے تم نے قربانی کی حقیقی روح کو الوداع کہہ دیا خداوند عالم نے بھی تم سے عزّ وشرف کی ساری قدریں چھین لیں۔ روح قربانی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے: ﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾ (الحج:۳۷) یعنی خداوند عالم کو تمہاری قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ ہی اس کی بارگاہ میں مطلوب ومحبوب ہے۔

یہ عیدالاضحیٰ، یہ مناسک حج، یہ سعی، یہ طواف اور میدانِ عرفات میں لاکھوں اہل ایمان، شاہ وگدا، امیر و غریب، محتاج وغنی اور چھوٹا بڑا سب کفن بردوش والہانہ انداز میں [لبیك اللهم لبیك، لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك] پکارنا اس بات کا اعلان ہے کہ ہمارا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام ادائیں اور صدائیں اس عظیم پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں ہم پر فرض کر دی ہیں۔ وہ

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
مسجد الحرام اور واضح نشانیاں (خطبہ حرم)	6
یوم الحج کا ورود مقدس	9
سیرت ابراہیم علیہ السلام	10
عیدالاضحیٰ..... (نظم)	13
حج کے مقاصد	14
مسائل عیدین	16
قربانی.....سنت ابراہیمی	19
قربانی کے احکام ومسائل	21
ذوالحجہ کا پہلا عشرہ	24
اصطلاحات حج وجائے مناسک	25
قربانی کا گوشت	28
شام میں اہل سنت کی نسل کشی	29

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث" چوک اہل حدیث
(المعروف بی چوک) 106 راوی روڈ لاہور 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زرِ تعاون بھیجنے کے لیے
① میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
② یو بی ایل U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک
سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "لسٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اولوالعزم پیغمبر اس کی راہ میں بار بار آزمایا گیا اور وہ ہر آزمائش میں کامیاب ہوئے تو خداوند عالم نے ﴿اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ کا شرف عطاء فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ سے قربانی کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: [سنة ابیکم ابراھیم] یہ تمہارے بابا ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ ذرا غور فرمایئے کہ کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا اشارہ پا کر اپنے لختِ جگر کو چھری کے نیچے نہ رکھ دیا تھا۔ کیا اس دنیا کے بتانِ آذری کے خلاف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے جہاد کا اسوۂ ہمیں ہر سال یہ پیغام نہیں دیتا کہ نمرودان وقت کے خلاف توحید کی سربلندی کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہیے۔ دراصل عیدالاضحیٰ کا دن اس امر کے لئے تجدید عہد کا دن ہے۔

ثابت ہو گیا کہ کراچی میں دہشت گردوں کا مرکز مسجد یا مدرسہ نہیں بلکہ نائن زیرو تھا۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ وقت نے ثابت کر دیا کہ کراچی میں دہشت گردوں کا مرکز کوئی مسجد یا مدرسہ نہیں بلکہ نائن زیرو تھا۔ مدارس کو دہشت گردی کی نرسریاں قرار دینے والوں کا چہرہ قوم نے دیکھ لیا۔ دینی مدارس سے قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی رہیں گی۔ سندھ حکومت مدارس نہیں وطن کے غداروں کے خلاف قانون سازی کرے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ میں تقریب بخاری سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کی اسلام اور اپنے وطن سے محبت مثالی ہے۔ ہم اپنے دین اور وطن کی عزت اور ناموس پر کوئی آنچ برداشت نہیں کر سکتے۔ وطن کو گالیاں دینے والوں کا محاسبہ کریں گے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک جب بھی ارض وطن پر کوئی افتاد آئی سب سے زیادہ قربانیاں دینی طبقے نے دیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں ایم کیو ایم اور الطاف حسین کے معاون اداروں اور جماعتوں کو اللہ تعالیٰ اور قوم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔ لسانیت کے نام پر سیاست پر پابندی لگا دینی چاہیے۔ الطاف حسین نے کلمے کے نام پر بننے والے پاکستان کو گالی دی جس پر وہ اللہ کی پکڑ میں آ گیا اور اب وہ شیاطین سے مدد مانگ رہا ہے۔ مگر عبرتناک انجام اب اس کا مقدر ہے۔ بدقسمتی سے ماضی میں اس فتنہ پرور اور وطن دشمن گروہ کو سیاسی مفادات کے لیے گلے لگایا جاتا رہا۔ مہاجر قومی دھارے میں آئیں اور لسانی سیاست سے تائب ہو جائیں، اپنے اندر حب الوطنی کا جذبہ پیدا کریں۔

مسجد اقصیٰ صرف فلسطینیوں کا نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کا مسئلہ ہے۔ امام قبلۂ اول مسجد اقصیٰ

قبلہ اول مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے امام وخطیب ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری نے کہا ہے کہ مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے دفاع کے لیے عالم اسلام کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ اگر امت مسلمہ نے مسجد اقصیٰ کو نظر انداز کر دیا تو غاصب قوتیں مکہ اور مدینہ پر بھی چڑھ دوڑیں گی۔ فلسطینی کسی بھی قیمت پر قبلہ اول اور بیت المقدس سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ یہودیوں کا قبلہ اول اور بیت المقدس کے ایک ذرے پر بھی کوئی حق نہیں، وہ فلسطین سے نکل جائیں۔ مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس مسلمانوں کی عزت، عظمت رفتہ اور ایمان کا جزو ہے۔ مسجد اقصیٰ صرف فلسطینیوں کا نہیں بلکہ پوری عرب اور مسلم دنیا کا مسئلہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ کی جامع مسجد میں جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری نے کہا کہ قبلہ اول انتہا پسند یہودیوں کے ہاتھوں سنگین خطرات سے دوچار ہے۔ اسرائیل اشتعال انگیز کارروائیوں کے ذریعے خطے میں مذہبی جنگ کو ہوا دے رہا ہے۔ امت مسلمہ کا مسجد اقصیٰ سے لگاؤ عقیدے کی بنیاد پر ہے کیونکہ اسراء اور معراج کا سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک ہے اور ان معجزات پر ایمان ہمارے عقیدے کا لازمی جزو ہے۔ امت مسلمہ کے پاس ہر طرح کی اقتصادی قوت، فکری صلاحیت اور انسانی وسائل کی قوت موجود ہے بس ایک وحدت کی کمی ہے۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں غاصب صہیونیوں اور اسرائیلی ریاست کی جانب سے قبلہ اول کو لاحق خطرات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل فلسطینیوں کو قبلہ اول سے دور کرنے کی سازشیں کر رہا ہے مگر فلسطینی قوم نے قبلہ اول سے اپنا تعلق مضبوط بنانے کا عزم کر رکھا ہے۔ امام قبلہ اول نے عالم اسلام میں جاری فسادات اور خون خرابے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ مسلمانوں کا مشترکہ دشمن عالم اسلام کے طبقات کو ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر صرف اسلام کی خدمت کرنے پر زور دیا۔ امام قبلہ اول نے کہا کہ قبلہ اول پھر کسی صلاح الدین ایوبی کا منتظر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے دست و پا نہتے فلسطینی اکیلے بیت المقدس کی بازیابی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں اور سر پہ کفن باندھ کر صہیونیوں کے خلاف میدان جنگ میں ڈٹے ہوئے ہیں، وہ صہیونی افواج کی گولیوں کا جواب کنکر اور پتھر سے دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قبلہ اول کا دفاع صرف فلسطینیوں کی نہیں بلکہ پوری مسلم امہ کی ذمہ داری ہے۔ عالم اسلام کو قبلہ اول کے دفاع اور بیت المقدس کو پنجہ یہود سے آزاد کرانے کے لیے مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ امام صاحب نے فلسطین سمیت عالم اسلام کے استحکام اور امن کے لیے خصوصی دعا کی۔

اعلان تعطیل

عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے جملہ دفاتر 12 تا 16 ستمبر 2016ء (بروز سوموار تا جمعہ) بند رہیں گے اور ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کا آئندہ شمارہ 23 ستمبر کو شائع ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (ادارہ)

نوٹ: زیر نظر عید ایڈیشن کی قیمت -/20 روپے ہے ایجنسی ہولڈرز مطلع رہیں۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار احمد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob : 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

اگر قربانی کا جانور ضائع ہو جائے

سوال میں نے قربانی کا جانور خریدا لیکن وہ کسی بیماری کی وجہ سے مر گیا' کیا اب مجھے کوئی دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرنا ہوگا؟ جبکہ میری مالی حالت بھی کمزور ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں میرے لیے اب کیا حکم ہے؟

جواب اگر کسی نے قربانی کے لیے جانور خریدا' لیکن وہ قربانی کے دن زندہ نہ رہا بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے مر گیا' اگر وہ متبادل قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے مرجانے والے جانور کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرنا ہوگا۔ اسی طرح اگر اس کا جانور قربانی کے دن سے پہلے گم ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مسئلہ بیان فرمایا کہ ''کوئی شخص نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔'' یہ سن کر سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں نے اپنی قربانی جلدی قبل از وقت ذبح کر دی ہے تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور محلے دار پڑوسیوں کو جلدی گوشت کھلاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اور قربانی ذبح کرنا ہوگی۔'' (نسائی' الضحایا: ۴۳۹۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے قربانی کا التزام کیا ہو اگر وہ قربانی اس سے ضائع ہو جائے بایں طور کہ نماز عید سے پہلے ذبح کر دے یا قربانی کا جانور مر جائے یا گم ہو جائے تو اسے اس کے بدلے دوسری قربانی کرنا ہوگی' بشرطیکہ وہ مالی طور پر اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے دوسری قربانی کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔'' (البقرہ: ۲۸۶)

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ سے ڈرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔'' (التغابن: ۱۶)

نیز حضرت تمیم بن حریص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں قربانی کا جانور خریدا تو وہ کہیں گم ہو گیا' میں نے اس کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''تجھے اس کا کوئی نقصان نہیں۔'' (محلی ابن حزم: ج ۷ ص ۳۵۸)

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اگر کسی نے قربانی کے لیے اونٹ خریدا پھر وہ گم ہو گیا یا مر گیا تو اگر وہ نذر کا تھا تو اس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرے' اگر وہ نذر کا نہیں تھا تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو بدل دے اور اگر چاہے تو رہنے دے۔'' (بیہقی: ج ۹' ص ۲۸۹)

ان حضرات کے فتاویٰ کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا' اگر صاحب ثروت ہے تو اسے متبادل قربانی کرنا ہوگی جیسا کہ پہلی حدیث میں مذکور ہے۔ صورت مسئولہ میں سائل نے وضاحت کی ہے کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے' اس لیے اسے دوسرا جانور ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نیت کے بدلے قربانی کے ثواب سے محروم نہیں کرے گا۔ واللہ اعلم!

اونٹ میں حصوں کی تعداد

سوال ہمیں ایک عالم دین نے بتایا ہے کہ گائے کی طرح اونٹ میں بھی سات حصے ہوتے ہیں جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی قرار دیا تھا' اس مسئلہ کی وضاحت قرآن وحدیث سے کریں۔

جواب جس حدیث کا سوال میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا تھا وہ حسب ذیل ہے: ''سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تہامہ کے علاقہ میں ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے' ہمیں وہاں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں تو رسول اللہ ﷺ نے مالی غنیمت تقسیم کرتے وقت ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ (ابن ماجہ' الاضاحی: ۳۱۳۷)

اس حدیث کو قربانی میں ایک اونٹ میں دس آدمیوں کی شراکت کے جواز میں بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے لیکن یہ دلیل حسب ذیل وجوہ کی بنا پر واضح اور صریح نہیں ہے:

- ممکن ہے کہ اس وقت اونٹ کم ہوں اور بکریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک اونٹ کی نسبت دس بکریوں کے برابر شمار کیا گیا ہو۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اونٹ عمدہ' تندرست ہوں اور بکریاں دبلی ہونے کی وجہ سے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا ہو۔

اس حدیث کی وجہ سے ایک اونٹ میں دس افراد کی شرکت انتہائی محل نظر ہے' البتہ قربانی کے موقع پر ایک اونٹ میں دس افراد کے شریک ہونے کا ذکر دوسری احادیث سے ثابت ہے جس کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے' اس دوران عیدالاضحیٰ آگئی تو ہم نے دس دس آدمیوں کی طرف سے ایک ایک اونٹ اور سات سات آدمیوں کی طرف سے ایک ایک گائے مشترکہ طور پر ذبح کی۔ (ابن ماجہ' الاضاحی: ۳۱۳۱)

جبکہ ایک دوسری حدیث میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے اور گائے سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔ (صحیح مسلم' الحج: ۱۳۱۸)

لیکن ان دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اونٹ میں دس افراد کی شراکت کا واقعہ قربانی کے موقع کا ہے جبکہ سات افراد کی شراکت کا تعلق حج وعمرہ سے ہے' جیسا کہ روایت میں اس کی صراحت ہے کہ ایسا کرنا حدیبیہ کے موقع پر تھا۔ بعض اہل علم نے دوران سفر اونٹ کو دس قربانیوں کے برابر قرار دیا ہے جبکہ حضر میں سات کے برابر' کچھ حضرات صاحب ثروت اور مالی اعتبار سے کمزور کا فرق کرتے ہیں کہ مالدار سات شریک ہوں اور غریب حضرات دس تک شراکت کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ سب اپنے اپنے اندازے اور تخمینے ہیں' قابل وثوق بات یہی ہے کہ اونٹ میں سات کی شراکت حج وعمرہ کی ھدی میں ہے اور دس کی شراکت عام قربانی میں ہے۔ واللہ اعلم!

حاملہ جانور کی قربانی

سوال ہمارے ہاں حاملہ (گابھن) جانور کی قربانی کو ناپسند کیا جاتا ہے' اس کی کیا بنیاد ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے کیا ایسے جانور کو قربانی کے طور پر ذبح کیا جا سکتا ہے' جس کے پیٹ میں بچہ ہو؟ وضاحت کریں۔

جواب حاملہ (گابھن) جانور کی قربانی جائز ہے کیونکہ جانور کا حاملہ ہونا کوئی ایسا عیب نہیں کہ جس کی بناء پر قربانی کو ناجائز قرار دیا جائے۔ ایسا جانور اگر ذبح کیا جائے تو اس کے پیٹ سے برآمد ہونے والا بچہ اگر زندہ ہو تو اس کا مالک اگر چاہے تو اس بچے کو ذبح کر دے اور اگر چاہے تو ذبح نہ کرے بلکہ اسے زندہ رہنے دے۔ کیونکہ قربانی کرنے والے نے بچے کی ماں کو قربانی کے لیے متعین کیا تھا' اس کے بچے کو نہیں۔ اس لیے قربانی کرنے والے کو اختیار دیا جائے گا۔ ہاں اگر ذبح کرنے کے بعد جانور کے پیٹ سے مردہ بچہ برآمد ہو تو ذبح کیے بغیر اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی اس بچے کو کفایت کر جائے گا۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے: ''بچے کا ذبح کرنا' اس کی ماں کے ذبح کرنے سے ہے۔'' (مسند امام احمد: ج ۳' ص ۳۹)

اس کی مزید وضاحت ایک روایت میں ہے' سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم کوئی اونٹنی' گائے یا بکری ذبح کرتے ہیں تو اس کے پیٹ سے بچہ نکل آتا ہے کیا ہم اسے کھالیں یا پھینک دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چاہو تو کھالو' بلاشبہ اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کے لیے ذبح ہے۔'' (ابوداود' الضحایا: ۲۸۲۷)

ہاں اگر طبعی کراہت کی وجہ سے اگر کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھانا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں' بہرحال حاملہ جانور کو قربانی کے طور پر ذبح کیا جا سکتا ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

مخنث جانور کی قربانی

سوال اکثر لوگ مخنث جانور کی قربانی کو ناجائز کہتے ہیں' کیا ایسا جانور ذبح کیا جا سکتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب جاہل لوگ مخنث جانور کو ''بزرگ'' خیال کرتے ہیں اور اسے ذبح کرنا یا اس کی قربانی دینے کو ناجائز یا مکروہ کہتے ہیں۔ جبکہ کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس کی بنا پر ایسے جانور کو ذبح کے لیے ناموزوں یا قربانی کے لیے ناجائز قرار دیا جا سکے۔ تمام اہل علم خصی جانور کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں' بلکہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خصی جانور کی قربانی دی ہے۔ آپ دو ایسے مینڈھوں کی قربانی دیتے جو گوشت سے بھرپور اور خصی ہوتے تھے۔ (مسند امام احمد: ج ۵' ص ۱۹۶)

جس طرح خصی ہونا کوئی عیب نہیں' اسی طرح جانور کا مخنث ہونا بھی کوئی ایسا عیب نہیں کہ جو قربانی کے منافی ہو۔ اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ مخنث جانور کی قربانی دی جا سکتی ہے اور شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

مسجدِ حرام اور واضح نشانیاں

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی — نگرانی —— جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ —— 2 ذوالقعدہ 1437ھ / 5 اگست 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ دن بدلتے رہتے ہیں اور وقت بادل کی سی تیزی سے گزر جاتا ہے۔ جو گزر گیا وہ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا۔ آنے والا وقت ابھی نامعلوم ہے۔ اس طرح تمہارے پاس صرف آج ہی کا وقت بچا ہے۔ لہٰذا اللہ کے تقوے کے حصول اور اللہ کے دین کے مضبوط کڑے کو مضبوطی سے تھامنے میں خوب جلدی کرلو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔''

اے مسلمانو! اے بیت اللہ کے حاجیو! یہ بے مثال موقع ہر سال آتا ہے۔ اس خوبصورت موقع کو دیکھتے ہوئے بے شمار امتیں گزر چکیں اور لاتعداد صدیاں بیت چکیں۔ اسی طرح طواف کرنے، تلبیہ کہنے، سعی اور وقوف کرنے، منیٰ میں راتوں کا قیام کرنے اور جمرات کو کنکریاں مارنے کا سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ یہ وہ مقامات مقدسہ ہیں جن کی زیارت کیلئے اللہ کے نبی اور رسول، مسلمان حکمران اور خلفاء، رؤسا، علماء اور ان گنت لوگ آتے رہے ہیں۔ یہ سارے لوگ وفد در وفد آتے رہے اور اللہ کا فضل وکرم حاصل کرتے رہے۔ ان کی آمد ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا:

﴿وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝﴾

''اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آئیں۔'' (الحج)

یہ مکہ مکرمہ ہے اور یہ وہ بیت الحرام ہے جس کی بنیاد توحید واطاعت پر رکھی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔ ابراہیمؑ کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (ال عمران)

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے:

﴿وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝﴾ (النساء)

''یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا۔''

نیز فرمایا:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝﴾ (النساء)

''اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہوسکتی ہے۔''

یقیناً اللہ نے سچ فرمایا، بیت اللہ میں بڑی واضح نشانیاں ہیں۔ یہ ایسی واضح نشانیاں ہیں کہ جن پر نہ طویل وقت اثر انداز ہوسکا اور نہ ترقی اسے ختم کرسکی۔ یہ واضح نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے تقدس کی دلیل ہیں اور اس کا فضل وکرم ہر دور میں جاری وساری ہے۔ بیت اللہ میں (ایک نشانی) مقام ابراہیم ہے، جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی، ان کے بیٹے اسماعیل انہیں پتھر پکڑاتے اور وہ تعمیر کرتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور یاد کرو سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کو کہ جب وہ اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے، تو دعا کرتے جاتے تھے ''اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر بغیر جوتوں کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے تازہ قدم لگے ہوئے ہیں۔ یہ مقام ان کی ہمت، حوصلے، اخلاص اور اللہ کے حکم کی سچے دل سے تعمیل کی نشانی ہے۔

بیت اللہ میں واضح نشانیوں میں سے صفا اور مروہ پہاڑیوں کی سعی بھی ہے تاکہ حجاج کرام ام اسماعیل علیہا السلام کی قربانیوں کا احساس حاصل کرسکیں۔ ایک ایسی وادی میں جو غیر آباد تھی۔ جب ان کے خاوند انہیں الوداع کرنے لگے تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ اللہ کے حکم سے ہمیں اس وادی میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں! اس پر ام اسماعیل علیہا السلام نے کہا: تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

بلاشبہ یہ سعی قوت، جوانمردی اور توکل کی نشانی

ہے۔ یہ اللہ پر اعتماد اور بھروسے کی نشانی ہے۔ وہ توکل جس نے ام اسماعیل کے دل کو گھیر لیا تھا تاکہ اللہ انہیں جبریل علیہ السلام کے ذریعے عزت سے نوازیں۔ جنہوں نے پیر مارا تو زمین سے پانی نکل آیا۔ انہوں نے خود پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ یہ ہے وہ مبارک زمزم۔ جو بھوکے کے لیے کھانا ہے اور بیمار کے لیے دوا ہے۔ یہ وہ زمزم ہے جو نہ کبھی رکا اور نہ کبھی خشک ہوا۔ یہ وہ معجزہ ہے جس نے علماء اور ماہرین کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ یہ وہی پانی ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہی پورا ہو جاتا ہے۔'' (مسند احمد، ابن ماجہ)

بیت اللہ شریف کے حاجیو! یہ بیت الحرام ہے جس میں کھلی نشانیاں ہیں۔ اس میں برکت کی نشانی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو عطا کی ہے۔ اس کے کھانے پینے میں، اس میں زندگی گزارنے میں اور اس کی زمین میں برکت ہے۔

صحیح بخاری میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ آیا ہے کہ (ایک عرصے کے بعد) جب وہ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کو ملے تو پوچھا: تم کھاتے کیا ہو؟ اس نے جواب دیا: گوشت کھاتے ہیں۔ پھر پوچھا: پیتے کیا ہو؟ اس نے جواب دیا: (زمزم) پیتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ سن کر دعا کی: ''اے اللہ! ان کے مشروب اور گوشت میں برکت ڈال دے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی جگہ پر اگر کوئی شخص صرف پانی اور گوشت پر جینا چاہے تو یہ دونوں اسے موافق نہ آئیں گے۔'' یعنی اگر کوئی شخص صرف گوشت کھائے اور پانی پیے تو وہ بیمار ہو جائے گا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی:

﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝﴾

''پروردگار! لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔'' (ابراھیم)

بیت اللہ شریف کے حاجیو! مکہ مکرمہ ان واضح نشانیوں کا گواہ ہے، ان سے مومنوں کو اپنے خالق کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ پھر اس بیت اللہ کی عظمت و شان معلوم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بصیرت والوں کے لیے کھلی نشانیاں رکھی ہیں۔

یہ کھلی نشانیاں مسجد حرام اور دیگر مقامات مقدسہ پر ہیں۔ حاجی بیت اللہ پہنچ کر سب سے پہلے طواف شروع کرتا ہے اور طواف کی ابتداء حجر اسود سے کرتا ہے اور حجر اسود بھی ایک واضح نشانی ہے۔ اس پتھر کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے سے گناہ خوب معاف ہوتے ہیں۔'' (مسند احمد)

حجر اسود نبوی کریم ﷺ کی شان اور مقام کی گواہ نشانی ہے۔ یہ حکمت و دانائی، سچائی اور امانتدار نبی کی گواہ ہے جس نے بکھرے ہوئے لوگوں کو جوڑ دیا۔ جو رحمدل ہے، سخت مزاج نہیں، اصلاح کرتا ہے اور فساد سے پوری طرح دور ہے۔ بلاشبہ کعبہ کی تعمیر کے وقت قریش کے مختلف قبائل نے اس میں حصہ لیا اور اپنے اپنے حصے کی تعمیر مکمل کی۔ حتی کہ جب حجر اسود نصب کرنے کی باری آئی تو وہ جھگڑ پڑے۔ ہر قبیلہ یہ شرف حاصل کرنا چاہتا تھا۔ حتی کہ لڑائی جھگڑا باقاعدہ جنگ کی شکل اختیار کر گیا۔ بالآخر ایک دانا نے مشورہ دیا کہ اسکا فیصلہ اس شخص سے کرالو جو سب سے پہلے مسجد کے دروازے میں سے اندر آئے۔ اس پر سب راضی ہو گئے۔ پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے جھگڑے کے متعلق بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک چادر لے آؤ۔ چادر لائی گئی تو آپ نے حجر اسود اس پر رکھ دیا۔ پھر فرمایا: ہر قبیلہ ایک ایک کونا پکڑ لے۔ پھر سب نے مل کر حجر اسود اٹھایا اور نبی کریم ﷺ نے اسے مطلوبہ جگہ پر نصب کیا۔ پھر باقی تعمیر مکمل ہوئی۔

یقیناً یہ ایسی واضح نشانی ہے جسے ہر وہ شخص محسوس کرتا ہے جو حجر اسود کو دیکھتا ہے، بوسہ دیتا یا ہاتھ لگاتا ہے۔ یہ نبی رحمت، بشیر و نذیر اور سراج منیر کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔ آپ ﷺ صادق و مصدوق ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے نازل ہوا تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، پھر لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ بنا دیا۔'' (ترمذی)

امام محب طبری فرماتے ہیں: ''اس پتھر کے سیاہ ہونے میں بھی بصیرت والوں کیلئے عبرت ہے۔ کیونکہ اگر گناہوں کا اثر سخت پتھر پر ظاہر ہو سکتا ہے تو دل پر ان کا اثر کتنا شدید ہوگا۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کچھ ملحدوں نے اس حدیث پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس پتھر کو مشرکوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے تو اہل توحید کی نیکیوں سے یہ سفید کیوں نہیں ہوا۔؟''

امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے سیاہ رنگ میں یہ خصوصیت رکھی ہے کہ سیاہ رنگ بغیر رنگے ختم نہیں ہوتا جبکہ سفید رنگ بغیر رنگے بھی ختم ہو جاتا ہے۔''

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس پتھر کی کوئی خصوصی برکت بھی ہے یا یہ کسی نفع اور نقصان کا مالک ہے۔ اسی طرح اس کے بوسے کیلئے دھکم پیل کرنا بھی درست نہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر کہا تھا: ''یقیناً میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔''

نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھی: ''بلاشبہ تم ایک مضبوط آدمی ہو، لہٰذا دھکم پیل کر کے کمزور لوگوں کو تکلیف نہ دینا۔ اگر موقع مل جائے تو حجر اسود کا بوسہ لے لو ورنہ اس کی طرف منہ کر کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھو (اور گزر جاؤ)۔'' (مسند احمد)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیمؑ کا مقام عبادت ہے اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اِس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔

بیت اللہ شریف کے حاجیو! مکہ مکرمہ ان واضح نشانیوں کا گواہ ہے، ان سے مومنوں کو اپنے خالق کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ پھر اس بیت اللہ کی عظمت و شان معلوم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بصیرت والوں کے لیے کھلی نشانیاں رکھی ہیں۔

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (آل عمران)

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

بیت اللہ کے حاجیو! مکہ مکرمہ میں خوش آمدید، یہ مکہ مکرمہ ام القریٰ ہے۔ بلد الامین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں حج کا فریضہ رکھا ہے۔ یہ وقت اور جگہ ان دونوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ ان دو حرمتوں کی بدولت سکون، امن، تواضع اور باہمی رحم دلی نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے حج کا وقت اور علاقہ دونوں ہی توحید کے اعلان کے سوا کسی بھی دوسرے نعرے کا انکار کرتے ہیں۔

[لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ]

''اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اور تلبیہ کا اعلان یوں ہے:

[لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.]

''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ یقیناً ساری تعریف اور تمام نعمتیں تیری ہی ہیں۔ بادشاہی بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

اللہ کے بندو! حج تو طواف (بیت اللہ کے 7 چکر لگانا)، سعی (صفا مروہ کے 7 چکر لگانا)، وقوف (عرفات میں ٹھہرنا)، مبیت (منیٰ میں راتیں گزارنا)، رمی (جمرات کو کنکریاں مارنا) اور حلق (بال منڈوانا) یا تقصیر (بال کٹوانا) ہی کا نام ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر خاص فضل وکرم ہے کہ اس نے ہر دور میں حجاج کرام کی میزبانی کیلئے لوگ تیار کیے ہیں۔ عرب قبائل بیت اللہ کی خدمات آپس میں تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ کوئی حاجیوں کو پانی پلاتا، کوئی کھانا کھلاتا اور کوئی ان کی حفاظت کے فرائض سنبھالتا۔ یہ کام نسل در نسل چلتا رہا۔ مختلف لوگ اور حکومتیں یہ کام کرتی رہیں۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے بلاد حرمین شریفین کی خدمت کا شرف آل سعود کو دیا۔ سعودی حکومت حجاج کرام کے سفر اور رہائش کی سہولیات مہیا کرنے کو اپنی سعادت سمجھتی ہے، وہ اپنی بھرپور کوششوں سے بیت اللہ کی تعمیر وترقی کرتی ہے۔ اس بات کا اعتراف دور ونزدیک کا ہر شخص کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک اور تمام اسلامی ملکوں کو پر امن بنائے۔

بیت اللہ کے حجاج کرام! تمہارا یہ حق ہے کہ حکومت تمہیں خوش آمدید کہے، تمہارے امن وسکون کیلئے بھرپور کوششیں کرے۔ تاکہ تم سلامتی کے ساتھ رہو اور اجر وثواب کے ساتھ واپس جاؤ۔ جبکہ اس حکومت کا تم پر یہ حق ہے کہ تم مقامات مقدسہ کا احترام کرو، نرمی اور برداشت سے کام لو۔ حجاج کرام کے فائدے کیلئے جو قوانین بنائے گئے ہیں ان کا احترام کرو، حاجیوں کے آرام کا خیال رکھو اور انہیں مناسک حج کی ادائیگی کے دوران تکلیف نہ دو۔

لہٰذا آپ حج کے دوران سیاسی نعروں سے گریز کریں۔ عبادت حج کو خراب کرنے والی چیزوں سے بچیں۔ جیسا کہ جاہلیت میں مشرک ان مقامات مقدسہ پر کھڑے ہو کر اپنے آباؤ اجداد اور ان کے کارناموں پر فخر وغرور کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اسلام نے ان کے اس کام کو باطل قرار دے دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو، تو جس طرح پہلے اپنے آباو اجداد کا ذکر کرتے تھے، اُس طرح اب اللہ کا ذکر کرو، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر (مگر اللہ کو یاد کرنے والے لوگوں میں بھی بہت فرق ہے) اُن میں سے کوئی تو ایسا ہے، جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ دیدے ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔'' (البقرۃ)

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ شرک اور مشرکوں کو ذلیل وخوار کر دے۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی کی سنت اور مومن بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! پریشان حال مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ دکھیوں کے دکھ دور فرما۔ مقروضوں کے قرض ادا کر دے۔ ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفایاب فرما۔ آمین یارب العالمین!

.....

بقیہ: شام میں اہل سنت کی نسل کشی

وہ لوگ کیسے مسلمان ہونگے جو خود روس کو نہ صرف رغبت دیتے ہیں بلکہ اپنے ہوائی اڈے بھی دے رہے ہیں۔ اسی طرح سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

[قال قال رسول الله ﷺ يوما ونحن عنده . طوبى للشام ان ملائكة الرحمن باسطوا اجنحتها عليه]

ہم ان تمام مسلمانوں کو بالعموم اور اسلامی حکومتوں سے بالخصوص گذارش کریں گے کہ وہ شام کی موجودہ صورت پر فوراً ایکشن لیں اور مظلوموں کی مدد کریں اور ظالم کا ہاتھ روکیں۔ تباہ حال شام کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ طاغوت اور ظالموں کو شام سے نکالیں۔ اس ضمن میں اسلامی سربراہی کانفرنس کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ غیر معمولی مسئلہ ہے۔ لاکھوں لوگ پہلے ہی قتل ہو چکے ہیں اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم یہاں ایرانی حکومت سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ محض تعصب کی بنیاد پر اس قدر ظلم نہ کرے بلکہ اسے اس ظلم وزیادتی سے فوراً الگ ہو جانا چاہیے۔ بلکہ بہتر ہے کہ کوئی مصالحتی کردار ادا کرے تاکہ قتل وغارت کا سلسلہ بند ہو سکے اور اہل شام پرسکون، امن وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ وہ شامی حضرات وخواتین جو لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کر کے یورپ کے مختلف ممالک پہنچ چکے ہیں انہیں بھی واپس لانا چاہیے۔

امید ہے کہ ہماری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ!

.....

یوم الحج کا ورودِ مقدس

تحریر
جناب مولانا ابوالکلام آزاد حفظہ اللہ

عشق الٰہی کا سب سے بڑا امتحان

آج ذوالحجہ کی پہلی تاریخ ہے اور ایک ہفتہ کے بعد تاریخ عالم کا وہ عظیم الشان روز طلوع ہونے والا ہے جس کے آفتاب کے نیچے کرۂ ارضی کے ہر گوشے کے لاکھوں انسان اپنے مالک کو پکارنے کے لیے جمع ہوں گے اور ریگستان عرب کی ایک بے برگ و گیاہ وادی کے اندر خدا پرستی و عشق الٰہی کا سب سے بڑا گھرانہ آباد ہوگا:

﴿الَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (الحج: ۴۱)

''وہ لوگ کہ اگر انہیں زمین میں قائم کر دیں تو ان کا کام صرف یہ ہوگا کہ صلوٰۃ الٰہی کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔''

اللہ کی پرستش کا پہلا مقدس گھر

یہ پہلا گھر تھا جو اللہ کی پرستش کے لیے بنایا گیا اور آج بھی دنیا کے تمام بحر و بر میں صرف وہی ایک مقدس گوشہ جو اولیاء الشیطان و اصحاب النار کی لعنت سے پاک ہے اور صرف اللہ کے دوستوں اور اس کی محبت میں دکھ اٹھانے والوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

دور دراز ملکوں سے اجتماع کی وجہ

سمندر کو عبور کر کے، پہاڑوں کو طے کر کے، کئی کئی مہینوں کی مسافت چل کر دنیا کی مختلف نسلوں، مختلف رنگتوں، مختلف بولیوں کے بولنے والے اور مختلف گوشوں کے باشندے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ ایک انسانی نسل دوسری نسل کو بھیڑیوں کی طرح پھاڑ دے اور اژدہوں کی طرح ڈسے۔ اس لیے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اپنے ابلیسی غرور اور شیطانی سیادت کی نمائش گاہ بنائیں۔ اس لیے نہیں کہ تیس تیس من کے گولے پھینکیں اور سمندر کے اندر ایسے جہنمی آلات رکھیں جو منٹوں اور لمحوں میں ہزاروں انسانوں کو نابود کر دیں، بلکہ تمام انسانی غرضوں اور مادی خواہشوں سے خالی ہو کر اور ہر طرح کے نفسانی ولولوں اور سیاسی شرارتوں کی زندگی سے ماوراء الورئی جا کر، صرف اس رب قدوس کو پیار کرنے کے لیے، اس کی راہ میں دکھ اٹھانے اور مصیبت سہنے کے لیے اور اس کی محبت و رأفت کو پکارنے اور بلانے کے لیے جس نے اپنے ایک قدوس دوست کی دعاؤں کو سنا اور قبول کیا، جب کہ نیکی کا گھرانہ آباد کرنے کے لیے اور امن و سلامتی اور حق عدالت کی بستی بسانے کے لیے اس نے اپنے اللہ کو پکارا تھا کہ:

﴿رَبَّنَا اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ (ابراھیم: ۳۷)

''اے پروردگار! میں نے تیرے محترم گھر کے پاس ایک ایسے بیابان میں جو بالکل بے برگ و گیاہ ہے، اپنی نسل لا کر بسائی ہے تا کہ یہ لوگ تیری عبادت کو قائم کریں۔ پس تو ایسا کر کہ انسانوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے اور ان کے رزق کا بہتر سامان کر دے تا کہ وہ تیرا شکر کریں۔''

مقدس گھرانے کا معنوی تصور

کس بستی کے باشندے؟

آہ! تم ذرا ان کی اُن عجیب و غریب حالتوں کا تصور کرو، یہ کون لوگ ہیں اور کس پاک بستی کے بسنے والے ہیں؟ کیا یہ اسی زمین کے فرزند ہیں جو خون اور آگ کی لعنتوں سے بھر گئی اور صرف بربادیوں اور ہلاکتوں ہی کے لیے زندہ رہی۔ کیا یہ اسی آبادی سے نکل آئے ہیں جو سبعیت و خونخواری میں درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے غاروں سے بھی بدتر ہے اور جہاں ایک انسان دوسرے انسان کو اس طرح چیرتا پھاڑتا ہے کہ آج تک نہ تو سانپوں نے کبھی اس طرح ڈسا اور نہ جنگلی سؤروں نے کبھی اس طرح دانت مارے؟ کیا یہ اسی نسل اور گھرانے کے لوگ ہیں جس نے اللہ کے رشتوں کو یکسر کاٹ ڈالا اور اس طرح اس کی طرف سے منہ موڑ لیا کہ اس کی بستیوں اور آبادیوں میں اللہ کے نام کے لیے ایک آواز اور ایک انسان بھی باقی نہ رہی؟ آہ! اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ یہ قدوسیوں کی سی معصومیت فرشتوں کی سی نورانیت اور سچے انسانوں کی سی محبت ان میں کہاں سے آ گئی ہے۔

ماحول کی ہمہ گیر یکسانیت

تمام دنیا نسلی تعصبات کے شعلوں میں جل رہی ہے، مگر دیکھو یہ دنیا کی تمام نسلیں کس طرح بھائیوں اور عزیزوں کی طرح ایک مقام پر جمع ہیں اور سب ایک ہی حالت، ایک ہی وضع، ایک ہی لباس، ایک ہی قطع، ایک ہی مقصد اور ایک ہی صدا کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ سب اللہ کو پکار رہے ہیں، سب اللہ ہی کے لیے حیران و سرگشتہ ہیں، سب کی عاجزیاں اور درماندگیاں اللہ ہی کے لیے ابھر آئی ہیں۔ سب کے اندر ایک ہی لگن اور ایک ہی ولولہ ہے، سب کے سامنے محبتوں اور چاہتوں کے لیے، پرستشوں اور بندگیوں کے لیے ایک ہی محبوب و مطلوب ہے۔ جب کہ تمام دنیا کا محورِ عمل، نفس و ابلیس ہے تو یہ سب صرف اللہ کے عشق و محبت میں خانہ ویراں ہو کر اور جنگلوں و دریاؤں کو قطع کر کے دیوانوں اور بے خودوں کی طرح یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف دنیا کے مختلف گوشوں کو چھوڑا بلکہ دنیا کی خواہشوں اور ولولوں سے بھی کنارہ کش ہو گئے۔

دل سوختہ لوگوں کی بستی

اب یہ ایک بالکل نئی دنیا ہے جس میں صرف عشقِ الٰہی کے زخمیوں اور سوختہ دلوں کی بستی آباد ہوئی۔ یہاں نہ نفس کا گزر ہے جو غرور بہیمی کا مبداء ہے اور نہ انسانی شرارتوں کو بارل سکتا ہے جو خون ریزی اور ظلم و سفا کی میں کرۂ ارضی کی سب سے بڑی درندگی ہیں۔

راز و نیاز عبد و معبود

یہاں صرف آنسو ہیں جو عشق کی آنکھوں سے بہتے ہیں، صرف آہیں ہیں جو محبت کے شعلوں سے دھوئیں کی طرح اٹھتی ہیں، صرف دل سے نکلی ہوئی صدائیں ہیں جو پاک دعاؤں اور مقدس نداؤں کی صورت میں زبانوں سے بلند ہو رہی ہیں، اور ہزاروں سال پیش کے عہدِ الٰہی اور راز و نیاز عبد و معبود ہی کو تازہ کر رہی ہیں۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک

سرِ روحانیاں داری ولے خود را ندیدستی
بخواب خود در آ تا قبلۂ روحانیاں بینی!

''تجھے اللہ والوں کا شوق ہے مگر تو نے اپنی طرف نہیں دیکھا، اپنے خواب کی طرف توجہ کر، تا کہ تجھے اللہ والوں کا قبلہ نظر آئے۔''

سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

تحریر: جناب مولانا عبدالرحمن اثری

اسلامی تقویم اور عربی کلینڈر کے آخری مہینہ ذی الحجہ میں ساری دنیا کے صاحب استطاعت مسلمان حج بیت اللہ اور قربانی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ حج و قربانی دونوں ہی عبادتیں دراصل اس خانوادۂ ابراہیمی کی یادگار ہیں جس نے اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے اپنا تن، من، دھن سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر کے خود سپردگی اور استسلام کی ایک بے نظیر مثال قائم کی۔ یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خانوادہ کی بعض قربانیوں کو قیامت تک کے لئے یادگار بنا دیا کہ ہر سال حج و عمرہ کرنے والے مسلمانوں کے سامنے اس موحد خاندان کی قربانیوں کا نقشہ آتا رہے اور سیدنا ابراہیم، سیدہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہم السلام کی سیرت و کردار کے تابندہ نقوش ان کے لئے اسوہ حسنہ بن سکیں۔

یوں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام محترم و مکرم، برگزیدہ و ستودہ اور اسوہ و نمونہ ہیں تاہم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان میں دو انبیاء کرام کی زندگی کو بطور خاص دنیائے انسانیت کے لئے آئیڈیل اور اسوہ قرار دیا ہے۔ ان میں ایک ہمارے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

اور دوسری شخصیت سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ (الممتحنة: ۴)

گویا ابراہیم اور ان کے ساتھ رہنے والوں بالخصوص ان کے اہل و عیال کی زندگی ہمارے لئے آج بھی اسوہ و نمونہ ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نبی کریم ﷺ کو ملت ابراہیمی کے اتباع کی تلقین اور دین حنیفی کے احیاء اور اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مقتدیٰ اور قابل تقلید دینی پیشوا ہونے کی بات واضح ہے۔ جب ہم ان دو عظیم مذکور شخصیتوں کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں تو ان میں بھرپور مماثلت اور مشابہت بھی دکھائی دیتی ہے اور ان کی عظمت و عبقریت کے نقوش بڑے نمایاں ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

ایک اور بات پر اگر غور کیا جائے تو معاملہ مزید نکھر کر سامنے آتا ہے کہ وہ درود جو ہمارے نبی محمد ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے اور نماز کے اختتام پر تشہد کی حالت میں دعا اور سلام پھیرنے سے قبل جس کے پڑھنے کا حکم ہے اس درود میں بھی ابراہیم اور آل ابراہیم کا ذکر ہے، بلکہ اس میں تو نبی کریم ﷺ پر رحمت و برکت کے نزول کی دعا کرتے ہوئے ابراہیم اور ان کے خانوادہ کا حوالہ ہے کہ ''اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت اور برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کے آل پر برکتوں کا نزول فرمایا۔'' اس سے بھی اس خانوادہ کی عظمت اور فداکاری کا مکمل اظہار ہوتا ہے کہ ہماری نماز جیسی عبادت میں بھی ان کا ذکر خیر آیا ہے۔ مقصد اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ ہر نماز پڑھنے والا دن اور رات میں دسیوں بار اس خانوادہ کے ذکر جمیل سے اپنے ایمان میں تازگی پیدا کرتا رہے اور اس خانوادہ کی قربانیوں کو یاد کر کے خود اپنے اندر بھی ابراہیم اور آل ابراہیم کے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

جب ہم سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خانوادہ کی موحدانہ اور سرفروشانہ زندگیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی پوری زندگی ابتلاء و آزمائش سے عبارت تھی، قدم قدم پر انہیں سخت سے سخت امتحان سے گزرنا پڑا اور زندگی کے ہر موڑ پر انہیں آزمایا گیا، مگر ان کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی، بلکہ ہر امتحان کے بعد ان کے ایمان و اذعان میں جلا پیدا ہوتا رہا۔ ان کی فداکاری اور خودسپردگی کے جذبہ میں اضافہ ہوتا رہا اور ابتلاء و آزمائش کی ہر نئی بھٹی میں تپنے کے بعد وہ کندن بن کے مزید نکھرنے لگے۔ جب یہ چمک مکمل ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں امام الناس کے منصب سے سرفراز فرماتے ہوئے ''امامت عظمیٰ'' کا منفرد تاج ان کے سر پر رکھ دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾ (البقرة: ۱۲۴)

''جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے ان سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنا رہا ہوں۔''

علماء و مفسرین کی صراحت کے مطابق آیت کریمہ میں مذکور لفظ ''کلمات'' سے مراد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بت پرست ماحول سے جنگ، باپ سمیت اہل خاندان اور پورے شہر کی دشمنی، نارنمرود میں ان کا پھینکا جانا اور اس میں سرخروئی و کامیابی، ہجرت اور گھر بار، وطن اور خویش و اقارب سے دوری اور ان سب سے بیزاری کا اظہار، سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہما السلام کو اللہ کے حکم سے وادیٔ غیر ذی زرع میں تنہا چھوڑ دینا اور اکلوتے اور چہیتے فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی جیسے ان کی زندگی کے اہم واقعات ہیں۔ نیز جملہ احکام شریعت اور مناسک حج کی پابندی وغیرہ بھی کلمات کے وسیع مفہوم میں شامل ہیں۔

''امام الناس'' ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان ہی نہیں، یہودی، عیسائی حتیٰ کہ مشرکین عرب تک میں ان کو احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا اور سبھی انہیں اپنا دینی و روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہوئے ان کے دین حنیفی پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار رہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے ''امام الناس'' کے منصب پر فائز فرمایا تو انہوں نے اس اعزاز کو آئندہ اپنی اولاد میں باقی رکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی:

''امام الناس'' ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان ہی نہیں، یہودی، عیسائی حتیٰ کہ مشرکین عرب تک میں ان کو احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا اور سبھی انہیں اپنا دینی و روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہوئے ان کے دین حنیفی پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار رہے۔

﴿..... قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ﴾ (البقرۃ: ۱۲۴)

''عرض کرنے لگے اور میری اولاد کو! فرمایا کہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو یہ باور کرایا کہ یہ اعزاز کسی کو آپ کا بیٹا، پوتا اور آپ کے خاندان کا ہونے کے سبب نہیں ملے گا، یہ محض ان اوصاف حمیدہ کے ذریعہ مل سکتا ہے جن سے آپ متصف ہیں، اس لئے آپ کی اولاد میں جو ظالم، مشرک اور دین بیزار ہوں گے وہ اس اعزاز سے محروم رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس خانوادہ پر اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا بھی فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ﴾ (العنکبوت)

''یعنی ہم نے نبوت اور کتاب کو ان کی اولاد میں کر دیا۔''

علامہ حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ''پس ہر نبی جسے اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کے بعد مبعوث فرمایا اور ہر کتاب جو ان کے بعد نازل فرمائی، اولاد ابراہیم ہی میں یہ سلسلہ رہا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس آفاقی، عالم گیر، قابل تقلید اور لائق اسوۂ حسنہ شجاعت اور ان کے اہل خاندان (اہلیہ اور صاحبزادے) کی فداکاری اور ایثار و قربانی کی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیائے انسانیت کے لئے مشعل راہ قرار دیا اور ان کے بے مثال کردار کو زندہ و جاوید بنانے کے مقصد سے امت محمدیہ کو ان کی بعض سنتوں کو زندہ کرنے اور ان کے ذریعے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خانوادہ کی یاد گار بنانے کا پابند کیا تاکہ وہ بھی اپنے اندر اخلاص وللّٰہیت، خود سپردگی، فدائیت اور ایثار و قربانی کا وہی جذبہ پیدا کریں جو اس خاندان کا طرۂ امتیاز تھا اور جو اللہ کو بیحد محبوب اور پسند ہے۔

گزشتہ سطور میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ اہل اسلام کو اپنی اہم عبادت نماز کے اندر درود ابراہیمی کے ورد کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ ابراہیم اور آل ابراہیم کے ذکر جمیل سے روزانہ متعدد بار اپنے ایمان و اذعان کو جلا بخشیں اور استقامت و خلوص کے پیکر ان نفوس قدسیہ کے ذریعہ کٹھن سے کٹھن حالات کے اندر راہ حق میں صبر و استقامت، جرأت و شجاعت، بے باکی و بے خوفی اور خود سپردگی و فداکاری کا سبق حاصل کریں۔

یومیہ اور انفرادی ذکر جمیل کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس خانوادہ کی سالانہ یادگار منانے اور اجتماعی طور پر عالمی پیمانہ پر ان کی سنت کو زندہ کرنے کے مقصد سے مسلمانوں میں دو عبادات حج و قربانی کو مشروع کیا بالخصوص حج کو اسلام کا پانچواں رکن قرار دے کر اسے صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض کر دیا کہ جو بھی مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خانوادہ کے ذریعہ آباد کئے گئے شہر ''البلد الامین'' اور ابراہیم و اسماعیل کے ہاتھوں تعمیر کردہ اللہ کے پہلے گھر تک جانے کی استطاعت رکھے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار وہاں پہنچ کر حج کا فریضہ انجام دے اور قدم قدم پر اس خانوادہ کی سنتوں کو زندہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ ابراہیم اور آل ابراہیم کے ذکر جمیل سے روزانہ متعدد بار اپنے ایمان و اذعان کو جلا بخشیں اور استقامت و خلوص کے پیکر ان نفوس قدسیہ کے ذریعہ کٹھن سے کٹھن حالات کے اندر راہ حق میں صبر و استقامت، جرأت و شجاعت، بے باکی و بے خوفی اور خود سپردگی اور فداکاری کا سبق حاصل کریں۔

دراصل ایک عازم حج و عمرہ جب اللہ کے گھر تک جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اول دہلہ ہی میں وہ چشم تصور سے بیت اللہ کے معماران اولیں سیدنا ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے جذبۂ خلوص کا مشاہدہ کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مقدس اور بابرکت سرزمین کا تصور آتے ہی اس کے سامنے ہزاروں سال پہلے کا وہ منظر گھوم جاتا ہے جب یہاں نہ آبادی تھی نہ آبادی کا نام و نشان تھا، بلکہ یہاں تو کھانے پینے کی بھی کوئی چیز نہ تھی، نہ دانہ تھا نہ پانی اور نہ سرسبزی اور شادابی، یہ محض ایک چٹیل پہاڑی اور بے آب و گیاہ قطعہ ارض تھا جسے قرآن نے ''وادیٔ غیر ذی ذرع'' کے نام سے موسوم کیا ہے، چنانچہ اللہ کے حکم سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کی سرزمین سے چل کر اپنی وفاشعار بیوی سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے چہیتے و اکلوتے صاحبزادے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اسی وادیٔ غیر ذی ذرع میں چھوڑ کر اطاعت کیشی اور فرماں برداری کی ایک مثال قائم کر دی کہ دنیا کے اصحاب عقل و خرد انگشت بدنداں رہ گئے۔ قربان جایئے وفاشعار بیوی کے استسلام و خود سپردگی کے اس عظیم کردار پر کہ جب انہیں خبر ہوئی کہ اللہ کے خلیل اور ان کے شوہر ابراہیم نے انہیں اور ان کے شیر خوار بچے کو اس غیر آباد اور وادی غیر ذرع میں اللہ کے حکم سے چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے سر تسلیم خم کرنے میں ذرا بھی نہ تامل کیا اور نہ تاخیر کی اور صبر و توکل اور استقامت کا پہاڑ بن کر پوری دنیا کی مومنہ عورتوں کا سر فخر سے اونچا کر دیا۔ اس واقعہ کو رونما ہوئے ہزاروں برس گزر چکے مگر آج بھی کوئی حساس شخص جب اس کا تصور کرتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس قدر مضبوط دل گردہ کے مالک تھے اس خانوادہ کے لوگ کہ ابراہیم نے کسی ظاہری سہارا کے بغیر بے یار و مددگار محض اللہ کے بھروسہ پر اپنی بیوی اور بچے کو اس غیر آباد اور بنجر جگہ تن تنہا چھوڑ دیا اور بیوی نے بھی اسے بخوشی قبول کر لیا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب بیوی اور بچے کو اس جگہ چھوڑ کر رخصت ہوئے جہاں روئے زمین پر اللہ کے پہلے گھر کی تعمیر کا فیصلہ ہو چکا تھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی:

﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ (ابراھیم: ۳۷)

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کے جنگل میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے، اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔''

آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ بیت اللہ الحرام کی تعمیر کا منصوبہ اللہ کے یہاں پہلے ہی بن چکا تھا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اس کی خبر بھی تھی، مگر اللہ کے مقدس گھر کی تعمیر سے پہلے اسے نماز و عبادت کے ذریعہ آباد کرنے والوں کا انتظام ضروری سمجھا گیا اور اس مقصد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو نفری مختصر ترین کنبہ کو آباد کر کے ''البلد الحرام'' اور شہر ''بکۃ'' کی بنیاد رکھ دی گئی۔ رہ گئی بات ابراہیمی دعاؤں کی تو ان کی قبولیت پر

ہمیں ایسے ہی یقین ہے جیسے دن میں سورج کے طلوع ہونے پر، ان کی ساری دعائیں قبولیت سے شرف یاب ہوئیں اور ہر صاحب نظر اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

پھر جب کوئی مسلمان ان حسین اور خوشگوار یادوں کی خوشبوؤں کو دل ونظر میں بسا کر حج یا عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ پہنچتا ہے تو قدم قدم پر خانوادۂ ابراہیمی کے ایمان افروز نقوش اس کا استقبال کرتے ہیں۔ وہ حرم شریف پہنچ کر سیدھے خانہ کعبہ کا رخ کرتا ہے جسے اس روئے زمین پر اللہ کی عبادت کے مقصد سے تعمیر ہونے والا پہلا گھر ہونے کا اعزاز حاصل ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۹۶)

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ معظمہ میں ہے، جو تمام جہان والوں کے لئے برکت وہدایت والا ہے۔''

بس کی تعمیر کی سعادت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے کے حصہ میں آئی، جنہوں نے اتنا عظیم الشان کارنامہ انجام دینے کے بعد اپنا سر بارگاہ الٰہی میں جھکائے رکھا اور اپنے خلوص پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اور کچھ نہ مانگ کر اللہ تعالیٰ سے صرف اس عمل کی قبولیت کی دعا فرمائی:

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرۃ)

''ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

بنائے کعبہ کی تکمیل کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا:

﴿وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾ (الحج: ۲۷)

''اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی، دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔''

پھر حاجی بنائے ابراہیمی، بیت عتیق خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے عبادات اور ذکر ودعا میں مشغول ہوتا ہے، ساتھ ہی اس کے معماران اولین کی محبت میں ڈوب کر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے، سات چکر پورا کرتے ہی وہ بحکم الٰہی

﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾

(البقرۃ: ۱۲۵)

مقام ابراہیم کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور ابراہیمی یادگار اس پتھر کے پاس بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتا ہے جس پر کھڑے ہو کر اللہ کے محبوب بندہ اور اس کے مخلص دوست نے اللہ واحد کی عبادت کے لئے پہلے پہل روئے زمین پر اللہ کے اس گھر کی تعمیر کی تھی، اس عمل سے وہ فارغ ہوتا ہے کہ عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کرنے اور اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس زمزم کی جانب چل پڑتا ہے جو خانوادۂ ابراہیمی کے گل سرسبز سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدۂ مکرمہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کی یادگار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وادیٔ غیر ذرع میں اپنے مخلص اور وفا کیش بندے ابراہیم کی پیکر صبر ورضا بیوی اور اکلوتے شیر خوار فرزند کی پیاس بجھانے کے لئے معجزانہ طور پر چشمہ کی شکل جاری فرمایا تھا اور ہزاروں سال سے فرزندان توحید اس چشمہ صافی سے ظاہری وباطنی سیرابی حاصل کر رہے ہیں۔

آب زمزم کا تصور کرتے اور چاہ زمزم سے نکلنے والے اس مبارک پانی کا جام ہاتھ میں لے کر ہونٹوں سے لگاتے ہی وہ دلفریب منظر حاجی کی نظروں میں گردش کرنے لگتا ہے جس کے نتیجہ میں یہ چشمہ جاری ہوا۔

حاجی زمزم کے وجود میں آنے کے منظر اور پس منظر کی یاد میں کھوئے ہوئے آہستہ آہستہ سعی کے لئے صفا کی طرف چل پڑتا ہے، اسے اب صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر پورے کر کے اپنے عمرہ یا حج کے اہم رکن کو ادا کرنا ہے، یہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی (دوڑ) اس واقعہ کی یاد ذہن میں تازہ کرتا ہے جب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اپنی بالخصوص اپنے روتے بلکتے شیر خوار بچہ کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں صفا پہاڑی پر چڑھتیں اور پھر وہاں کچھ نظر نہ آتا تو امید کی شمع جلا کر مروہ کی جانب دوڑ لگاتیں، اس طرح بے قراری اور وارفتگی کے عالم میں انہوں نے ان پہاڑوں کے درمیان سات چکر پورے کئے، اللہ تعالیٰ کو اپنی اس نیک بندی کی یہ ادا اس قدر بھائی کہ قیامت تک ان اہل توحید مسلمانوں کے لئے اس سنت کا احیاء ضروری قرار دیا جو حج یا عمرہ کے لئے اس زمین پر حاضر ہوں۔

ان یادگار اعمال کے علاوہ حاجی کا منیٰ کے میدان میں قیام کرنا اور ۱۰ ذی الحجہ اور ایام تشریق میں اللہ کے حضور جانوروں کی قربانی پیش کرنا اور جمرات کو کنکریاں مارنا نیز پوری دنیا کے مسلمانوں کا عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں سنت ابراہیمی کو زندہ کرتے ہوئے قربانی کرنا بھی دراصل اس ذبح عظیم کی یاد تازہ کرتا ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش اور غیر معمولی واقعہ ہے جب اللہ کے اس مخلص بندہ نے خواب کو حقیقت کا روپ دے دیا اور حلیم و بردبار اور آداب فرزندی سے واقف کار بیٹے کے حلق پر ایک مشفق باپ ہوتے ہوئے بھی چھری پھیر کر فداکاری کی لازوال مثال قائم کر دی، یہ منظر دیکھ کر یقیناً زمین تھرا گئی ہوگی اور آسمان لرز اٹھا ہوگا، مگر اللہ کے اس خلیل کے ہاتھ میں نہ معمولی لغزش آئی اور نہ ہی اس کا پائے ثبات ادھر سے ادھر ہوا۔ اللہ کے حکم کی بجا آوری اور اس کی رضا کے لئے ابراہیم علیہ السلام اپنے چہیتے بیٹے اسماعیل کو اللہ کے حضور قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے، بیٹے سے مشورہ بھی کیا کہ دیکھیں بیٹا بھی امتثال الٰہی کے لئے کس حد تک تیار ہے؟ قربان جایئے وہ بھی اس آزمائش میں سرخرو اور کامیاب نکلا اور مومنانہ جواب دیا کہ ابا جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے، اور پھر بیٹے کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا گیا اور چھری گردن پہ رکھ دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آواز دی کہ بس ابراہیم بس! تم نے تو اپنے خواب کو بھی سچ کر دکھایا اور اسماعیل کی جگہ ایک مینڈھا فراہم کر کے ان کے جذبۂ قربانی کی تسکین کا سامان کیا اور اس سنت کو دوسروں میں بھی جاری وساری کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس واقعہ کی منظر کشی ان الفاظ میں فرمائی ہے:

﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ○ وَنَادَيْنَاهُ أَن

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش اور غیر معمولی واقعہ ہے جب اللہ کے اس مخلص بندہ نے خواب کو حقیقت کا روپ دے دیا اور حلیم و بردبار اور آداب فرزندی سے واقف کار بیٹے کے حلق پر ایک مشفق باپ ہوتے ہوئے بھی چھری پھیر کر فداکاری کی لازوال مثال قائم کر دی۔

عید الأضحیٰ

مولانا ظفر علی خاںؒ

عید اضحیٰ آئی ہے لے کر اخوت کا پیام
دوحۂ بطحا میں لہرائی محبت کی شمیم

تازہ پھر ہوتی ہے، سنت آج ابراہیمؑ کی
ہورہا ہے آج پھر حل عقدۂ ذبح عظیم

رولتے ہیں آج وہ موتی گدایانِ حرم
جن کو آیا تھا لٹانے ایک مکّے کا یتیمؐ

ملک میں ایثار و قربانی کا ہے آج امتحاں
اے مسلمانو! تمہارا تو یہ مسلک ہے قدیم

یٰاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ﴾
(الصٰفٰت: ۱۰۳-۱۱۱)

''پھر جب وہ (بچہ) اس عمر کو پہنچا کہ ان کے ساتھ چلے پھرے تو انہوں (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور انہوں (باپ) نے اس (بیٹے) کو پیشانی (یا پہلو) کے بل گرا دیا تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! (بس کر) یقیناً تو نے تو اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں، درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ (جنت سے لایا ہوا مینڈھا) اس کے فدیہ میں دے دیا اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا، ابراہیم پر سلام ہو، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔''

گویا حج و قربانی جیسی دو عظیم الشان عبادات مسلمانوں کو ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اطاعت شعار خانوادہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے مشروع ہوئی ہیں کہ اللہ کی اطاعت وعبادت کے ساتھ وہ اپنے اندر ابراہیم، ہاجرہ اور اسماعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی روح پیدا کریں اور فداکاری و خودسپردگی کے ان اوصاف سے خود کو آراستہ رکھیں جن کے سبب اللہ کے یہاں ان کی پذیرائی اور مقبولیت ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر حج وقربانی کرنے والوں کے ذہن و دماغ میں ابراہیمی خانوادہ کا تصور نہ رہے، ان کی سیرت و کردار سے یہ نابلد اور ناواقف رہیں اور ان کے اوصاف حمیدہ سے خود کو آراستہ کرنے کا جذبہ اور تڑپ ان کے اندر نہ ہو تو یہ دونوں عبادات بے معنی اور بے کیف ہو کر رہ جائیں گی، ان سے وہ روحانی لذت حاصل نہ ہوگی جن کا حصول ان عبادات کا مقصد ہے، بلکہ ان کی حیثیت محض رسم و رواج، سیر و تفریح اور گوشت خوری کی ایک تقریب بن کر رہ جائے گی اور ان کا مقصد فوت ہو جائے گا، اس لئے عازمین حج اور قربانی کرنے والوں کو بالخصوص اور عام مسلمانوں کو بالعموم سیرت ابراہیمی سے اپنے ایمان میں تازگی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور موجودہ حالات میں انہیں مشعل راہ بنا کر اپنے ایمان کی حفاظت اور دین برحق پر استقامت کی مشق کرنا چاہئے، یہی پیغام ہے حج کا اور عید قرباں کا۔

حج کے مقاصد

تحریر
جناب مولانا حافظ عبدالرشید

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور بندوں کے لئے منتخب شدہ مذہب اور اس کی تعلیمات بھی پاکیزگی اور روحانیت کا مظہر ہیں۔ ارکان اسلام کی یہ خصوصیت نمایاں ہے کہ ہر رکن روحانیت وطہارت نفس کی ترغیب دینے اور اس پر گامزن کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اور انہی اعلیٰ مقاصد کے حصول کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اسے ہر اس مسلمان پر فرض قرار دیا ہے جو بیت اللہ الحرام تک جانے کے تمام وسائل رکھتا ہو اور اسے حج ادا کرنے کی مکمل استطاعت ہو اور حج کے لئے نکلنے سے قبل اپنے سفر کے ایام میں اپنے اہل خانہ کے گزر بسر کا بھی انتظام کر سکے۔

اگر ہم حج کے ارکان وافعال پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ حج نہایت اعلیٰ اخلاقی قدروں اور بلند ترین روحانی مسرتوں کے حصول کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ آیئے ذرا ان مقاصد پر نظر ڈالیں تا کہ ہم ان سے بصیرت حاصل کریں اور اپنے اعمال کو ان مقاصد کے حصول کو مدنظر رکھتے ہوئے انجام دے سکیں۔ جب عازم حج توشۂ سفر اکٹھا کرتا ہے تو اس کے پیش نظر یہ بات رہتی ہے کہ اس کی تیاری اور زاد راہ حلال کمائی سے جمع کیا ہوا ہو، کیونکہ حرام مال خرچ کر کے کی گئی عبادت اللہ تبارک و تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔ لہٰذا اس کی یہ تیاری اور استعداد آخرت کے لئے توشہ اندوزی کی بھی یاد دلائے اور تقویٰ شعاری کو اپنا شیوہ بنائے۔

تیاری کی ابتداء میں جو چیزیں سب سے اولین ترجیح پاتی ہیں ان میں سے ایک چیز احرام کی چادریں بھی ہیں جو کفن سے مشابہ ہوتی ہیں، احرام خریدتے وقت حاجی یہ بھی ذہن نشین رکھے کہ ایک دن اسے ایسی ہی چادروں میں لپیٹ کر قبر کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اسے کفن اور آخرت کی یاد بھی دل میں اتارنی چاہیے تا کہ معاصی اور گناہ سے خود کو دور رکھ سکے اور نیکیوں کی طرف سبقت کا جذبہ پیدا ہو۔

ساری تیاریاں مکمل کر لینے کے بعد سفر حج کا مرحلہ آتا ہے، حج کا یہ سفر آخرت کے سفر کی یاد دہانی کا ذریعہ ہے، دنیا کو دار عمل سمجھ کر آخرت کی تیاری کی فکر کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ پھر جب حاجی میقات پر پہنچ کر احرام باندھ لیتا ہے اور تلبیہ پکارتا ہے تو دراصل وہ اللہ کی نداء پر لبیک کہتا ہے جس نے اس حج کی دعوت دی ہے اور اس پر حج فرض کیا ہے۔ لہٰذا کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اس کا لبیک کہنا، اللہ کی دعوت پر حاضر ہونا، اللہ کے یہاں مقبول ہو، مسترد نہ کر دیا جائے۔ سلف صالحین اس بات کا خاص اہتمام کرتے تھے کہ ان کا تلبیہ پکارنا، اللہ کی دعوت پر لبیک کہنا شرف قبولیت سے نوازا جائے۔ چنانچہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ علی ابن الحسین رضی اللہ عنہما نے حج کیا تو جب احرام باندھ چکے اور چاہا کہ تلبیہ کہیں تو ان کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی، سانس اکھڑ گئی، لرزہ براندام ہو گئے اور تلبیہ زبان سے ادا نہ کر سکے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا کہ تلبیہ کیوں نہیں پکار رہے ہو تو فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں تلبیہ پکاروں اور وہ مسترد نہ کر دیا جائے اور مجھ سے کہا جائے کہ "لا لبیك ولا سعدیك" پھر جب تلبیہ پکارا تو ان پر غشی طاری ہو گئی اور اپنی سواری سے گر پڑے، اس ایک جگہ نہیں بلکہ پورے حج کے دوران یہی کیفیت رہی اور اسی حالت میں حج مکمل کیا۔

مکہ میں داخل ہوتے وقت حاجی کے ذہن میں یہ بات جاگزیں رہے کہ وہ ایک مقدس اور پرامن حرم میں داخل ہو رہا ہے، اس جگہ کی عظمت کا اسے بخوبی اندازہ رہے، اس کی تعظیم اور امن وامان کی رعایت کرے اور یہ احساس پیدا کرے کہ خود وہ اس پرامن ماحول سے مستفید ہو رہا ہے اور اپنے نفس کو کسی بھی شیطانی وسوسے سے محظوظ رکھے۔

عازم حج جب بیت اللہ کا طواف شروع کرے تو یہ سمجھ لے کہ وہ نماز میں ہے کیونکہ بیت اللہ کا طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے گرچہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے گفتگو اور بات چیت کی اجازت دے دی ہے۔ لہٰذا پورے خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ طواف کرے اور اللہ جل سبحانہ کی عظمت کا اندازہ کرے جس کے گھر کے طواف میں وہ فی الوقت مصروف ہے۔ کیونکہ جس قدر خشوع وخضوع اور تعظیم الٰہی کے ساتھ وہ طواف کرے گا اسی قدر اس کا اثر اس کے اخلاق وسلوک پر ظاہر ہو گا اور اس کے اطمینان قلب کا سامان بنے گا اور آخرت میں اللہ رب العزت کی رؤیت کی سعادت حاصل ہو گی۔

طواف کی سنتیں

طواف قدوم میں یہ سنت ہے کہ شروع کے تین چکروں میں تھوڑی تیزی کے ساتھ چلا جائے۔ بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام جب مکہ آئے تو مدینہ کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا تھا، یہ دیکھ کر مشرکین مکہ نے کہا کہ تمہارے درمیان ایک ایسی قوم آ رہی ہے جنہیں مدینہ کے بخار نے لاغر کر دیا ہے اور وہاں انہیں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، مکہ آ کر صحابہ کرام حجر اسماعیل (حطیم) کے پاس بیٹھ گئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے انہیں شروع کے تین چکروں میں تیز چال کے ساتھ چلنے کا حکم دیا تا کہ کفار مکہ ان کی قوت وعزم کا مشاہدہ کر سکیں۔ یہ دیکھ کر کفار مکہ نے کہا کہ ان لوگوں کے بارے میں ہم سوچ رہے تھے کہ مسلمان مدینہ کے بخار سے متاثر ہیں حالانکہ یہ لوگ تو بہت طاقتور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ لوگوں پر آسانی کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں ساتوں چکروں میں رمل کا حکم نہیں دیا تھا۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: لوگوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ رمل کی سنت ان کے لئے واجب نہیں اور وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ محض کفار مکہ کو دکھانے کے لئے کیا تھا ان کے طعنوں کے جواب میں، لیکن جب آپ نے حجۃ الوداع میں اس کا التزام کیا تو یہ ایک سنت کی حیثیت سے باقی رہا۔

حج کے موقع پر اب عازم حج جن مقامات کا رخ کرے گا اسے لوگوں کی بھیڑ سے سابقہ پڑے گا، ایسے موقع پر اسے احترام مسلم اور اذیت رسانی سے گریز کرتے

ہوئے بڑی ہی انکساری اور ایثار کا ثبوت دینا ہوگا تا کہ وہ کسی مسلمان کو اپنی ذات سے ایذاء پہنچانے سے بچ سکے اور یہ بھیڑ اور دشواریاں اسے روز محشر کی یاد دلانے کا باعث ہوں۔ ایسے ہی جب وہ منیٰ اور عرفات میں حج کے اعمال کی انجام دہی کے لئے سورج کی تمازت اور دھوپ کی حدت سے دوچار ہو تو قیامت کے دن کی گرمی کے بارے میں غور وفکر کرے جب سورج سوا نیزے کی بلندی پر ہوگا اور ہر شخص اپنے گناہوں کے بقدر پسینے میں غرق ہوگا، سو وہ اس سے نجات کا ذریعہ تلاش کرے۔

اللہ پر ایمان کو تقویت حاصل ہونا:

تمام ہی عبادتوں کا مقصد بندے کے ایمان کو جلا بخشنا اور اس میں اضافہ کرنا ہے۔ حج کا بھی یہی مقصود اولین ہے کیونکہ اعمال صالحہ سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور معاصی سے کمی واقع ہوتی ہے۔ حج میں چونکہ بکثرت ان ماثور دعاؤں کا ورد ہوتا ہے جو ایمان کو جلا بخشتی ہیں اور اس میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ لہٰذا عازم حج کو ان دعاؤں سے غافل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان سے اعمال میں ایک دلفریب روحانیت پیدا ہوتی ہے اور حج کے اعمال پوری دل جمعی کے ساتھ ادا کرنے اور اللہ کی عظمت کا احساس کرنے کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

بہت سے حجاج کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ رمی جمرات (شیطانوں کو کنکری مارنے) کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا کر اس عبادت کی روحانیت سے محروم رہتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ بذات خود اس عبادت کو انجام دیں تا کہ ان دعاؤں کی برکت سے مستفیض ہوسکیں جو رمی جمرات کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔

اخلاق کی شائستگی:

حج کا ایک مقصد اخلاق کو شائستہ اور مہذب بنانا بھی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرۃ)

یعنی جس نے حج کے مہینوں (شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ) میں حج کا احرام باندھا، اسے عورتوں سے ہم بستری، شہوت کی باتیں اور ان میں رغبت دلانے والے دیگر افعال سے کنارہ کش رہنا پڑے گا۔ تا آنکہ وہ دسویں ذی الحجہ کو رمی جمرۂ عقبہ، بال منڈوانا، قربانی کرنا اور طواف افاضہ وغیرہ اعمال کو انجام نہ دے لے۔ ساتھ ہی وہ تمام طرح کی معصیت سے بھی اجتناب کرے، حرم شریف کی حرمت کی پاسبانی کرے تا کہ وہ گناہوں سے بچنے کا خوگر اور عادی ہو جائے اور ہر وقت اسے اللہ کا خوف ذہن نشین رہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حج صرف فرض اور واجب مناسک کی ادائیگی کا نام ہے اور وہ احسان وسلوک کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ راہ حج کے مسافر کو اس کا خاص التزام کرنا چاہیے۔ اسی لئے دیکھا جاتا ہے کہ ایک گروپ میں آئے ہوئے حجاج کے درمیان تنازعے اور خود پسندی جنم لے لیتی ہے۔ روح ایثار و قربانی دم توڑ دیتی ہے، حالانکہ اگر وہ واقعی اللہ کی مغفرت کے طالب ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دوسروں کو ایذا پہنچا کر یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر راستہ مزدحم ہو جائے اور بھیڑ میں صرف چند ہی لوگوں کے گزرنے کی گنجائش ہو تو ہر شخص کی کوشش یہ ہو کہ جذبہ ایثار سے سرشار ہو کر اپنے دینی بھائی کو مقدم کردے۔ خاص کر جو بوڑھے اور کمزور لوگ ہوں انہیں اگر ایسا نہ کر سکے تو حق اور انصاف کے ساتھ ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلیں، دھکا مکی سے اجتناب کریں۔ اسی طرح حج کے ارکان کی ادائیگی کے وقت جہاں بھی ازدحام اور مجمع ہو وہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کو ہلاکت سے نجات دلانا اپنے ارکان کی ادائیگی سے افضل ہے کیونکہ اس عبادت کو تو وہ تھوڑے وقفے کے لئے مؤخر کرسکتا ہے لیکن اگر اپنے مسلمان بھائی کی جان بچانے میں دیر کی تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگ محض ناسمجھی کی بنا پر لوگوں کی ہلاکت کا بذات خود باعث بنتے ہیں۔ اس طرح وہ کون سی عبادت انجام دے رہے ہیں کہ اپنے ہی بھائیوں کو دائیں بائیں دھکیلتے جا رہے ہیں؟ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے بعض عازمین حج اور اسلامی بھائی حج کی تعلیمات سے مکمل آشنائی نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں اس کے بلند مقاصد کا اندازہ ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ حج تو بڑی الفت ومحبت اور دینی ہمدردی کے جذبے سے معمور ہو کر انجام دی جانے والی عبادت ہے۔ کمال حج تو یہ ہے کہ آپ تمام راحت و آرام کے اسباب کی فراہمی میں اپنے مسلمان بھائی کو خود اپنی ذات پر بھی ترجیح دیں، حج کا لازمی مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے مسلمان بھائی کے حقوق اسے پہنچائیں اور ان کی پامالی کا باعث نہ بنیں۔

اخوت اسلامیہ کا استحکام:

پنجگانہ نماز، جمعہ، عیدین، ان تمام عبادتوں کے ذریعہ اسلامی اخوت و بھائی چارے کو ایک نئی روح فراہم کرتی ہے۔ نماز کے بعد مصلیان مسجد آپس میں ملتے جلتے اور ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے ہیں اور اس طرح ان کے آپسی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اور ایمانی اخوت جاگزیں ہوتی ہے۔ جمعہ کی نماز میں یہ اور وسعت اختیار کر لیتی ہے، عیدین کے موقع پر تو بڑے پیمانے پر اس اخوت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حج میں تو یہ منظر پوری دلفریبی لئے ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب سارے مسلمان پوری دنیا سے پہنچ کر مشاعر مقدسہ میں یکجا ہو جاتے ہیں۔

ذکر الٰہی کا اہتمام:

احرام باندھنے کے بعد قاصد حج سب سے پہلے تلبیہ پکارتا ہے:

[لبيك اللهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك]

اس دعا کے ذریعہ حاجی اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکار پر سر تسلیم خم کرتا ہے اور اس کے دربار میں حاضری دے کر توحید کا علم بلند کرتا ہے کیونکہ کفار مکہ تلبیہ پکارتے وقت اپنے معبودان باطلہ کو اللہ کی توحید میں ساجھی اور شریک بنا دیتے تھے۔ توحید کی یہ سعادت اور اقرار و اعلان حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے ہر مسلمان کو تاحیات ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور شدائد ومصائب کا سامنا ہونے پر کبھی بھی غیر اللہ سے حاجت روائی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ تلبیہ کے اندر جس اخلاص اور للّٰہیت کا عہد آپ نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اگر آپ نے اسے پورا کیا اور کسی اور کے لئے عاجزی اور انکساری کا ثبوت دیا نہ کسی گناہ کی طرف قدم بڑھائے، نہ کسی اور کی بات مانی تب تو آپ نے حج مقبول ادا کیا۔ لیکن اگر آپ اپنی خواہشات کے بندے ہو کر رہ گئے، صراط مستقیم سے منحرف ہو گئے تو آپ نے اللہ

باقی صفحہ 23 پر

مسائلِ عیدین

جناب مولانا ابو محمد مفتی عبدالستار الحماد (میاں چنوں)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ ہر قوم کیلئے ایک دن ہوتا ہے جس میں وہ زیب و زینت سے آراستہ ہو کر اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اور اپنی خوبصورتی کا اظہار کرتے ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۲، ج ۲)

رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ سال میں دو مرتبہ نہا دھو کر، اچھے کپڑے پہن کر اپنی زینت کا اظہار کرتے ہیں اور ان میں کھیل کود بھی کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ ان دو دنوں کی حیثیت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم دور جاہلیت سے ہی ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دو دن دیئے ہیں، ایک اضحیٰ کا دن اور دوسرا فطر کا دن۔'' (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۳۴)

شارحین نے لکھا ہے کہ یہ دو دن نوروز اور مہرجان کے دن تھے، اہل فارس (ایرانی) جب موسم خوشگوار اور معتدل ہوتا تو ان دو دنوں میں ''جشن بہاراں'' مناتے تھے، عرب بھی ان کی نقالی میں ان دنوں خصوصی طور پر کھیل کود کا اہتمام کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کو ان دنوں کے منانے سے منع فرمایا اور ان کے بجائے دو اچھے دن یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ منانے کا حکم دیا کیونکہ ان دونوں کا تعلق موسم کی خوشگواری کے بجائے دو عظیم عبادات کی ادائیگی سے ہے یعنی رمضان کے روزوں اور اعمال حج کی ادائیگی۔ یہ دونوں دن انتہائی خیر و برکت کے ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزاروں کیلئے اپنی وسیع مغفرت کا اعلان کرتا ہے، ہم احکام عیدین کو اختصار سے ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

صلوٰۃ عید کا حکم

رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین نے نماز عیدین کو التزام سے ادا کیا اور شریعت نے اس دن شان و شوکت کے اظہار کیلئے لوگوں کو کھلے میدان میں جانے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ جو عورتیں اپنی مجبوری کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتیں انہیں بھی عیدگاہ جانے کی تاکید کی ہے، اس بناء پر نماز عیدین کا ادا کرنا ضروری ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے بھی اس کے وجوب کا قول اختیار کیا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ص ۱۶۱ ج ۲۳)

نماز عید کا وقت

نماز عید کا وقت طلوع آفتاب کے کچھ دیر بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال آفتاب سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عید پڑھنے کیلئے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انہوں نے ناپسند کیا اور فرمایا کہ ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت۔ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۳۵) اس لئے نماز عید کی ادائیگی میں زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔ رسول اللہ ﷺ دیگر امور کی نسبت نماز عید سب سے پہلے ادا کرتے تھے، عیدالاضحیٰ کو اول وقت میں ادا کرنا چاہیے تا کہ قربانی کیلئے کھلا وقت مل جائے۔

اذان و اقامت کا حکم

نماز عید کیلئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں متعدد مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز عید میں حاضر ہوا، آپ نے نماز عید خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی۔ (مسلم العیدین: ۸۸۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کیلئے اذان اور اقامت ثابت نہیں۔

نماز عید کیلئے رکعات کی تعداد

عیدین کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز دو، دو رکعت ہے، مسافر کی نماز بھی دو رکعت ہے، اسی طرح نماز جمعہ کی بھی دو رکعت ہیں، یہ تمام نمازیں رسول اللہ ﷺ کی زبانی مکمل ہیں، ان میں کوئی کمی یا نقص نہیں۔ (نسائی، العیدین: ۱۵۶۷)

تکبیرات زوائد

نماز عیدین میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں، سات پہلی رکعت اور پانچ دوسری رکعت میں۔ دونوں رکعات میں تکبیرات زوائد، قرأت سے پہلے ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پڑھتے وقت پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد ص ۷۰، ج ۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں بھی اسی طرح ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں قرأت تکبیرات کے بعد ہے۔ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۵۱)

تکبیرات میں رفع الیدین

تکبیرات کہتے وقت رفع الیدین کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ بھی ثابت نہیں، البتہ امام ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (زاد المعاد ص ۴۴۱ ج ۱) اسی طرح عطاء بن ابی رباحؒ سے پوچھا گیا: ''کیا امام نماز عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں'' وہ رفع الیدین کرے اور لوگ بھی اس کے ساتھ ہاتھ اٹھائیں۔'' (مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۷، ج ۳)

ان آثار و اقوال کی روشنی میں اگر کوئی تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کرتا ہے تو اس کی بھی گنجائش ہے اور اگر کوئی نہیں کرتا تو اس کا بھی جواز ہے، ایسے مسائل میں تشدد درست نہیں۔

تکبیرات کے درمیان ذکر

رسول اللہ ﷺ سے تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی ذکر ثابت نہیں، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو تکبیرات کے درمیانی وقفہ میں اللہ کی تعریف اور اس کی حمد و ثناء کرنی چاہیے۔ (بیہقی ص ۲۹۱، ج ۳)

نماز عیدین میں مسنون قرأت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں

نے کہا کہ پہلی رکعت میں سورۃ ''ق'' اور دوسری رکعت میں سورۃ ''القمر'' کی تلاوت کرتے تھے۔ (مسلم، العیدین:۸۹۱) ایک حدیث میں پہلی رکعت میں سورۃ ''الاعلیٰ'' اور دوسری میں سورۃ ''الغاشیہ'' پڑھنے کا ذکر بھی آیا ہے۔ (مسلم، العیدین:۸۷۸)

اس بناء پر امام کو چاہیے کہ مقتدیوں اور موقع محل کا خیال رکھتے ہوئے دونوں احادیث میں سے کسی ایک حدیث پر عمل کرے۔

عیدین کا خطبہ

عیدین کا خطبہ نماز عید کے بعد ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید کیلئے حاضر ہوا، آپ نے پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ (صحیح مسلم، العیدین: ۸۸۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نمازوں میں حاضر ہوا، یہ سب حضرات نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری، العیدین: ۹۶۲) یہاں اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ عیدین کا خطبہ ایک ہی ہے، دو خطبوں والی جتنی بھی روایات ہیں وہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں۔

منبر کے بغیر خطبہ دینا

عیدگاہ میں منبر لے جانا احادیث سے ثابت نہیں بلکہ سنت کی خلاف ورزی ہے۔ سب سے پہلے مروان بن حکم نے اپنے عہد میں منبر کا اہتمام کیا، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے مروان! تو نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے، تم نے عید کے دن منبر رکھنے کا اہتمام کیا ہے جبکہ اس دن منبر نہیں نکالا جاتا تھا۔'' (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۴۰)

خطبہ سننے کا اختیار

امام کو چاہیے کہ موقع محل کی مناسبت سے خطبہ میں وعظ و ارشاد کا اہتمام کرے البتہ خطبہ سننا ضروری نہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید پڑھائی پھر فرمایا: جو آدمی جانا چاہے وہ جا سکتا ہے اور جو خطبہ سننے کیلئے ٹھہرنا چاہتا ہے وہ ٹھہر جائے۔ (نسائی، العیدین: ۱۵۷۲) البتہ خطبہ سننے سے بلاوجہ لاپرواہی نہیں کرنا چاہیے بلکہ بغور خطبۂ عید سنا جائے۔

نماز عید سے پہلے کے آداب

نماز عیدین سے پہلے چند آداب حسب ذیل ہیں:

زیب و زینت اختیار کرنا

خوشی کے موقع پر اچھے کپڑے زیب تن کرنا مستحسن امر ہے بلکہ غسل کرنا اور خوشبو لگانا بھی مستحب ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک بہترین حلہ فروخت ہو رہا تھا تو آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں تا کہ عید اور وفد کی آمد کے موقع پر زیب تن کیا کریں۔'' (بخاری، العیدین: ۹۴۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن سرخ رنگ کا دھاری دار جوڑا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۲۷۹)

عیدالفطر سے پہلے کچھ کھانا

عیدالفطر کی نماز سے پہلے طاق عدد میں کھجوریں کھانا مسنون عمل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے۔ (بخاری، العیدین: ۹۵۳) اگر کھجوریں دستیاب نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے البتہ عیدالاضحیٰ کے دن جب تک نماز نہ پڑھ لیتے کوئی چیز تناول نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی، العیدین: ۵۴۲) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قربانی کی کلیجی اور جگر وغیرہ کھایا کرتے تھے۔ (بیہقی ص ۲۸۳ ج ۳)

عیدگاہ کی طرف پیدل جانا

عیدگاہ کی طرف پیدل جانا چاہیے، بوقت ضرورت سوار ہو کر جانا بھی جائز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جانا مسنون عمل ہے۔ (ترمذی، العیدین: ۵۳۰) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جانا کم از کم مستحب عمل ہے اگرچہ کسی معقول عذر کی وجہ سے سواری استعمال کی جا سکتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی وہاں سے واپس آتے تھے۔ (ابن ماجہ: اقامۃ الصلوٰۃ: ۱۲۹۵)

تکبیرات عیدین

عیدین کے موقع پر اللہ کی کبریائی اور عظمت بیان کرنا مستحب عمل ہے لیکن رسول اللہ ﷺ سے ان کے الفاظ کے متعلق کوئی صحیح حدیث منقول نہیں، البتہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ درج ذیل الفاظ کہا کرتے تھے:

الله اكبر، الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۶ ج ۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے درج ذیل الفاظ مروی ہیں:

الله اكبر، الله اكبر، الله اكبر ولله الحمد، الله اكبر واجل الله اكبر على ماهدانا۔

(بیہقی ص ۲۱۵، ج ۳)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ درج ذیل الفاظ کہا کرتے تھے:

الله اكبر، الله اكبر، الله اكبر كبيرا

(بیہقی ص ۳۱۶ ج ۳)

تکبیرات کے علاوہ نعت خوانی اور اشعار وغیرہ پڑھنا ثابت نہیں۔

نماز عید کے بعد کے آداب

نماز عید کے بعد حسب ذیل آداب کا خیال رکھا جائے:

راستہ بدلنا

عید کے دن ایک راستے سے جانا اور واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کرنا بھی مسنون ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے روز آتے جاتے ہوئے راستہ تبدیل فرماتے تھے۔ (بخاری، العیدین: ۹۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کیلئے جاتے تو واپسی کیلئے دوسرا راستہ اختیار کرتے تھے۔ (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰت: ۱۳۰۱)

رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے عیدگاہ آنے جانے کا راستہ الگ الگ ہونا چاہیے۔

نماز عید سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنا

عید کے دن صرف نماز عید پڑھنے پر اکتفاء کیا جائے، عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے یا بعد میں نفل نہیں پڑھنے چاہئیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید کی دو رکعت ہی ادا فرمائیں، اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں (بخاری،

العیدین: ۹۶۴) ایک حدیث میں ہے کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ نے گھر آ کر دو رکعت پڑھی تھیں۔ (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰت: ۱۲۹۳) ان دونوں روایات میں تطبیق یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں کوئی نوافل نہیں پڑھتے تھے، البتہ گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے جن کا نماز عید سے کوئی تعلق نہ ہوتا بلکہ وہ مطلق نوافل ہوتے تھے۔

مبارک باد دینا

حافظ ابن حجرؒ نے حضرت جبیر بن نفیر سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام عید کے دن جب ایک دوسرے سے ملتے تو بایں الفاظ مبارک باد دیتے تھے:

((تقبل الله منا و منك)) (فتح الباری ص ۵۱۷، ج ۲)

امام ابن تیمیہؒ نے بھی ان الفاظ کا مشروع ہونا بیان کیا ہے۔ (الفتاویٰ ص ۲۵۳، ج ۲۴)

اس لئے ان الفاظ کے ساتھ ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی جاسکتی ہے البتہ معانقہ کرنا احادیث سے ثابت نہیں۔

کھیل کود

عید مسلمانوں کا ایک قومی تہوار ہے لہٰذا اس دن خوشی کا اظہار کرنا، چھوٹے بچوں کا دف بجا کر ایسے اشعار پڑھنا جو اسلامی رواج کے منافی نہ ہوں، جائز ہیں۔ اسی طرح ایسا کھیل کود جو جنگی مشقوں پر مشتمل ہو اور جسمانی صحت کیلئے بھی مفید ہو، جائز ہے جیسا کہ عید کے دن اہل حبشہ کا جنگی مشق کرنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں انہیں دیکھنا احادیث میں آیا ہے۔

عمومی آداب

عیدین کے کچھ عمومی آداب حسب ذیل ہیں:

نماز عید کھلے میدان میں ادا کرنا

عیدین کے موقع پر اسلام اور اہل اسلام کی شان و شوکت کا اظہار مقصود ہے، اس لئے نماز عید کا اہتمام کھلے میدان میں ہونا چاہیے، جس کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں:

① عیدگاہ میں پڑھی جائے۔

② اگر عیدگاہ نہ ہو تو کسی کھلے پارک میں پڑھنا چاہیے۔

شرعی عذر کے بغیر مسجد میں ادا کرنا مسنون نہیں، البتہ سخت بارش، تیز آندھی یا اس قسم کے کسی دوسرے عذر کے پیش نظر مسجد میں بھی پڑھنا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عید کے دن بارش ہوگئی تو آپ نے مسجد میں عید پڑھائی۔ (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰت: ۱۳۱۳) لیکن یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اگرچہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

خواتین کا عیدگاہ میں جانا

عیدین کے موقع پر خواتین کو بھی عیدگاہ جانے کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ عید کے موقع پر اجتماعی خوشی کا موقع ہوتا ہے جس میں مرد اور عورتوں دونوں کو شامل ہونا چاہیے۔ خواتین کی شرکت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو خاتون اپنی طبعی مجبوری کی وجہ سے نماز عید نہیں پڑھ سکتی اسے بھی عیدگاہ جانے کی تاکید کی گئی ہے تا کہ مسلمانوں کو ملنے والی خیر و برکت سے وہ محروم نہ رہے۔ اگر کسی کے پاس پردے کیلئے چادر نہ ہو تو دوسری عورت اسے اپنی چادر میں شریک کر کے عیدگاہ لے جائے، دو عورتوں کا ایک چادر اوڑھ کر چلنا اگرچہ مشکل کام ہے لیکن اس سے عورتوں کے عید میں شریک ہونے کی انتہائی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

بچوں کی عید میں شرکت

باشعور بچے بھی مسلمانوں کی عید میں شریک ہو سکتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ آیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عید میں شرکت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں اگر چھوٹے ہونے کے باوجود میرا رسول اللہ ﷺ کے ہاں مقام نہ ہوتا تو میں شرکت نہ کرتا۔ (بخاری، العیدین: ۹۷۷)

لیکن بچوں کو کنٹرول کرنے کا بندوبست ہونا چاہیے تا کہ وہ دوسرے حضرات کی نماز خراب نہ کریں۔

جمعہ کے دن عید:

اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو نماز عید ادا کرنے کے بعد لوگوں کو رخصت ہے کہ وہ جمعہ ادا نہ کریں البتہ وہ نماز ظہر ضرور پڑھیں گے، لیکن خطیب کو چاہیے کہ وہ جمعہ پڑھائے۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ کیا آپ جمعہ کے دن عیدین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ''ہاں'' رسول اللہ ﷺ نے دن کے آغاز میں نماز عید پڑھی پھر آپ نے نماز جمعہ کی رخصت دے دی۔ (نسائی، العیدین: ۱۵۹۲) امام کو جمعے کا اہتمام اس لئے کرنا چاہیے کہ جو لوگ عید نہ پڑھ سکیں وہ جمعہ ادا کرلیں۔ (واللہ اعلم)

مکتوب گرامی

محترمی ومکرمی جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،، اُمید ہے خیریت سے ہوں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام 21 اگست 2016ء کو کنونشن سنٹر اسلام آباد میں ''اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس'' کے انعقاد پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ ..... کانفرنس عظیم الشان، باوقار اور تاریخی تھی، عالمی صورت حال میں بہت بروقت اور مستقبل کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔ کانفرنس کے انتظامات، حاضری، جوش وجذبہ اور وقار قابل ستائش تھا۔ کانفرنس کی منتظم کمیٹی کے تمام ممبران کو مبارک ہو..... اللہ تعالیٰ اس ساری کوشش کو اتحاد امت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل کے حل کا ذریعہ بنادے۔ آمین!..... والسلام ..... لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی منصورہ پاکستان)

.....

محترم ومکرم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،،..... مزاج شریف!

کنونشن سنٹر اسلام آباد میں آپ کی زیر صدارت منعقد ہونے والی ''اتحاد امت اور عظمت حرمین شریفین'' کانفرنس کی کامیابی پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ ..... یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور مثالی کانفرنس تھی جو ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔ جس میں علماء، مشائخ اور عوام الناس کے قلبی جذبات قابل دید تھے۔ انتظامات اور پروگرام کو پرامن رکھنے کے لیے رضا کاروں کا رویہ بہت اچھا تھا۔ سب سے بڑھ کر مقررین نے بھی شرکاء کے دلوں کی صحیح ترجمانی کی۔ اس پر آپ اور تمام رفقاء خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ ..... دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حرمین شریفین اور عالم اسلام کے لیے جدوجہد کو قبول فرمائے۔ آمین!

محمد یٰسین ظفر..... (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان)

قربانی سنت ابراہیمی!

تحریر: جناب مولانا میاں عبداللہ

قربانی وفاء عہد کی زندہ جاوید یادگار

قربانی دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی تسلیم ورضا' بت تراش آزر کے بیٹے ابوالانبیاء' امام الموحدین سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اکلوتے اور محبوب فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سنت اور اللہ رب العالمین کے لیے باپ اور بیٹے کی وفا شعاری کی ایک بے مثال اور وفائے عہد کی منفرد زندہ جاوید یادگار ہے۔ جب ماہِ ذوالحجہ کی آمد ہوتی ہے تو ہر اہل ایمان کے ذہن میں اسوۂ ابراہیمی کی اس پائیدار سنت اور یادگار کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں اور وہ اپنی وسعت اور حیثیت کے لحاظ سے اس سنت کو زندہ کرنے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے۔ اس دن کو حدیث رسول اللہ ﷺ میں یوم النحر قرار دیا گیا ہے۔ قربانی کے گوشت سے مفلوک الحال محتاجوں کی مہمان نوازی ہوتی ہے اور اس کی کھال مساکین وغرباء اور یتیم وبیوگان کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ دولت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں حیات رہے اور ہر سال بلاناغہ قربانی کرتے رہے۔ جیسا کہ حدیث ترمذی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

[أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ كُلَّ سَنَةٍ]

قربانی رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے' اجل صحابہ جیسے سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر بن الخطاب' سیدنا بلال حبشی اور سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے سعید بن المسیب' علقمہ' عطاء بن ابی رباح اور ائمہ محدثین میں سے امام شافعی' احمد بن حنبل' شیبانی' اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے سنت مؤکدہ قرار دیا ہے۔

امام ابن حزمؒ کا بھی یہی مسلک ہے جب کہ امام ابوحنیفہؒ اس کے وجوب کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال صحابی رسول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہے جو سنن ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ كَانَ لَهٗ سِعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا]

''جو شخص استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔''

نیز ان کا استدلال سنن ابی داود کی ایک اور حدیث سے ہے جو مخنف بن سلیم سے مروی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! ہر گھر کے لیے ہر سال قربانی کرنا ضروری ہے۔'' اسی وجہ سے بعض علماء نے طاقت رکھنے والے پر قربانی کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

قربانی کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہے' اس کی توثیق قرآن پاک کی سورہ کوثر کی آیت سے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾

''اے نبی! آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔''

صحیح بخاری میں [باب من ذبح الأضاحي بيده] اور صحیح مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے:

[ضحى النبي ﷺ بكبشين أملحين أقرنين، ذبحهما بيده، وسمى، وكبر، ووضع رجله على صفاحهما.]

''نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی' اپنے پاؤں کو مینڈھے کی گردن پر رکھا اور پھر ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہہ کر ان کو اپنے ہاتھوں سے قربان کیا۔''

آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک اس پر تمام مسلمانوں کا عمل رہا' گویا اس پر امت کا اجماع ہے۔

سنت ابراہیمی۔ قربانی

امت محمدیہ کے اندر مشروع سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بہت ساری سنتوں میں سے ایک مشہور سنت ''قربانی'' ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کے طور پر قیامت تک امت مسلمہ کے اندر باقی رکھا ہے۔ یوں تو قربانی کی تاریخ بہت پرانی ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام کے دو لڑکوں کی قربانی کا تذکرہ قرآن میں ملتا ہے:

﴿إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ﴾

''سیدنا آدم علیہ السلام کے دو لڑکوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی تو ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی مسترد کر دی گئی۔''

نیز دنیا کی ہر قوم چاہے وہ جس مذہب وعقیدے کو ماننے والی ہو کسی نہ کسی صورت میں قربانی پیش کرتی ہے اور اسے ایک مقدس عمل اور قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ﴾

''ہم نے ہر قوم کے اندر قربانی کو باقی رکھا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ چوپایوں کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے یعنی اس کی قربت حاصل ہو۔''

قربانی ایک مسنون عمل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قول نقل کیا ہے:

[هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوْفٌ] (بخاری: ج۲' ص۸۳۲)

لیکن اس سنت کو ایک سنت سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے کہ یہ تو کوئی فرض اور واجب عمل نہیں۔ احادیث کے اندر اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید اور پھٹکار بھی سنائی گئی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا] (سنن ابن ماجه، رقم: ٦٤٩٠)

''جس نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کی وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔''

نیز نبی کریم ﷺ نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کے لیے عیدگاہ جانے سے منع فرمایا۔ جہاں قربانی کے سلسلہ میں بہت ساری ہدایات دیں' وہاں یہ بھی فرمایا کہ دسویں ذی الحجہ کو ہم سب سے پہلے عید کی نماز پڑھیں اور اس کے بعد قربانی کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس نے نماز عید سے قبل اپنی قربانی کر لی اس نے گوشت کھانے میں جلدی کی' اس کی قربانی نہیں ہوئی۔'' (صحیح بخاری)

قرآن واحادیث میں قربانی کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن میں ذکر الٰہی وتقرب الی اللہ کا ذریعہ بتایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو قربانی کرنے کی ترغیب دی ہے' خود آپ ﷺ نے بھی اپنی زندگی میں قربانی کی اور لوگوں کے لیے ایک مثال پیش کی۔

لیکن یہ عمل بارگاہ الٰہی میں اسی وقت محبوب ترین عمل اور تقرب الٰہی کا ذریعہ بنے گا جب اسے خالص رضاء الٰہی کی خاطر' نہایت اخلاص وللّٰہیت اور تقویٰ وپرہیزگاری کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔ یوں تو تمام اعمال صالحہ کی قبولیت کے لیے اخلاص ایک بنیادی شرط ہے لیکن قربانی کے ساتھ اسے خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ قربانی کا اصل مقصد اخلاص وتقویٰ بتلایا گیا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے جس لڑکے کی قربانی غیر مقبول قرار دی گئی تھی اس کا سبب قرآن نے

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المآئدۃ: ۲۷)

بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف تقویٰ واخلاص سے پیش کی گئی قربانی کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهُ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ۳۷)

''اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون مطلوب نہیں اسے تو صرف تمہارا تقویٰ مطلوب ہوتا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جو اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی بارگاہ میں قربان کرنے کا حکم دیا تھا تو اس میں اللہ تعالیٰ کو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جان مطلوب نہیں تھی بلکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اخلاص وتقویٰ کا امتحان مقصود تھا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو اچھی طرح دیکھ کر خریدنے کا حکم دیا ہے کہ نہایت فراخ دلی سے موٹا تازہ جانور جو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہو قربان کیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان جانوروں کی نشاندہی فرمادی کہ ان سے پرہیز کیا جائے:

[أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِي، الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَبِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي] (ابوداود)

یعنی ''وہ جانور جس کا اندھا پن' مرض اور لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا دبلا پتلا ضعیف العمر کہ جس کی ہڈی میں گوشت نہ ہو قربانی کے لیے جائز نہیں۔''

عیدالاضحیٰ اور قربانی ایک خوشی کا موقع ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قربانی کے گوشت کو کھانے اور جب تک چاہیں ذخیرہ اندوزی کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلے قربانی کا گوشت کسی کے حصہ میں نہیں آتا تھا' آسمان سے آگ آتی تھی اور جس کی قربانی مقبول ہوتی اسے جلا کر واپس چلی جاتی۔ بعد میں اسے کھانے کی اجازت دی گئی لیکن تین دن کے اندر ہی کھا کر ختم کر دینے کا حکم ہوا۔ جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی روایات میں اس کا صریح ثبوت موجود ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر بے پایاں احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمارے لیے قربانی کے گوشت کو غیر معینہ وقت تک ذخیرہ اندوزی کرنے کی اجازت دے دی۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

[كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا وَادَّخِرُوا] (مسلم)

کہ ''قربانی کے گوشت کو خود کھاؤ' لوگوں کو کھلاؤ' اپنے پاس روکے رکھو اور ذخیرہ اندوزی کرو۔''

لیکن خوشی کے اس موقع پر اسلام نے اخوت وبھائی چارگی' الفت ومحبت اور صلہ رحمی کا خاص درس دیا ہے کہ اس خوشی کو صرف اپنے گھر کی چار دیواری تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ جن کے گھر چولہے نہیں جلتے' فقیر ہیں انہیں بھی قربانی کا گوشت دو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خویش واقارب' دوست اور احباب جو تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے انہیں بھی کھلاؤ۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ (الحج: ۳۶)

کہ ''جب قربانی کا گوشت ہو جائے تو اسے خود کھاؤ' احباب واقارب جو قناعت کرنے والے ہیں تم سے مانگتے نہیں انہیں کھلاؤ اور مانگنے والے فقراء ومساکین کو بھی۔''

اسی آیت سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ اپنے لیے' ایک دوست واحباب اور خویش واقارب کے لیے اور ایک فقراء ومساکین کے لیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ جملہ مسلمانوں کو اس سنت ابراہیمی کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

.....

امریکہ' بھارت اور افغانستان کا گٹھ جوڑ پاکستان مخالف ایجنڈا ہے

یہ پاکستان سے دشمنی کی بدترین مثال ہے' امریکہ منافقانہ پالیسی کا ماہر ہے۔ قومی اقتصادی منصوبے سبوتاژ کرنے کی منظم سازش کی جارہی ہے۔ امریکہ کو پاک چین دوستی برداشت نہیں ہو رہی۔ شیطان اتحاد ثلاثہ را کے ایجنٹوں کو استعمال کر کے اقتصادی راہداری منصوبے کو نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم ذیلی تنظیمات پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے 106 راوی روڈ میں 6 ستمبر کو ہونے والے دفاع ختم نبوت ودفاع پاکستان سیمینار کی تیاریوں کے حوالے سے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی سیاسی وعسکری قیادت کو مودی کے خبث باطن اور بھارتی مذموم عزائم سے ہمہ وقت خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی نے کہا کہ بھارت کی زبان بولنے والوں کو کشمیر میں بھارتی جارحیت نظر نہیں آرہی؟ ظلم وستم پر خاموشی ہی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کا ثبوت ہے۔

سالانہ شافع محشر کانفرنس

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ کھیالی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سالانہ 13 ویں سیرت شافع محشر کانفرنس 15 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام کھیالی اڈا زیر امارت امیر محترم پروفیسر ساجد میر منعقد ہوگی۔ جس میں مولانا منظور احمد' قاری محمد حنیف ربانی' مولانا سید سبطین شاہ نقوی' پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد' مولانا سیف اللہ خالد ملتانی' مولانا عبدالرزاق طاہر خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: محمد فاروق عاصم' امیر حلقہ شیخ عبداللہ کھیالی' گوجرانوالہ

قربانی کے احکام و مسائل

جناب مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر
تحریر

ذوالحجہ کے پہلے دس ایام:

ذوالحجہ کے پہلے دس دن انتہائی بابرکت اور حرمت والے ہیں۔ ان ایام کے نیک اعمال دوسرے دنوں کے اعمالِ صالحہ پر ایک گوناں فضیلت رکھتے ہیں۔

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ان ایام کے اعمال صالحہ دوسرے دنوں کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں، عرض کیا کہ کیا دوسرے دنوں میں کیا جانے والا جہاد بھی ان سے افضل نہیں؟ فرمایا: نہیں، ہاں! اگر کوئی آدمی اپنے جان و مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں نکلے اور کچھ واپس نہ آئے۔'' (صحیح بخاری)

② سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ کا) روزہ گزشتہ اور آئندہ دونوں سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔'' (صحیح مسلم: ۱۱۶۲)

تنبیہ: یہ روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، نبی اکرم ﷺ چوں کہ نو ذوالحجہ کو عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اسے یوم عرفہ کا روزہ کہہ دیا گیا۔ واللہ اعلم

ان مبارک دنوں میں نفلی نماز، نفلی روزوں، صدقہ و خیرات، ذکر و اذکار، تکبیر و تہلیل اور دیگر نیک اعمال کا اہتمام رب ذوالجلال کی بے پایاں رحمت اور لا متناہی مغفرت کا باعث ہے۔

ان دنوں میں کیے جانے والے مبارک اعمال میں سے ایک عالی مرتبت و ذی شان عمل ''قربانی'' بھی ہے، جو اسلام کا باکمال اور ممتاز شعار ہے۔

قربانی: دس ذو الحجہ کا سورج پیغامِ مسرت لے کر مسکراہٹوں کی کرنیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوا، دو رکعت نماز کی ادائیگی اور خطبہ عید سننے کے بعد فرزندانِ توحید گھروں کو پہنچے، جانور کی لگام تھامی، عاجزی و فروتنی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبات سے سرشار ہو کر [بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ] کا نعرہ لگایا اور جانور کی گردن پر چھری چلا کے سنت کو دوام بخشا، اس عمل کی بنیاد خورد و نوش اور ریا کاری نہیں، بلکہ شعارِ اسلام کے ساتھ لگاؤ اور گہری محبت کا نتیجہ ہے۔

قربانی کا حکم:

ایامِ قربانی میں رضائے الٰہی کے لیے مخصوص شرائط کے حامل جانوروں کا خون بہانا اسلامی شعار اور عظیم عبادت ہے جسے قربانی کہا جاتا ہے اور یہ سنت ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا]

''استطاعت و قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے والا ہماری عید گاہوں کے قریب نہ پھٹکے۔'' (مسند احمد: ۲/۳۲۱، سنن ابن ماجہ: ۳۱۲۳)

جانور کی عمر:

قربانی کے جانور کا دوندا ہونا شرط ہے، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لا تذبحوا الا مسنّة الا أن يّعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضّان.]

''دوندا جانور ہی ذبح کریں، تنگی کی صورت میں بھیڑ کی نسل سے جذعہ ذبح کر لیں۔'' (صحیح مسلم: ۱۹۶۳)

حافظ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ارباب علم ''مُسِنَّة'' دوندے اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کو کہتے ہیں۔ نیز اس حدیث میں وضاحت ہے کہ بھیڑ کے علاوہ جنس کا ''جَذَعَة'' بطور قربانی جائز نہیں، بقول قاضی عیاض رحمہ اللہ اس پر اجماع ہے۔'' (شرح صحیح مسلم: ۲/۱۵۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[ثَنِيًّا فَصَاعِدًا وَاسْتَسْمِنْ فَإِنْ أَكَلْتَ أَكَلْتَ طَيِّبًا وَإِنْ أَطْعَمْتَ أَطْعَمْتَ طَيِّبًا] (بیہقی)

''قربانی کا جانور دوندا یا اس سے بڑا ہو، اسے خوب فربہ کیجئے، اچھا کھائیں، اچھا کھلائیں۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وقد أجمع أهل العلم أن لا يجزئ الجذع من المعز، وقالوا: انّما يجزئ الجذع من الضّأن] (الترمذی)

''اہلِ علم کا اجماع ہے کہ بکری کی جنس کا ''جذعہ'' قربانی میں کفایت نہیں کرتا، جبکہ بھیڑ کی جنس کا ''جَذَعَة'' کفایت کرتا ہے۔''

یاد رہے کہ ''جَذَعَة'' کی عمر میں اختلاف ہے، جمہور ایک سال کے قائل ہیں اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[والجذع من الضّأن ما له سنةٌ تامّة، هذا هو الأصحّ عند أصحابنا، وهو الأشهر عند أهل اللّغة وغيرهم]

''بھیڑ کی جنس کا ''جَذَعَة'' مکمل ایک سال کا ہوتا ہے، یہی ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح ترین ہے اور اہلِ لغت کے ہاں مشہور ہے۔'' (شرح صحیح مسلم: ۲/۱۵۵)

اس حدیث میں مذکورہ حکم عام ہے اور ہر جانور کو شامل ہے، وہ بکری کی جنس ہو یا بھیڑ کی، گائے کی جنس ہو یا اونٹ کی، سب کا دوندا ہونا ضروری ہے۔ وہ صحیح احادیث جن میں بھیڑ کے ''جَذَعَة'' کی قربانی کا جواز ہے، وہ تنگی پر محمول ہیں، یعنی دوندا جانور نہ ملے تو ایک سال کا دنبہ یا بھیڑ ذبح کی جا سکتی ہے، اس طرح تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

تنگی کی دو صورتیں ممکن ہیں:

① دوندا جانور دستیاب نہ ہونا۔

② قوت خرید سے باہر ہونا۔

تنبیہ: بعض عاقبت نا اندیش بیوپاری جانور دوندا باور کروانے کے لئے سامنے والے دانت توڑ دیتے ہیں، یہ محض دھوکا اور فریب ہے، ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔

قربانی میں شراکت:

بکرا، بکری، دنبہ اور بھیڑ صرف ایک آدمی کو کفایت کرتے ہیں، البتہ ایک بکرا یا دنبہ تمام اہلِ خانہ کے لیے کافی ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① نبی اکرم ﷺ نے دنبے کی قربانی کی اور فرمایا:

[بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ] (صحیح مسلم: ۱۹۶۷)

''اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں)، اے اللہ! (یہ قربانی) محمد (ﷺ) آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔''

حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ایک دنبہ تمام اہلِ خانہ کی طرف سے ذبح کیا جا سکتا ہے، سب کی طرف سے قربانی ادا ہو جائے گی۔ منیٰ میں قربانی کرنے والوں کے اہلِ خانہ اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

فائدہ: امت کی طرف سے قربانی کرنا نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہے۔

② سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا:

[كيف كانت الضّحايا فيكم على عهد رسول الله ﷺ؟]

''رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں قربانی کیسی تھی؟'' فرمایا:

[كان الرّجل في عهد النّبيّ ﷺ يضحّي بالشّاة عنه وعن أهل بيته فيأكلون ويطعمون، ثمّ تباهى النّاس فصار كما ترى.]

''عہدِ نبوی میں ایک بکری کی قربانی تمام اہلِ خانہ کی طرف سے کی جاتی تھی، وہ خود بھی گوشت کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے، بعد ازاں لوگ (قربانی کرنے میں) باہم فخر و مباہات کرنے لگے، حالت آپ کے سامنے ہے۔'' (سنن ترمذی)

③ سیدنا ابوسریحہ غفاری حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''میرے گھر والوں نے مجھے زیادتی پر اکسایا، حالاں کہ مجھے سنت کا علم تھا کہ تمام اہلِ خانہ قربانی کے لیے ایک یا دو بکریوں پر اکتفا کر سکتے ہیں۔'' (اب ایسا کریں تو پڑوسی کنجوس کہتے ہیں۔)

(سنن ابن ماجہ: ۳۱۴۸)

اس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اونٹ میں شراکت:

اونٹ میں دس حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں عید الاضحیٰ کے موقع پر اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہوئے۔ (مسند احمد، ترمذی، نسائی)

اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ اونٹ میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے؛

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ والے سال نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی، اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیے گئے۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث کو ''ھدی'' (منیٰ میں قربانی) پر محمول کریں تو تعارض ختم ہو جاتا ہے، منیٰ کے علاوہ ایک اونٹ کی دس قربانیاں ہو سکتی ہیں۔

جانور کے عیوب:

جانور میں درج ذیل عیوب و نقائص نہ ہوں:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أربع لا تجوز في الأضاحي: العوراء بيّن عورها، والمريضة بيّن مرضها، والعرجاء بيّن ظلعها، والكبير الّتي لا تُنقى]

''چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: (۱) کانا (۲) واضح بیمار (۳) لنگڑا اور (۴) شکستہ و لاغر۔'' (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

خریداری کے بعد کوئی عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[ان كان أصابها بعد ما اشتريتموها فامضوها وان كان أصابها قبل أن تشتروها فأبدلوها.]

''خریداری کے بعد عیب پیدا ہو تو قربانی کر لیں، عیب پہلے سے موجود ہو تو جانور کو بدل لیں۔''

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۲۸۹، وسندہ صحیح)

امامِ زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[اذا اشترى رجل أضحية فمرضت عنده أو عرض لها مرض فهي جائزة.]

جانور خریدنے کے بعد بیمار ہو جائے تو قربانی جائز ہے۔'' (مصنف عبدالرزاق)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے (قربانی کے) جانور کی آنکھیں اور کان بغور دیکھنے کا حکم فرمایا۔ (سنن النسائی)

یہ حکم وجوبی نہیں، بلکہ ندب و ارشاد پر محمول ہے۔

نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ؛

''نبی اکرم ﷺ نے کان کٹے اور ٹوٹے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔'' (ابوداود)

یاد رہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، کان اور سینگ میں تھوڑا بہت نقص مضر نہیں۔

تنبیہ:

① خصی جانور کی قربانی بالاجماع جائز ہے، خصی ہونا قربانی کے لیے مانع نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خصی جانور کی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں؛

[أرجو أن لا يكون به بأسٌ]

''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ بیان کرتے ہیں؛

[ولا نعلم في هذا خلافا]

''اس میں اختلاف معلوم نہیں۔'' (المغنی)

خصی جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، اس کا گوشت انتہائی عمدہ اور نفیس ہوتا ہے۔

② پیدائشی طور پر سینگوں کا نہ ہونا قربانی سے مانع نہیں۔

متفرق احکام:

① قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے لے کر قربانی کرنے تک اپنے بال کاٹے نہ ناخن تراشے۔

(صحیح مسلم: ۲/۱۶۰، ح: ۱۹۷۷)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (مدینہ میں) قربانی کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے اور فرمایا: ''یہ واجب نہیں۔'' (موطأ امام مالک)

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایام ذی الحجہ میں ایک عورت کو اپنے بچے کے بال کاٹتے دیکھ کر فرمایا؛

''اگر قربانی والے دن تک موخر کر دیتی تو بہتر

تھا۔'' (المستدرک للحاکم)

④ قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والا ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے جسم کے فاضل بال (زیر ناف) سر کے بال اور مونچھیں کاٹ لے، ناخن تراشے، پھر قربانی تک اس سے پرہیز کرے تو اسے قربانی کا پورا اجر وثواب ملے گا۔ (مسند احمد، سنن ابی داود)

⑤ قربانی کے لیے نصاب زکوٰۃ کی شرط بے بنیاد ہے، ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی صورتِ حال کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پوری زندگی نصاب زکوٰۃ کو نہیں پہنچے اس کے باوجود قربانی کرتے تھے۔ ادھار لے کر قربانی کرنے والا اجر کثیر کا مستحق ہوگا۔

⑥ بیک وقت ایک سے زائد قربانیاں کی جاسکتی ہیں۔

⑦ پہلے دن قربانی افضل ہے۔

⑧ بوقت ذبح یہ دعا پڑھنی چاہیے:

[بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ أَهْلِيْ] (صحیح مسلم:۱۹۶۶)

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! (یہ قربانی) میری طرف سے اور میرے اہل کی طرف سے قبول فرما۔''

⑨ قربانی کے جانور کا گوشت، سری پائے اور کھال یا چمڑا وغیرہ قصاب کو بطورِ اجرت دینا ممنوع ہے، اجرت اپنی جیب سے دی جائے۔

⑩ قربانی کے گوشت میں مساکین وفقراء کا حق ہے جو انہیں ملنا چاہیے، مقدار مقرر نہیں، بقیہ گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ (صحیح البخاری:۵۵۶۹)

⑪ چرمہائے قربانی اور کھالیں کسی حق دار (مسکین ومحتاج) کو دی جائیں۔ (متفق علیہ)

نیز اپنے ذاتی استعمال میں بھی لائی جاسکتی ہیں۔ (صحیح مسلم:۱۹۷۱)

⑫ یاد رہے کہ قربانی کے جانور کا کوئی حصہ فروخت کیا جا سکتا ہے نہ اپنی ذاتی خدمت کے عوض کسی کو دیا جا سکتا ہے، کھال فروخت کرنا پڑے تو اس کی قیمت مساکین وفقراء کو دے دی جائے۔

⑬ قربانی کی نیت سے جانور پالا، دوندا نہیں ہوا، وقت سے پہلے مرگیا یا گم ہوگیا تو اس صورت میں اگر اس کی بجائے دوسرا جانور قربان کرنے کی استطاعت ہے تو درست، ورنہ قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہیں۔

⑭ بوقت ذبح بہنے والا خون حرام ہے، حلال جانور کے باقی تمام اعضاء حلال ہیں، کوئی بھی چیز مکروہ یا حرام نہیں۔ اوجڑی، دل، جگر، گردے، کپورے سب حلال ہیں۔

⑮ میت کی طرف سے قربانی کرنا ثابت نہیں۔

⑯ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ نماز کے لیے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ (صحیح مسلم:۳۶۰)

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ حج کے مقاصد

سے کیے گئے عہد کی بدعہدی کی اور حج مقبول ادا نہیں کیا۔

توحید باری تعالیٰ سے منحرف کرنے میں جس چیز کا سب سے زیادہ دخل ہوتا ہے وہ خواہشات نفسانی ہیں کیونکہ جب انسان ان کے تابع ہو جاتا ہے، شریعت کے احکام کی قدر اور ان کا پاس ولحاظ نہیں رکھتا تو وہ خواہشات کو اپنے تمام سلوک و برتاؤ پر حکمرانی بخش دیتا ہے پھر وہ اللہ کا بندہ نہیں بلکہ ان خواہشات کا غلام بن کر رہ جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴾ (الفرقان:۴۳)

اور خواہشات نفسانی کی پیروی کا انجام بڑا عبرتناک ہوتا ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ﴾ (المومنون:۷۱)

ذکر و دعا کی جہاں تک بات ہے تو اس کا سب سے عمدہ اور افضل ترین وقت عرفہ کا دن ہے جب نویں ذی الحجہ کو حاجی میدان عرفات میں ظہر وعصر کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کرنے سے فارغ ہو جائے، اس وقت سے لے کر غروب آفتاب تک مسلسل ذکر و دعا میں مصروف رہنا چاہیے، یہی رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[أفضل الدعاء يوم عرفة وأفضل ما قلت أنا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده لا شريك له.] (موطا امام مالك ح:۲۴۶)

آپ نے ظہر وعصر کی نماز سے فراغت کے بعد تمام تر وقت ذکر و دعاء میں مشغول رہ کر گزارا اور فرمایا:

[خذوا عني مناسككم]

لہٰذا عرفہ کے دن کی ان گھڑیوں کو ضروریات زندگی کی فراہمی یا آپس میں بات چیت کی نذر نہ کی جائے کیونکہ کسے پتہ کہ اسے زندگی میں دوبارہ یہ موقع نصیب ہوگا کہ نہیں؟

غروب آفتاب کے بعد حجاج کا قافلہ عرفات سے مزدلفہ کی جانب کوچ کرتا ہے تاکہ وہاں مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع تاخیر کر کے ادا کرے اور پھر اللہ کے ذکر، دعاء واستغفار میں لگ جائے کیونکہ یہی حکم باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ﴾ (البقرۃ:۱۹۸)

اور مزدلفہ ہی مشعر حرام ہے، ابواسحاق سبیعی عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مشعر حرام کیا ہے تو آپ خاموش رہے حتیٰ کہ جب ہماری سواریاں مزدلفہ میں بیٹھ گئیں تو فرمایا کہ سائل کہاں ہیں؟ یہی مشعر حرام ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ مزدلفہ کو مشعر حرام اس لئے کہا گیا کیوں کہ وہ حدود حرم میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام عازمین حج کو ان مقاصد کو سمجھنے اور ان کو تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے، سنت صحیحہ کی روشنی میں ہمارے اعمال کی انجام دہی کرائے، ہمیں دین کا خادم و داعی بنائے اور ہماری تمام عبادتوں کو شرف قبولیت عطا کرے۔ آمین!

.....❁❁.....

آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس بتاریخ 5 نومبر 2016ء بروز ہفتہ فیصل آباد میں منعقد ہو رہی ہے۔ کارکنان ابھی سے ہی کمربستہ ہو جائیں۔

حافظ عمران تبسم صدر، حافظ منظور الٰہی جنرل سیکرٹری AYF پنجاب

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ

جناب مولانا امیر افضل اعوان

ذوالحجہ قمری سال کا بارھواں مہینہ ہے اور ذوالحجہ کے معنی ''حج والا مہینہ'' ہیں۔ اس مہینہ کی 8 تاریخ سے لے کر 13 ذوالحجہ تک حج کے ارکان و مناسک ادا کئے جاتے ہیں اور حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اسی مناسبت سے اسے ذوالحجہ یا حج کا مہینہ کہا جاتا ہے جب کہ اسی ماہ کی 10 تاریخ کو عید الاضحیٰ ہوتی ہے جو مسلمانوں کا دوسرا مذہبی تہوار ہے، جس میں مسلمان کھلے میدان (عید گاہ) میں دوگانہ ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل اور سنت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے قربانیاں کرتے ہیں۔ ذوالحجہ کا شمار حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے۔ اس ماہ کے پہلے عشرہ میں اعمال کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾﴾

(الفجر)

''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔''

یہاں دس راتوں سے مراد بعض مفسرین نے رمضان کا آخری عشرہ مراد لیا ہے، جن میں لیلۃ القدر ہوتی ہے اور بعض مفسرین نے فجر سے عام فجر نہیں بلکہ یوم النحر یا عید الاضحیٰ کی فجر مراد لی ہے اور دس راتوں سے مراد یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک کی راتیں ہیں۔ یہ دونوں قسم کی دس دس راتیں بڑی فضیلت والی اور اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔

قرآن و حدیث میں ذوالحجہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس ماہ مبارک کی فضیلت بارے راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ حدیث مبارکہ میں منقول ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

''زمانہ اسی رفتار کی طرف لوٹ گیا جو آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت تھی (یعنی اس کے دنوں اور مہینوں میں کمی زیادتی نہیں ہوئی لہٰذا) سال بارہ مہینہ کا ہے جس میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو پے در پے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم اور قبیلہ مضر کا وہ رجب جو جمادی (الاخری) اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث ۴۵۶)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں مرقوم ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان ومال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ وہ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا) تو یہ افضل ہے۔''

(جامع ترمذی، جلد اول، حدیث ۷۴۱)

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔

عشرہ ذوالحجہ میں اعمال صالحہ کے درجات میں اضافہ بارے ایک اور حدیث مبارکہ میں منقول ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے، ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث ۷۴۲)

یہاں حج کے مہینے کے پہلے عشرہ کی فضیلت بارے تفصیلی بیان موجود ہے کہ ان ایام میں قیام وسجود اور دیگر اعمال کے درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ ماہ ذوالحجہ کے ان ابتدائی دس ایام میں عبادات کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

''آپ ﷺ ماہ ذوالحجہ میں نو روزے رکھتے تھے (یعنی یکم تاریخ سے لے کر نو تاریخ تک) اور عاشورہ کے روز یعنی دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے: ایک پیر کا روزہ اور دوسرا جمعرات کا روزہ۔'' (سنن نسائی)

درج بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل ایام ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں اور نفل روزوں میں ذوالحجہ کے پہلے نو روز کے روزے زیادہ افضل ہیں، ان میں نو ذوالحجہ کا روزہ زیادہ درجہ اہمت وفضیلت کا حامل ہے۔ ان ایام میں انجام دیا جانے والا ہر صالح عمل دیگر ایام میں کئے جانے والے نیک اعمال کی نسبت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ عشرہ ذوالحجہ میں کئے گئے اعمال کی فضیلت بارے علماء نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں جس کے مطابق اس عشرہ میں یوم نحر، یوم عرفہ آتا ہے، اس لئے یہ عشرہ سال کے تمام ایام سے افضل ہے حتیٰ کہ رمضان المبارک سے بھی۔ تاہم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی راتیں سال کی تمام راتوں سے افضل ہیں کیوں کہ اس کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک شب قدر ہے اور سال کے تمام دنوں میں ذوالحجہ کے اولین عشرہ کے دن افضل ترین ہیں۔

اس ماہ مبارک کی برکات اور ان ایام میں ہونے والی عبادات بارے مزید روایات بھی موجود ہیں جن میں ایام ذوالحجہ کے دوران اسلام کے پانچویں رکن حج، مسلمانوں کے دوسرے بڑے مذہبی تہوار عید الاضحیٰ، اولین عشرہ کے نوافل روزوں کے ساتھ ساتھ قیام وسجود کے اہتمام پر بہت زیادہ اجر وثواب کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حرمت والے اس مبارک مہینہ میں زیادہ سے زیادہ عبادات کا اہتمام کرکے اپنے رب کی خوشنودی کے حصول کے لئے سرگرداں رہیں تاکہ ہمیں دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی میسر آسکے۔

اصطلاحات حج و جائے مناسک!

تحریر جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

ایام حج سے صحیح فائدہ اٹھانے اور تعلیمات حج کو سمجھنے کیلئے اصطلاحات حج کا جاننا بہت ضروری ہے۔لفظ اصطلاح ایسے لفظ یا الفاظ کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے جو اپنے لغوی معنوں سے ہٹ کر کوئی مناسب اور متفق علیہ معنی ادا کرے۔ ہر زندہ زبان میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور اصطلاحات کے ذریعے بہت سے لفظوں کے مفہوم کو متفق علیہ اور اجماعی بنا لیتی ہے جو زبان میں زمانی ومکانی تغیر کے باوجود اپنا معنی اور مفہوم نہیں کھوتے اور نسل در نسل چلتے ہیں۔ اسی کی ایک مثال اصطلاحات حج ہیں جو کئی صدیوں سے حج کی تعلیم کیلئے استعمال ہو رہی ہیں۔ حج کیلئے استعمال ہونے والی اصطلاحات کا تعلق زبان سے لے کر جگہ تک کے ساتھ ہے۔یعنی ہر موقع کیلئے ایک خاص اصطلاح موجود ہے جس سے حج کی تعلیم اور حج کے مسنون طریقے کو سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اصطلاحات حج کو مرتب کیا گیا ہے۔

اصطلاحات حج

اشہر معلومہ: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کو اشہر معلومات کہا جاتا ہے۔

حج: اسلام کا پانچوان رکن، ہر سال شہر مکہ میں 8 سے 12 یا 13 ذوالحجہ کو مختلف عبادات کے ایک مجموعے کو حج کہتے ہیں۔

حج تمتع: یہ حج کے مہینوں میں میقات کے باہر سے آنے والے ادا کر سکتے ہیں۔ اس میں عُمرہ ادا کر کے حلق یا قصر کروانے کے بعد اِحرام کھول دیا جاتا ہے، اور پھر 8 ذُوالحجہ کو دوبارہ اِحرام باندھا جاتا ہے۔ پاکستان سے جانے والے حجاج عموما حج تمتع کہتے ہیں اور اس کیلئے میقات سے گزرتے ہوئے صرف عمرہ کی نیت کرنا ہوتی ہے۔

حج قِران: اس میں عُمرہ اور حج کا اِحرام ایک ساتھ پہنا جاتا ہے۔عُمرہ کرنے کے بعد حاجی بال منڈوا یا کٹوا نہیں سکتا، بلکہ وہ بدستور احرام کی پابندیوں میں رہتا ہے، اور 10 ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد بال منڈوا کر یا کٹوا کر احرام کھولتا ہے۔حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

حج اِفراد: وہ ہے کہ جس میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے اور اسی کا احرام پہنا جاتا ہے جبکہ عمرہ اس حج میں نہیں کیا جاتا۔ حدود حرم میں رہنے والا کوئی شخص اپنی رہائش سے ہی حج میں شامل ہو تو وہ صرف حج اِفراد ہی کر سکتا ہے' حج قران یا حج تمتع نہیں۔

عمرہ: مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت اور طواف کو عمرہ کہا جاتا ہے۔

میقات: حج اور عمرہ پر جانے والوں کیلئے جس حد سے آگے احرام پہنے بغیر جانا جائز نہیں اسے میقات کہتے ہیں۔کل 5 میقات ہیں:

ذوالحلیفہ: یہ مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والے یا مدینہ ائیر پورٹ پر اترنے والے والوں کی میقات ہے۔اس کا موجودہ نام ابیارعلی ہے۔

قرن منازل: یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے، اس کا موجودہ نام سیل کبیر ہے۔ پاکستان سے ہوائی جہاز کے ذریعے جدہ جانے والوں کی بھی یہی میقات ہے۔

یلملم: یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔اس جگہ کا موجودہ نام سعدیہ ہے۔پاکستان سے بحری جہاز کے ذریعے جانے والے حجاج کی میقات بھی یہی ہے۔

جحفہ: یہ مصر کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔یہ رابغ شہر کے قریب ہے' اسی مناسبت سے اسے اب رابغ ہی کہتے ہیں۔

ذات عرق: یہ عراق کی طرف سے آنے والوں کی میقات تھی' اس کا موجودہ نام الضریبہ ہے۔مگر اس طرف سے اب حاجی نہیں آتے کیونکہ یہ راستہ عراق سے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے ذریعے آنے والے استعمال کرتے تھے۔ یہ راستہ گاڑیوں کیلئے موزوں نہ ہونے کی وجہ سے اب قابل استعمال نہیں رہا۔ بلکہ جو لوگ اس راستہ سے آتے تھے وہی لوگ اب قرن منازل یعنی سیل کبیر والے راستے کو استعمال کرتے ہیں۔

حل اور حلی: حدود حرم کے باہر سے لیکر میقات تک کی جگہ کو حل کہتے ہیں اور وہاں مقیم لوگوں کو حلی یا اہل حل کہتے ہیں۔

حرم کعبہ: مکہ مکرمہ کے اردگرد مدینہ کی طرف 3 میل مسجد عائشہ تک، یمن کی جانب 7 میل اضاۃ لبن تک، طائف کی جانب 7 میل مسجد نمرہ تک، عراق کی طرف 7 میل ثنیۃ جبل تک، جعرانہ کی طرف 9 میل تک، جدہ کی طرف 10 میل تک کے علاقے کو حرم کعبہ کہتے ہیں۔ان حدود کے اندر کسی جانور کا شکار، تر گھاس تک کاٹنا منع ہے' اسی طرح غیر مسلموں کا داخلہ بھی ممنوع ہے۔

اہل حرم: مکہ اور مدینہ میں رہنے والے لوگ اہل حرم کہلاتے ہیں، یہ عمرے کے احرام کیلئے حدود حرم سے باہر نکلیں گے مگر حج کیلئے اپنی رہائش گاہ سے احرام پہنیں گے۔

آفاقی: وہ مسلمان حجاج جو حج کیلئے حدود حرم کے باہر سے آئیں۔انہیں آفاقی کہا جاتا ہے۔

یوم الترویۃ: 8 ذوالحجہ کو حج کی عبادات کا آغاز ہوتا ہے، اسے یوم الترویۃ کہتے ہیں۔

یوم عرفہ: 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات میں تمام حجاج قیام کرتے ہیں، اسی مناسبت سے اس دن کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔

یوم نحر: 10 ذوالحجہ کو قربانی کی جاتی ہے اس لئے اسے یوم نحر کہتے ہیں۔

ایام تشریق: 11 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ کی عصر تک ایام تشریق کہلاتے ہیں ان میں قربانی کی جاسکتی ہے اور روزہ رکھنا ممنوع ہے۔البتہ حج تمتع کرنے والا اگر قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھے گا۔

احرام: دو ان سلے کپڑے جن میں سے ایک تہہ بند اور ایک اوپر اوڑھنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔اسے پہنے بغیر کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے کیلئے میقات سے گزرنا

جائز نہیں۔

تلبیہ: یعنی لبیک کہنا، تلبیہ یہ ہے کہ:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

احرام کیلئے نیت کرنا شرط اور ایک بار تلبیہ کہنا ضروری ہے۔ البتہ دو رکعات نفل ادا کرنا ضروری نہیں۔

اضطباع: طواف قدوم یا طواف عمرہ سے پہلے احرام کی اوڑھی ہوئی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر دونوں پلو بائیں کندھے پر اس طرح رکھ لینا کہ دایاں کندھا ننگا ہو۔

تقبیل، استلام یا اشارہ: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان منہ رکھ کر حجر اسود کا بوسہ تقبیل، ہاتھ لگا کر چومنا استلام اور دور سے ہاتھ یا چھڑی سے اس کی طرف اشارہ کرنا اشارہ کہلاتا ہے۔

رمل: طواف کرتے ہوئے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز اور کندھے ہلا کر چلنا رمل کہلاتا ہے۔

طواف: بیت اللہ کے گرد حجر اسود سے حجر اسود تک 7 چکر لگانے کو طواف کہا جاتا ہے۔

مطاف: طواف کی جگہ کو مطاف کہتے ہیں۔

طواف قدوم: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا طواف کیا جاتا ہے اسے طواف قدوم کہتے ہیں۔ یہ ہر آفاقی کیلئے مسنون ہے۔

طواف زیارت یا طواف افاضہ: طواف زیارت حج کا رکن ہے یہ 10 ذوالحجہ کو کیا جاتا ہے۔ اگر کسی سخت مجبوری کی وجہ سے لیٹ ہو جائے تو پھر 12 ذوالحجہ غروب آفتاب سے پہلے تک کیا جا سکتا ہے۔

طواف وداع: حج کے بعد مکہ مکرمہ سے نکلنے سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اسے طواف وداع کہتے ہیں۔ یہ ہر آفاقی پر واجب ہے۔ اس کے بعد مکہ میں قیام نہیں کیا جا سکتا۔

طواف عمرہ: عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والے جو طواف کرتے ہیں اسے طواف عمرہ کہا جاتا ہے۔ حج تمتع کرنے والے اسی کی نیت کرتے ہیں۔

سعی: صفا سے مروہ جانا اور مروہ سے صفا واپس آنا اور میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان موجود سبز نشان والی جگہ کے درمیان دوڑا جاتا ہے اس جگہ کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

وقوف عرفہ: نو ذوالحجہ کو عرفات میں ظہر اور عصر میں سفری جمع تقدیم کرنا اور مغرب تک دعاؤں اور تلبیہ کہتے ہوئے ٹھہرنا وقوف عرفہ کہلاتا ہے۔

رمی: منیٰ میں جمرۃ اولیٰ، جمرۃ وسطیٰ اور جمرۃ کبریٰ کو 7،7 کنکر مارنا رمی کہلاتا ہے۔

ہدی: وہ جانور جسے حج میں قربانی کیلئے وقف کیا جائے۔

حلق: دوران حج 10 ذوالحجہ یا عمرہ کے بعد سر کے بال منڈوانا حلق کہلاتا ہے۔

تقصیر: دوران حج 10 ذوالحجہ یا عمرہ کے بعد خواتین کا تھوڑے سے بال کٹوانا یا مردوں کا حلق کروانے کی بجائے بال کٹوانا تقصیر کہلاتا ہے۔

بیت اللہ کیلئے مستعمل اصطلاحات:

کعبہ: مسجد حرام کے وسط میں واقع ایک عمارت جس کی طرف رخ کر کے مسلمان عبادت کرتے اور حج اور عمرہ کے لئے اس کے گرد چکر لگاتے ہیں۔

رکن: کعبہ کے ہر کونے کو رکن کہتے ہیں۔ کعبہ کے 4 کونے ہیں۔

رکن اسود: وہ کونہ جس میں حجر اسود نصب ہے اسے رکن اسود کہا جاتا ہے۔ یہ جنوب مشرق میں واقع ہے۔

رکن عراقی: جس کونے کے قریب بیت اللہ کا دروازہ ہے اسے رکن عراقی کہتے ہیں اور یہ شمال مشرق میں واقع ہے۔

رکن شامی: حجر اسود والے کونے کے بالکل مخالف سمت میں واقع رکن کو رکن شامی کہتے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو بیت اللہ اور بیت المقدس دونوں سامنے ہوتے ہیں۔ یہ کونہ شمال مغرب میں واقع ہے۔

رکن یمانی: ملک یمن جانب جو کونہ ہے اسے رکن یمانی کہتے ہیں، یہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔

حجر اسود: جنت سے آیا ہوا ایک پتھر جو رکن اسود میں نصب ہے۔ اس کیلئے حج یا عمرہ کرنے کرنے والا تقبیل، استلام اور اشارہ کا اہتمام کرتا ہے۔

ملتزم: بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی دیوار کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ ملتزم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لوگ اس سے لپٹ اور چمٹ کر دعائیں مانگتے ہیں۔

میزاب رحمت: رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان بیت اللہ کی چھت پر واقع پرنالہ کو میزاب رحمت کہتے ہیں۔

حطیم: رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان قوسی دیوار کا اندرونی حصہ حطیم کہلاتا ہے۔ یہ حصہ بیت اللہ کی حدود میں شامل ہے۔ طواف کرتے ہوئے اس کے باہر سے چکر لگانا واجب ہے۔ اس کے اندر سے چکر لگانے سے چکر شمار نہیں ہوگا۔

دیگر حج مقامات کیلئے مستعمل اصطلاحات:

مقام ابراہیم: بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے قبہ میں محفوظ ایک پتھر جس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشان موجود ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ یہ اللہ کی واضح نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

بئر زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے جنوب مشرق یا مقام ابراہیم کے جنوب میں تقریباً 21 میٹر کے فاصلے پر تہہ خانے میں موجود کنویں کو بئر زمزم کہتے ہیں۔ 1953ء تک زمزم کے کنویں سے پانی ڈول کے ذریعے نکالا جاتا تھا مگر اب مسجد حرام کے اندر اور باہر مختلف مقامات پر بذریعہ نل اور واٹر پمپ آب زمزم پہنچا دیا گیا ہے۔

صفا و مروہ: صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں جو بیت اللہ میں واقع ہیں، مگر اب وہ زمین کے باہر نظر نہیں آتیں بلکہ یہ جگہ سعودی حکومت کی طرف سے نمایاں کی گئی ہے۔ ان نمایاں کی گئی جگہوں یا دو پہاڑیوں کے درمیان حج اور عمرہ کے موقع پر سعی کے سات چکر لگائے جاتے ہیں۔

مسعیٰ: میلین اخضرین یعنی دو سبز نشانوں کے درمیان فاصلہ کو مسعیٰ کہا جاتا ہے۔ یہ جگہ دوڑ کر طے کی جاتی ہے۔

تنعیم: مکہ سے مدینہ منورہ جانے والے راستے پر تنعیم کے مقام پر حرم مکہ کی حدود ختم ہو جاتی ہیں، یہاں ایک مسجد ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے، اسے مسجد تنعیم بھی کہا جاتا ہے۔

آج کل بعض عمرہ کرنے والے یہاں سے احرام باندھ کر عمرے پہ عمرہ کرتے نظر آتے ہیں جو کہ صحیح نہیں۔

عرفات: یہ ایک میدان ہے جہاں 9 ذوالحجہ کو حج کا ایک اہم ترین رکن وقوف عرفہ ادا کیا جاتا ہے، اگر یہ رہ جائے

تو حج مکمل نہیں ہوتا۔

بطن عرفہ: یہ حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے، یہ مسجد نمرہ سے مغرب یعنی بیت اللہ کی جانب واقع ہے، یہاں وقوف جائز نہیں۔ اگر کسی نے صرف یہیں وقوف کیا عرفہ تک نہ پہنچا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔

جبل رحمت: میدان عرفات کے درمیان میں واقع ایک پہاڑ کو جبل رحمت یا جبل عرفہ کہتے ہیں۔ جبل رحمت پر ہی نبی کریم ﷺ کی اونٹنی قصواء حجۃ الوداع کے روز ٹھہری تھی۔

مزدلفہ: یہ منیٰ کے جنوب مشرق میں منیٰ اور عرفات کے درمیان میں واقع ہے۔ حج کے موقع پر 9 ذوالحجہ کو عرفات سے واپسی پر یہاں کھلے آسمان تلے ایک رات کیلئے قیام کیا جاتا ہے۔ مزدلفہ کی تین وجہ تسمیہ بیان کی جاتی ہیں۔ ① یہاں سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام ایک دوسرے سے ملے تھے۔ ② دوسری وجہ یہ کہ یہاں ③ نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ ④ تیسری وجہ یہ ہے کہ لوگ یہاں قیام کر کے قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عرفات سے واپسی پر مشعر حرام کے پاس ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

مازمین: عرفات اور مزدلفہ کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ عرفات سے مزدلفہ تشریف لاتے تھے۔

مشعر حرام: مزدلفہ کے مقام پر موجود مسجد کو مشعر حرام کہا جاتا ہے۔

وادی محسر: یہ وہ وادی ہے جہاں ابرہہ اپنے لاؤ لشکر سمیت تباہ و برباد ہوا تھا۔ یہاں حاجیوں کو تیز چلنے کا حکم ہے۔

منیٰ: پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک وسیع وادی جہاں مزدلفہ سے واپسی پر رمی اور قربانی جیسے افعال سر انجام دیئے جاتے ہیں۔ اس جگہ تین یا چار دن قیام کیا جاتا ہے۔

جمار: منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستون ہیں جنہیں حاجی کنکریاں مارتے ہیں، انہیں جمار کہا جاتا ہے۔

مسجد خیف: منیٰ میں واقع ایک بڑی مسجد کو مسجد خیف کہا جاتا ہے۔

ارکان حج:

ارکان رکن کی جمع ہے۔ ارکان حج کی تعداد 4 ہے اور اگر ان میں سے کوئی رہ جائے تو حج شمار نہیں ہوگا۔

1. احرام،
2. وقوف عرفات،
3. سعی صفا و مروہ،
4. طواف زیارت یا طواف افاضہ

ان میں اگر کوئی بھی رہ جائے تو حج نہیں ہوگا۔

واجبات:

حج کے سات واجبات ہیں۔ ان میں اگر کوئی رہ جائے تو دم دینا پڑتا ہے۔

① میقات سے احرام باندھنا، ② دن میں وقوف عرفہ کرنے والے کیلئے غروب آفتاب تک میدان عرفہ میں ٹھہرنا، ③ حجاج کو پانی پلانے اور بوڑھے وخواتین حجاج کا خیال رکھنے والوں کے علاوہ دیگر لوگوں کا ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا، ④ حجاج کو پانی پلانے اور بوڑھے وخواتین حجاج کا خیال رکھنے والوں کے علاوہ دیگر لوگ اگر مزدلفہ میں رات کے ابتدائی نصف حصہ میں آجائیں تو آدھی رات کے بعد تک مزدلفہ میں قیام کرنا، ⑤ کنکریاں مارنا، ⑥ بال منڈوانا یا کتروانا، ⑦ طواف وداع کرنا۔

اس کے علاوہ دیگر جتنے بھی حج کے اذکار، اقوال اور افعال ہیں یعنی: طواف قدوم، آٹھ اور نو ذوالحج کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنا، اضطباع کرنا، رمل کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا، صفا اور مروہ پہاڑی پر چڑھنا سب سنت ہیں۔ ان میں کوئی رہ جائے تو اس کی فضیلت یا اجر میں کمی واقع ہو جائیگی۔

رکن، واجب اور سنت کے افعال حج پر اثرات:

رکن، واجب اور سنت کے افعال حج پر اثرات میں فرق یہ ہے کہ کسی ایک رکن کے چھوٹ جانے پر حج شمار ہی نہیں ہوگا۔ واجب کے چھوٹ جانے سے حج تو شمار ہو جائیگا مگر اس شخص کو دم دینا پڑے گا، جبکہ سنت پر عمل چھوٹ جائے تو اس سے اجر میں کمی ہو جائیگی البتہ دم نہیں دینا ہوگا۔

عبادت میں نبی کریم ﷺ کی مشابہت اجر و ثواب میں زیادتی اور عمل کی قبولیت کو یقینی بنانے میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ حج بھی اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن اور ایک اہم ترین عبادت ہے۔ اس کی ادائیگی میں آپ ﷺ سے جتنی زیادہ مشابہت ہوگی وہ حج کی قبولیت اور گناہوں کی معافی کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمام حجاج کو نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے عین مطابق حج کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

مبارکباد

⊙ امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) اور ان کی پروقار ٹیم نے اسلام آباد میں حرمین شریفین کے لیے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے اور جس طرح اپنی جماعت کے منشور کو پوری دنیا پر اُجاگر کیا ہے وہ اپنی ایک جداگانہ اہمیت کا حامل ہے۔ ہم کامیاب کنونشن کے انعقاد پر اپنے معزز قائدین عمائدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا محمد شفیع امیر ضلع، مولانا محمد صدیق سلیم سینئر نائب امیر، مولانا محمد عبداللہ امجد تحصیل ناظم، مولانا حمید اللہ امیر تحصیل قصور، حکیم رضاء اللہ طالب ناظم تحصیل قصور، قاری محمد صدیق شاکر ضلعی نائب، قاری سعید انور بھٹی، عبدالجبار، میاں عبداللہ طاہر، میاں عبدالواحد، حاجی محمد خالد، حافظ محمد حنیف، پروفیسر محمد شفیق، خلیل الرحمٰن ثاقب، حکیم محمد اللہ و دیگر۔

منجانب: ظفر عباس نوید، ناظم نشر و اشاعت ضلع قصور

اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ''اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس'' میں جمعیۃ اساتذہ پاکستان نے بھرپور شرکت کی۔ ملک کے مختلف حصوں سے علماء کے ساتھ ساتھ اساتذہ نے بھی بھرپور شرکت کی۔ جمعیۃ اساتذہ پاکستان نے کانفرنس کے موقعہ پر اپنا سٹال بھی لگایا۔ جہاں پر جمعیۃ کا تعارف، کانفرنس کی تشہیر پر مشتمل پمفلٹ، بہت بڑی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔ ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے اساتذہ سے تعارف کیا اور ان کے نام اور فون نمبرز حاصل کیے۔ بہت سے استقبالیہ بینرز اور فلیکس بھی لگا رکھے تھے۔ سٹال میں مرکزی صدر حافظ عتیق اللہ عمر، لاہور ڈویژن کے سیکرٹری جنرل پروفیسر عبدالباسط ظہیر، ناظم دفتر محمد طارق جاوید اور حافظ اسامہ طارق نے بھرپور وقت دیا۔

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

وی پی آ رہا ہے

⊙ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

قربانی کا گوشت

تحریر: جناب حکیم محمد احمد سلیمی ایڈیٹر ماہنامہ "قومی صحت"

گوشت زیادہ کھانے اور محفوظ کرنے میں احتیاط

عید الاضحی کی آمد آمد ہے۔ یہ ایک مقدس فریضہ ہے ۔ پوری دنیا میں استطاعت رکھنے والے فرزندانِ توحید سنتِ ابراہیمی کی پیروی میں قربانی کرتے ہیں۔ عید قرباں ایسا تہوار ہے جس میں تقریباً سب لوگ گوشت کھاتے ہیں بلکہ مشاہدہ کی بات ہے کہ اس موقع پر زیادہ گوشت کھا جاتے ہیں۔ شہری زندگی میں تو پہلے ہی گوشت کے استعمال میں اضافہ ہو چکا ہے اور اس وجہ سے مختلف امراض کی شرح بھی بتدریج بڑھ رہی ہے۔ ماہرینِ غذائیت کے مطابق ایک تندرست شخص کو روزانہ 60 گرام گوشت کھانا چاہیے۔ بکثرت گوشت کھانے سے اسہال، معدے اور جگر کی بیماریاں، ہائی بلڈ پریشر اور نظام انہضام کی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس، معدہ، جگر اور گردوں کے امراض میں مبتلا افراد زیادہ گوشت کھانے سے گریز کریں۔

عید کے موقع پر عام طور پر کلیجی سب سے پہلے پکائی جاتی ہے ۔ لہٰذا کلیجی پکانے سے قبل اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کلیجی میں کہیں سوراخ یا چھالے وغیرہ تو نہیں یا اس کی رنگت خراب تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو اسے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ سری پائے کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ لوگ عموماً سری پایوں سے بال اتارنے کے لیے ویلڈنگ والی گیس سے انہیں جلاتے ہیں مگر جلد کے اندر بال موجود رہتے ہیں اور انسانی جسم میں ایسی کوئی رطوبت نہیں جو بالوں کو گلا سکے، چنانچہ ان بالوں کی وجہ سے انسان انتہائی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے لہٰذا سری پائے، کھال اتار کر استعمال کرنا چاہئیں۔

علاوہ ازیں گوشت کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے گوشت کھانے کے دوران سرکہ اور دہی کا استعمال اس کے مضر اثرات کو کم کر دیتا ہے۔ نیز گوشت کو سبزیوں اور دالوں میں ملا کر استعمال کرنے سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور صحت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گوشت پکانے کے لیے مصالحوں کا استعمال کم سے کم کرنا چاہیے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ گوشت ایک اہم غذا ہے اور ہماری خوراک کا لازمی جزو ہے تاہم اسے اعتدال کے ساتھ کھانا ہی صحت کے لیے مفید ہے۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کو بھی گوشت انتہائی مرغوب تھا مگر انہوں نے بھی گوشت کا استعمال کم کیا۔ لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں گوشت تو ضرور کھانا چاہیے مگر اعتدال کا دامن بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

ایک اور اہم نقطہ جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے وہ یہ کہ قربانی کرنے والے احباب ضرورت سے زائد گوشت محفوظ کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں اور اگر گوشت کو مناسب انداز میں محفوظ نہ کیا جائے تو ایسے گوشت کے استعمال سے بھی صحت کو کئی قسم کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ غذائی ماہرین کے مطابق گوشت خواہ قربانی کا ہو یا روزمرہ کا یہ خوراک کا وہ جزو ہے جسے جلد خراب ہونے والا کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ اس میں پانی کی مقدار کا زیادہ ہونا ہے جو کہ تقریباً 75 فیصد ہوتی ہے جبکہ عام اناجوں اور دالوں میں پانی کی مقدار صرف 15-10 فیصد تک ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی چیز کو زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنا ہو تو اس میں پانی کی مقدار ختم کر دی جاتی ہے۔ خشک اور تازہ دودھ کی مثال ہم سب کے سامنے ہے۔ تازہ دودھ چند گھنٹے جبکہ خشک دودھ کو کئی سالوں تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا گوشت کے لیے ضروری ہے کہ اسے قربانی کے فوری بعد (تین گھنٹوں کے اندر) استعمال کر لیا جائے یا پھر محفوظ کر لیا جائے۔ پانی، جراثیم کی من بھاتی غذا اور پنپنے کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے گوشت سے پانی ختم یا کم سے کم کیا جائے اس کے لیے اسے دھوپ میں سکھا لیں۔ چولہے پر خشک کر لیں یا پھر فریز کر لیں۔ اگر تینوں طریقے حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہوں تو گوشت کو خراب ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ اگر گوشت کو دھوپ میں خشک کرنا مقصود ہو تو خیال رکھیں کہ مکھیوں، کیڑوں اور گرد وغبار سے محفوظ رہے۔ کسی پتلی جالی یا کپڑے سے ڈھانپ دیں تو زیادہ اچھا ہے۔ پھر تیز دھوپ میں دو سے ڈھائی گھنٹے رکھیں، اس عمل سے گوشت میں موجود تمام پرٹین پگھل کر ایک تہ سی بنا دے گی جبکہ پانی کافی حد تک خشک ہو جائے گا اور گوشت محفوظ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ نمک اور سرکہ کے ذریعے بھی جراثیم کا داخلہ روکا جا سکتا ہے۔ مثلاً گوشت کو دھوپ میں لٹکانے سے پہلے اگر اس پر نمک کے ساتھ لیموں کا رس اور سرکہ چھڑک دیا جائے تو گوشت کو مزید عرصہ تک محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر دھوپ کم ہو تو گوشت کے پتلے پتلے قتلوں پر نمک اور دیگر مصالحے لگا کر اوون میں خشک کر کے بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ گوشت کو زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنے کا سب سے موثر طریقہ اسے فریز کر دینا ہے۔ کیونکہ گوشت کو جما دینے سے اس میں جراثیم کی نشوونما بالکل رک جاتی ہے۔ غذائی ماہرین کی متفقہ رائے ہے کہ فریز کیا ہوا گوشت عام طور پر تین ماہ تک محفوظ رہتا ہے۔ ہمارے ہاں چونکہ بجلی کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور طویل دورانیے کی لوڈشیڈنگ سے گوشت کی حالت متاثر ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہمارے ملک کے معروضی حالات میں جہاں لوڈ شیڈنگ معمول ہے گوشت کو خشک کر کے محفوظ کرنے کا طریقہ ہی بہتر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ فریزر سے گوشت نکالنے کے بعد وہ صرف اتنی دیر تک محفوظ رہتا ہے جب تک کہ اس میں سے برف مکمل پگھل نہیں جاتی۔ برف پگھلنے کی صورت میں اسے فوری طور پر پکا لینا بہتر ہے کیونکہ جیسے ہی برف پگھل جاتی ہے جراثیم گوشت پر تیزی سے حملہ کر دیتے ہیں اور زیادہ دیر ہونے کی صورت میں گوشت قابل استعمال نہیں رہتا۔ بہترین طریقہ یہی ہے کہ پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں استعمال کی جائیں جو روزمرہ کی ضرورت کے مطابق ہوں۔ ہمارے ہاں عام طور پر خواتین جلدی میں یا لاعلمی میں گوشت کو بڑی بڑی تھیلیوں میں ڈال کر فریزر میں رکھ دیتی ہیں۔ ایک مرتبہ برف پگھلنے کے بعد دوبارہ گوشت کو فریز کرنا حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی ہے۔ ایک اور بات انتہائی اہم ہے وہ یہ کہ گوشت تقسیم کرنے یا وقتی طور پر محفوظ کرنے کے لیے اخباری کاغذ ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ماہرین کے مطابق اخباری کاغذ کی روشنائی میں سیسہ ہوتا ہے جو کہ انسانی صحت کے لیے خطرناک ہے۔

☆☆☆☆☆

شام میں اہل سنت کی نسل کشی

تحریر
جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر

شام میں جاری خانہ جنگی میں اب تک لاکھوں مرد وزن قتل ہو چکے ہیں۔ اربوں کی املاک تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ خاص کر سب سے زیادہ نقصان اہل سنت مسلمانوں کا ہوا ہے۔ ان کے بڑے شہر حلب، حمص اور ادلب کو نیست نابود کر دیا گیا ہے۔ اس کا کربناک پہلو یہ ہے کہ روس نے کارپٹ بمباری کر کے ہزاروں افراد جن میں خواتین اور بچوں کی بہت بڑی تعداد کو قتل کیا اور اس تباہی و بربادی میں پیش پیش ایران ہے۔ اس نے اب اپنے ہوائی اڈے بھی روس کو دے دیئے ہیں تاکہ وہ مزید بمباری کر سکے اور بچے کھچے اہل سنت مسلمانوں کا قتل عام کر دے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بدقسمتی سمجھئے کہ پاکستان میں ذرائع ابلاغ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کا آقا دولت ہے۔ مال و دولت کے لالچ میں یہ لوگ اپنی ماں بہن کو بھی ننگا دیکھتے ہیں۔ شام کے مظلوم مسلمانوں کی خبر ان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ اس ظلم کے خلاف کسی جگہ کوئی آواز نہیں اٹھ رہی اور نہ ہی کوئی ظالم کا ہاتھ روکنے والا ہے۔ کس بے دردی سے عوام کی رہائش گاہوں، سکولز اور ہسپتالوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر جو تصاویر اپ لوڈ ہو رہی ہیں کوئی بھی صاحب انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ خاص کر معصوم بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں آدھے دھڑ، بے یارو مددگار اور بے کفن لاشوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ کبھی کسی حکومت نے مذمتی بیان بھی جاری کیا ہو اور اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہو یا مظلوموں کی مدد کی پیشکش کی ہو۔ اقوام متحدہ امریکی لونڈی کا کردار ادا کر رہا ہے اور روس ایران شام گٹھ جوڑ پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، اس قدر خاموشی کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ان تینوں ممالک کے منہ کو مظلوم مسلمانوں کا خون لگا ہوا ہے اور روس تو اپنی بربادی اور تباہی کا بدلہ لے رہا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ افغانستان سے شرمناک شکست کے بعد وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا اور اب اسے موقعہ ملا ہے۔ لہذا وہ انتقام کی آگ میں اندھا ہو گیا ہے اور اندھا دھند بمباری کر رہا ہے۔ ایران جو ہمیشہ سنی مسلمانوں کا دشمن رہا ہے، وہ بھی قتل و غارت میں بھرپور شریک ہے اور لاکھوں مسلمانوں کے قتل پر بھی اسکی تسلی نہیں ہوئی۔ لہٰذا اب اپنے ہوائی اڈے روس کو دے دیئے ہیں۔ اپنے تازہ بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف نہیں۔ خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لیے آگ اور خون کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ ایران نے نوشتہ دیوار نہیں پڑھا۔ وہ کبھی بھی اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہو گا۔ وہ جو چاہے کر لے

شام مبارک سرزمین ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کے لیے جو اہل توحید اور صحیح العقیدہ ہیں۔ مشرک اور بدعتیوں کے لیے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ شام کے فضائل میں متعدد احادیث موجود ہیں۔

ناکامی و نامرادی اس کا مقدر ہے۔ شام صحیح العقیدہ مسلمانوں کا مرکز ہے اور رہے گا۔ یہاں باطل عقائد اور یہود و نصاریٰ کے گماشتوں کی کبھی بھی حکومت نہیں رہے گی۔ اگرچہ وقتی طور پر یہ آزمائش آئی ہے اور اللہ تعالیٰ دیگر مسلمانوں کو آزما رہے ہیں۔ یہ دن بدلتے رہیں گے۔ فرمایا

﴿إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾

ہمیں امید ہے کہ اور بہت جلد یہ دن تبدیل ہو جائیں گے۔ اس لیے کہ ظلم پر مبنی حکومت کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ان الله يقيم الدولة العادلة وان كانت كافرة ولا يقيم الدولة الظالمة وان كانت مسلمة.]

عدل وانصاف کرنے والی حکومت قائم رہے گی اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اور نا انصافی، ظلم وزیادتی کرنے والی حکومت کبھی قائم نہیں رہ سکتی خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ شام میں قائم بشار الاسد کی حکومت ظالم بھی ہے اور غیر مسلم بھی، اس لیے اس کا جانا یقینی ہے۔ صبح گیا یا شام گیا، اس کے حلیف کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ ان کی رسوائی اور ذلت آمیز شکست یقینی ہے۔ ان شاء اللہ۔ روس پہلے افغانستان سے دھتکارا گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا، وہ آج تک اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔ اب کی بار اس سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہوگا اور اس کا اپنا نام ونشان مٹ جائے گا۔

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾

شام مبارک سرزمین ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کے لیے جو اہل توحید۔ اور صحیح العقیدہ ہیں۔ مشرک اور بدعتیوں کے لیے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ شام کے فضائل میں متعدد احادیث موجود ہیں جن میں چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا:

[اذا افسد اهل الشام فلا خير منكم لا تزال طائفة من امتى منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة]

صاحب الترمذی اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ وہ اہل الحدیث ہیں۔

دوسری روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[انى رايت الملائكة فى المنام أخذوا عمود الكتاب فعمدوا به الى الشام فاذا وقعت الفتن فان الايمان بالشام]

اگر فتنے کے دور میں ایمان شام میں ہوگا تو جان لینا چاہیے کہ وہ ہی ایمان سے مالا مال ہیں۔ جن پر آج روس اور اس کے حواری بم برسا رہے ہیں یعنی ایران اور خود بشار الاسد۔ ظاہر بات ہے کہ روس تو بلاشبہ کافر اور بے ایمان ہے، اس لیے تو وہ اہل ایمان کو قتل کر رہا ہے۔ تو

باقی صفحہ 8 پر

یادِ رفتگان

ماسٹر حبیب اللہ کا انتقال ملال

تحریر
جناب مولانا محمد یوسف انور

ہمارے دیرینہ دوست ماسٹر حبیب اللہ مؤرخہ ۱۵ اگست کی صبح قریباً ۷۸ برس کی عمر میں چند روز کی علالت کے بعد عارضۂ دل کے باعث انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسی شام بعد نماز مغرب کمال آباد کے قبرستان میں ان کی نماز جنازہ الشیخ المکرم مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے پڑھائی' جس میں ہزاروں کی تعداد میں مرحوم کے عزیز واقارب کے علاوہ احباب نے شرکت کی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام' طلبہ اور تاجروں کی بھاری تعداد میں شرکت مرحوم کی اخلاقی برتری' ہر دلعزیزی اور دینی رشتہ کی بنیاد تھی۔ جنازہ کیا تھا' محبت واخوت اسلامی کا ایک خاموش مظاہرہ تھا۔

ہماری نوعمری میں یہ کوئی ۱۹۵۳ء کے اواخر کی بات ہو گی کہ مسجد مبارک منٹگمری بازار میں حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نمازِ جمعہ کے بعد انہی کی تجویز پر ہم چند نوجوان جمع ہوئے جن میں ماسٹر حبیب اللہ' چوہدری عبدالخالق چیمہ' حکیم عبدالستار' حاجی عبدالستار' حاجی بشیر احمد اور چند دوست مزید تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے ہمیں ترغیب دی کہ مسلک کی تبلیغ اور قرآن وسنت کی اشاعت وترویج کے لیے نوجوانوں کی ایک تنظیم بنائیں۔ چنانچہ حافظ صاحب ہی نے تنظیم کا نام ''شبان اہل حدیث'' تجویز فرمایا۔ پھر یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ..... لوگ آتے گئے اور قافلہ بنتا گیا

چند دنوں بعد بیسیوں نوجوان جمعیت شبان اہل حدیث میں شمولیت کر چکے تھے۔ ان سطور کے راقم کو صدر بنایا گیا اور ماسٹر صاحب کو سیکرٹری جنرل' حاجی عبدالقادر مربہ والے (حافظ محمد یونس ربانی کے والد) ناظم مالیات طے ہوئے۔ میاں عبدالکریم سیکرٹری اطلاعات منتخب کیے گئے۔ اپریل ۱۹۵۴ء کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بڑی کانفرنس دھوبی گھاٹ کے میدان میں منعقد ہوئی تھی۔ شہری جمعیت کے ناظم مولانا عبیداللہ احرار کی سرپرستی میں شبان اہل حدیث کے ان نوجوانوں نے کانفرنس کے انتظامی امور کو باحسن انجام دیا۔ اسی موقع پر جامعہ سلفیہ کی اساس وبنیاد بھی ہمارے اسلاف واکابر نے رکھی اور اسی کانفرنس کے پرمسرت موقع پر ایڈیٹر ''الاعتصام'' مولانا محمد اسحاق بھٹی (مرحوم) سے ہماری شناسائی ہوئی جو گہری دوستی میں بدل گئی۔ وہ دور امن وامان کا دور تھا' فرقہ وارانہ اختلافات نہیں ہوتے تھے جن کی وجہ سے شہر کے بیشتر مقامات گلی محلوں اور پارکوں میں جلسے ہوتے تھے۔ بریلوی حضرات کی تنظیم فدایان رسول ﷺ تھی۔ اس تنظیم کی محفل یا جلسہ شہر کے جس مقام پر بھی ہوتے اگلے روز ہم وہاں جلسہ منعقد کرتے۔ جھگڑے یا فتنہ وفسادات اور فرقہ وارانہ لڑائیوں سے یہ جلسے یکسر خالی ہوتے۔ وعظ وتذکیر بھرپور ہوتی۔ انہی دنوں مولانا محمد صدیق (مرحوم) بھی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں بطور خطیب تشریف لائے۔ ہر جلسہ میں مولانا محمد صدیق (مرحوم) اور ان کے ہمراہ ایک بیرونی مقرر حافظ محمد اسماعیل روپڑی اکثر اور کبھی کبھار مولانا علی محمد صمصام' مولانا محمد یحییٰ حافظ آبادی' مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی' مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح' مولانا حافظ عبدالحق صدیقی' مولانا عبداللہ گورداسپوری اور مولانا احمد حسین گکھڑوی رحمہم اللہ خطاب فرماتے۔ مقامی طور پر مولانا عبدالعزیز راشد' مولانا محمد احمد صدیقی' قاری عبدالحفیظ' مولانا محمد رفیق مدن پوری اور مولانا عبدالغفور ناظم آبادی بھی شرکت کرتے۔

الغرض ماسٹر حبیب اللہ رحمہ اللہ کے دل ودماغ میں جماعتی ترقی اور علماء کی خدمت کا جذبہ وولولہ ہم سے کہیں زیادہ دیکھنے میں آتا۔ وہ شبان اہل حدیث کے امور' گھریلو ذمہ داریوں اور سکول ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ انتہائی متواضع' زہد وتقویٰ اور بہادرانہ طاقت کے مالک تھے۔

چوک گھنٹہ گھر میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی' حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی' مولانا محمد حسین شیخوپوری' سید ابوبکر غزنوی اور مولانا سید عبدالغنی شاہ آف کامونکے رحمہم اللہ۔ ان حضرات کی تقریریں تین چار ماہ بعد گھنٹہ گھر چوک میں بڑی شان وشوکت سے ہوتی تھیں۔ دھوبی گھاٹ میں سالانہ تین روزہ کانفرنس کا اہتمام الگ کیا جاتا جن میں مولانا محمد رفیق خاں پسروری' مولانا حافظ محمد شریف سیالکوٹی' مولانا محمد عبداللہ ثانی خاص طور پر مدعو ہوتے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ جب میدان تبلیغ میں آئے تو ان اجلاسوں کے بڑے خطیب ومقرر وہی ہوتے۔ ظاہر ہے کہ ان تمام چھوٹے بڑے پروگراموں کی تشکیل وانعقاد میں سب سے بڑا اور نمایاں کردار ہمارے سیکرٹری جنرل ماسٹر حبیب اللہ کا ہوتا تھا۔ میاں عبدالکریم تانگہ پر سپیکر باندھ کر شہر میں خوب اعلان کرتے' ان کی آواز میں طنطنہ اور بے حد جوش وجذبہ ہوتا جسے بہت سراہا جاتا۔ ہماری ان کانفرنسوں اور تبلیغی وتنظیمی اجلاسوں کی کارروائیاں مولانا محمد اسحاق بھٹی (مرحوم) ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں شہ سرخیوں سے شائع کرتے جن سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی اور شہر شہر تحصیل وقصبہ جات میں شبان کی تنظیمیں قائم ہوتی چلی گئیں۔

مارچ ۱۹۶۳ء کی ہماری سالانہ کانفرنس نہایت عظیم الشان اور تاریخی نوعیت کی حامل تھی جس کی صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث مولانا سید محمد داود غزنویؒ نے فرمائی۔ چوٹی کے مقررین اور اہل علم وفضل میں مولانا سید بدیع الدین شاہ (پیر آف جھنڈا شریف) مولانا قاری عبدالخالق رحمانی (کراچی)' علامہ محمد یوسف کلکتوی (کراچی)' مولانا محمد اسماعیل سلفی' مولانا محمد حنیف ندوی' مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی' مولانا عبدالمجید سوہدروی' مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی' مولانا محمد اسماعیل ذبیح' مولانا سید عبدالغنی شاہ کامونکے اور مولانا عبدالمجید گرنتھی رحمہم اللہ ودیگر زعماء تشریف لائے۔ اتوار کے روز صبح کا اجلاس مولانا محمد حنیف ندوی کی صدارت میں منعقد کیا گیا جس میں پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ' پروفیسر غلام احمد حریریؒ' علامہ پروفیسر ساجد میر' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ نے خطاب کیا جنہیں وقت

کے لحاظ سے اہم موضوعات دیئے گئے تھے۔ شب وروز کے سارے اجلاس نہایت کامیابی وخوش اسلوبی لیے ہوئے تھے۔ دھوبی گھاٹ کے تمام میدان کو شامیانوں' کرسیوں سے بھرا گیا تھا اور اردگرد مجلس استقبالیہ' ابتدائی طبی امداد اور اضلاع کے نمائندگان کی آرام گاہیں اور دفاتر وغیرہ بنائے گئے تھے جنہیں دیکھ کر مولانا غزنوی بہت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے لاہور جاتے ہی میرے نام' ماسٹر حبیب اللہ کے نام اور قاضی محمد اسلم سیف کے نام خطوط لکھے اور تحسینی وتعریفی کلمات کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبران کے طور پر اپنے دستوری اختیارات کے تحت ہمیں نامزد کیا گیا۔ اس زمانے میں صرف ڈیڑھ صد کے قریب ملک بھر سے ارکان شوریٰ تھے جن میں ہمیں بھی یہ اعزاز دیا گیا۔ مولانا غزنویؒ نے خصوصی طور پر لکھا کہ آپ کارکنان میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ مستقبل میں مسلک اور ملک وملت کی بہتر کارکردگی دکھا سکیں گے۔ ماسٹر صاحب نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰ میں جماعتی پالیسی کے مطابق مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

ہمارے رفیق جماعت ماسٹر حبیب اللہ لائل پور کاٹن ملز کے ہائی سکول سمندری روڈ میں ٹیچر تھے۔ سکول سے فارغ ہو کر سائیکل پر باقی دن جماعتی سرگرمیوں میں گذارتے۔ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کے نیچے شبان کے دفتر کی دیکھ بھال بھی کرتے۔ تبلیغی پروگراموں کو ترتیب دیتے اور علمائے کرام کی آمد ورفت میں ان کی مناسب رہنمائی وخدمات بھی انجام دیتے۔ مدت العمر تک ماسٹر صاحب جامعہ سلفیہ کے محاسب کے طور پر بھی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنسیں جو برسوں پیشتر لاہور' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' راولپنڈی' ملتان اور فیصل آباد منعقد ہوئیں ان میں انتظامات کے لیے شبان اہل حدیث پر مرکزی اکابرین اعتماد کرتے اور انہیں اہم ترین ڈیوٹیاں دی جاتیں۔ ہمارے پچاس ارکان باوردی ماسٹر فتح محمد سالار کی سربراہی میں ان کانفرنسوں میں نمایاں نظر آتے۔

۱۹۷۴ء کے لگ بھگ جب مولانا محمد طیب معاذ اور شیخ بشیر احمد چیمہ وطنی سے فیصل آباد آگئے تو شبان اہل حدیث میں پہلے سے بڑھ کر توانائی دیکھنے میں آئی اور مسلک کی تبلیغ وتنظیم کے کاموں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پروفیسر ایس ایم شریف' حاجی غلام مصطفیٰ جیسے نوجوان بھی شامل تنظیم ہوئے۔ حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے جب اہل حدیث یوتھ فورس کے نام سے نوجوانوں کی تنظیم بنائی تو شبان اہل حدیث کو اس میں مدغم کر دیا گیا۔ بحمد اللہ! آج مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دوش بہ دوش اہل حدیث یوتھ فورس ایک فعال اور مضبوط کردار ادا کر رہی ہے۔

مسلکی تبلیغ اور جماعتی کارناموں کا ایک طویل تسلسل دماغ میں تازگی پیدا کر رہا ہے اور کئی یادیں گردش کر رہی ہیں۔ الغرض ماسٹر حبیب اللہ رحمہ اللہ کے دل ودماغ میں جماعتی ترقی اور علماء کی خدمت کا جذبہ وولولہ ہم سے کہیں زیادہ دیکھنے میں آتا۔ وہ شبان اہل حدیث کے امور' گھریلو ذمہ داریوں اور سکول ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ انتہائی متواضع' زہد وتقویٰ اور بہادرانہ طاقت کے مالک تھے۔ نماز پنجگانہ نہ صرف باجماعت ادا کرتے بلکہ تکبیر اولیٰ کے حصول کے لیے سارے ان پروگراموں پر ترجیح دیتے۔ اخلاق وکردار اور ہمدردی وایثار' نیک طینت ونیک اطوار جیسی خوبیوں اور خصائل حمیدہ کا وہ مجسمہ تھے۔ کچھ عرصہ سے علالت اور مختلف عوارضات کے سبب وہ گوشہ نشین سے ہو گئے تھے۔ تاہم ان کی محبت والفت اور مہربانی تھی کہ دو چار ہفتوں بعد راقم سطور ہذا کے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور جماعتی گذری سرگزشتیں دہراتے۔ میرے والدین کے لیے دعائیں کرتے جو ان سے بیٹوں جیسا پیار وسلوک کرتے تھے اور خود میرے لیے صحت وعافیت کی دعائیں کرتے جن سے بڑا حوصلہ ہوتا۔

ماسٹر صاحب کی اولاد واحفاد بحمد اللہ متشرع اور خوشحال ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سانحہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اللہ تعالیٰ ماسٹر صاحب کی حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں مقام رفعت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

کانگو وائرس اور سنت ابراہیمی سے دور رکھنے کی مہم

عید الاضحیٰ قریب آتے ہی دنیا بھر سمیت پاکستان میں بھی کانگو وائرس کے پھیلاؤ کی افواہیں بھرپور طریقے سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ آج مویشی منڈی جانے کا اتفاق ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خریداروں کے لئے کسی بھی قسم کی انتظامات کی بجائے جانوروں کے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی بڑی تعداد موجود ہے۔ سرکاری اہلکار کانگو وائرس کے حوالے سے بھاگ دوڑ کرتے نظر آتے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کہ آنیوالے چند دنوں میں کانگو وائرس ہمارے ملک کا گرم ترین موضوع بننے والا ہے۔ پنجاب میں بچوں کے اغواء کی وارداتوں اور گزشتہ سالوں کے دوران ڈینگی کی طرح اب ہر قسم کی ہلچل کانگو وائرس کے حوالے سے ہوگی۔ میڈیا پر بھی بھرپور مہم چلائی جا رہی ہے کہ یہ وائرس جانوروں سے پھیلتا ہے اس لئے قربانی کے جانوروں کے حوالے سے ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا درس دیا جا رہا ہے۔ کسی کو کانگو بیماری کے وجود سے انکار نہیں لیکن عید الاضحیٰ کے قریب اس کی تشہیر اور افواہوں نے چند شکوک وشبہات کو بھی جنم دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پولیو کی طرح پاکستان کو کانگو کے حوالے سے شدید قسم کے عالمی دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب عالمی اداروں کی ہی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں کروڑوں لوگ ہیپاٹائٹس کے مریض ہیں، ڈائریا سے بھی کروڑوں لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ زچگی کے دوران لاکھوں خواتین ہر سال جان کی بازی ہار جاتی ہیں۔ صاف پانی دس فیصد لوگوں کو بھی میسر نہیں جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ لیکن کوئی بھی عالمی ادارہ پاکستانیوں کی صحت کو درپیش ان مسائل کے لئے ایک ڈالر بھی دینے کو تیار نہیں جبکہ پولیو کے لئے اربوں کے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں جس کے مریض کبھی بھی چند درجن سے زائد نہیں رہے۔ اب کانگو وائرس کے پھیلاؤ کا چرچا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب میڈیا پر ڈاکٹرز ہر وقت ان خطرات سے آگاہ کر رہے ہوں گے جو کانگو وائرس سے پھیلتے ہیں تو بہت سے صحت وصفائی کے حوالے سے وہم کا شکار گھرانے فوری طور پر اس بار سنت ابراہیمیؑ کے بغیر ہی عید منانے کا پکا ارادہ کر لیں گے۔ علمائے کرام کو بلا کر اس قسم کے سوالات پوچھے جائیں گے کہ کیا جان کو خطرہ لاحق ہو تو قربانی جیسی عبادت کرنی چاہیے؟۔ ظاہر ہے اس سوال کا جواب کیا دیا جا سکتا ہے۔ سیکولر ذہنیت کے زیر اثر پہلے ہی ہمارے ہاں بہت سے نام نہاد سکالرز اس بات کی تلقین کرتے پائے جاتے ہیں کہ جانوروں کو ذبح کرنے کی بجائے پیسے غریبوں میں بانٹ دیئے جائیں یا کسی غریب کا گھر بسا دیا جائے۔ ہاں البتہ انہیں ایسا خیال کسی فیشن شو، نیو ائیر نائٹ یا ایسے ہی مہنگے تہواروں کے موقعے پر نہیں آتا۔ حیران کن بات یہ بھی ہے کہ کانگو کے اب تک جو کیس سامنے آئے ہیں وہ بڑے شہروں سے ہیں۔ کتنا عجیب ہے کہ وہ گڈریے اور مویشی پالنے والے جو کہ چوبیس گھنٹے ان میں رہتے ہیں ان کو کانگو وائرس متاثر نہیں کرتا بلکہ شہر کے ماحول میں جیسے ہی وہ جانور کسی گھرانے میں پہنچتا ہے تو اس کی خواتین اور خصوصاً بچوں کو کانگو وائرس متاثر کر دیتا ہے۔ کسی پر الزام ٹھیک نہیں لیکن کچھ ایسے اداروں اور کمپنیوں کے بارے بھی چھان بین ہونی چاہیے جو بڑی تشہیری مہم چلاتی ہیں کہ بس پیسے ہمیں دیں اور قربانی کا گوشت لے جائیں بغیر کسی مشقت کے۔ کسی بیماری کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن کروڑوں کی آبادی میں صرف چند کیس سامنے آنے پر افواہوں کے ذریعے اگر ڈر وخوف کی فضاء قائم کر دی جائے تو اسے بھی عقلمندی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے لیکن ایک انجانے وہم اور نفسیاتی مرض میں مبتلا ہو جانا بھی ٹھیک نہیں۔ ایسے میں اگر سنت ابراہیمیؑ سے ہی اجتناب کر لیا جائے۔ قربانی کے جانوروں کو گھر لانا، بچوں کا کھیلنا، سنت رسول ﷺ کی ادائیگی کے مقدس جذبات، غریبوں کے گھروں تک گوشت پہنچانا، خواتین کا قربانی میں شریک ہونا، گوشت کو پکا کر اخوت وصلہ رحمی کے فروغ کے لئے دعوت دینا، غرض بہت کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جو ہماری عید الاضحیٰ کو خوشیوں سے بھرپور بنا دیتا ہے۔ خدشہ ہے کہ ایک انجانے خوف کے تحت اور افواہوں کے زیر اثر قربانی کے جانوروں سے دور رہنے کی تلقین ہم سے زندگی کی بہت سی خوشیاں چھین لے گی۔ معاشرے میں اس حوالے سے آگاہی دینے کی ضرورت ہے اور یہ ہر اس کا فرض ہے کہ جسے سنت ابراہیمیؑ اور نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ سے محبت ہے۔۔۔ پیارے پاکستانی مسلمانو! اس بار ذرا ہوشیار رہنا! (پروفیسر عاصم حفیظ)

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی کالا باغ آمد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام 21 اگست بروز اتوار جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں زیر صدارت حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر اور زیر نظامت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم عظیم الشان اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں امام قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے علاوہ عالم اسلام کی بین الاقوامی شخصیات' کئی ممالک کے سفراء اور پاکستان کے مذہبی وسیاسی قائدین نے خطاب فرمایا۔ جماعتی احباب نے احساس ذمہ داری سے بھر پور شرکت کر کے کانفرنس کو چار چاند لگائے کہ کنونشن سنٹر تنگی داماں کی شکایت کر رہا تھا۔ کانفرنس کی بے مثال کامیابی سے ہر بزرگ وجواں انتہائی خوش وخرم تھا' باہمی مبارکبادوں کا تبادلہ ہو رہا تھا تو پروگرام کے اختتام پر شرکاء کانفرنس واپس اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے کہ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور نائب ناظم اعلیٰ حافظ محمد یونس آزاد نے کنونشن سنٹر کے ارد گرد علاقہ جات کا رخ کیا اور 22 اگست بروز سوموار کو ہمارے ہاں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کالا باغ میں نماز عصر ادا کی۔ چونکہ بٹ صاحب نے اپنی آمد کی اطلاع پہلے ہی بذریعہ فون کر دی تھی لہٰذا دیگر عہدیداران اور ذمہ داران بھی پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز عصر کی امامت حضرت حافظ آزاد صاحب نے کی۔ بعد نماز عصر مولانا شیخ عتیق الرحمٰن سینئر نائب امیر ضلع ایبٹ آباد نے مہمانوں کی آمد کا مقصد بیان فرمایا اور حضرت حافظ محمد یونس آزاد کو خطاب کی دعوت دی۔ پروگرام کی صدارت شیخ الحدیث مولانا علامہ محمد یوسف سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ایبٹ آباد نے فرمائی۔ مرکزی جامع مسجد کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت حافظ محمد یونس آزاد نے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا جس سے تنظیمی وابستگی' مسلسل جد وجہد اور دنیا وآخرت کی کامیابی کی طرف رغبت ملتی تھی۔ ان کے بعد مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کو گفتگو کے لیے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ لمبی چوڑی بات نہیں' ہم تو آپ کو اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس کی کمال کامیابی پر مبارکباد اور شکریہ ادا کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں اور مرکزی کانفرنس جس کا اعلان سینئر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے تحفتاً فرمایا۔ اس کی دعوت دینے آئے ہیں کہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر مرکزی کانفرنس میں تشریف لائیں اور آج ہی سے اس کی کامیابی کے لیے جہد مسلسل کا آغاز فرما دیں۔ ہم بھی ان شاء اللہ دوبارہ حاضری دیں گے جس کا پروگرام آپ کے صوبہ خیبر پختون خواہ کے امیر الشیخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی سے عید کے بعد طے ہو چکا ہے۔ باضابطہ خطاب کے مطالبہ پر وقت کی نزاکت کے پیش نظر مولانا نعیم بٹ صاحب نے کہا کہ میں آپ کو ایک قیمتی فارمولا اور نسخہ پیش کرتا ہوں' اس کی تفصیل سوچتے رہیں تو ایک طویل تقریر بھی بن جائے گی اور دنیا وآخرت بھی سنور جائے گی۔ ان شاء اللہ! انہوں نے پر جوش لہجے میں فرمایا:

کفر کے ظلمت خانے میں نورِ خدا پھیلاتا جا
غیر اللہ کی گردن پر لا کی تیغ چلاتا جا
تو تکبیر کے نعروں سے سب کا لہو گرماتا جا
حاکم ہے صرف اک اللہ دنیا کو سمجھاتا جا
امن فقط اسلام میں ہے گر کی بات بتلاتا جا
موت سے ڈر کر جینا کیا موت سے آنکھ لڑاتا جا
خار چبھے تو آہ نہ کر آگے پیر بڑھاتا جا
مظلوم کا ساتھ نہ چھوڑ ظالم سے ٹکراتا جا
جان بچے یا چلی جائے تو ایمان بچاتا جا

پروگرام کے اختتام پر مولانا علامہ محمد یوسف صاحب' مولانا شیخ عتیق الرحمٰن' مولانا طاہر گل' جنرل سیکرٹری AYF ایبٹ آباد' سردار شکور خان چیئرمین مصالحتی کمیٹی تھانہ ڈونگا گلی وناظم مرکزیہ گلیات نے مہمانان گرامی کو دعاؤں سے رخصت کیا۔

.....

عظمت حرمین شریفین کانفرنس پر مبارکباد

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے قائدین پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' مولانا محمد نعیم بٹ' مولانا میاں محمود عباس' مولانا مبشر احمد مدنی' قاری محمد عزیر' پروفیسر سعید کلیروی' حافظ عمران عریف' مولانا محمد ابرار ظہیر' مفتی کفایت اللہ شاکر' مولانا احمد یار صدیقی' مولانا اسلم جویہ ودیگر نے اسلام آباد میں منعقد ہونے والی اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کی فقید المثال تاریخی کامیابی پر امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے)' الشیخ علی محمد ابوتراب سمیت مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے تمام منتظمین کانفرنس' علامہ عبدالعزیز حنیف' سید عتیق الرحمٰن شاہ' مولانا کاشف نواز رندھاوا کو مبارکباد دی ہے اور ان تمام ضلعی' شہری وتحصیلی ذمہ داران مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس' اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کو کانفرنس وکارکنان کی کامیابی میں بھر پور کردار ادا کرنے پر خراج تحسین بھی پیش کیا ہے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی' ناظم دفتر پنجاب

حج کے لیے روانگی

⊙ چیف ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی وقار احمد اعوان فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے 2 ستمبر بروز جمعہ حجاز مقدس روانہ ہو گئے۔ ان کی واپسی 21 ستمبر کو ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوران سفر اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان کی حاضری مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین!

منجانب: سلمان جمیل' نمائندہ پیغام ٹی وی گوجرانوالہ

شیڈول خطبات جمعۃ المبارک

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام جامع مسجد قباء صابر کالونی ساہیوال میں مندرجہ ذیل علماء کرام خطبات جمعہ دیں گے:

9 ستمبر..... مولانا حافظ عبید الرحمٰن یزدانی آف حویلی بہادر شاہ
16 ستمبر..... مولانا قاری ناصر وقار آف عارفوالہ
23 ستمبر..... مولانا قاری سعید الحسن اسد آف چوہنگ لاہور
30 ستمبر..... مولانا محمد اشرف غیور آف ٹبہ سلطان پور وہاڑی

منجانب: قاری محمد حسن سلفی بانی ومہتمم جامع مسجد ہذا

ضرورت خطیب، قاری ومدرس

⊙ جہانیاں شہر میں مرکز عبداللہ کے لیے ایک اچھے خطیب اور قاری مدرس امام کی ضرورت ہے۔ خواہش مند آنے سے پہلے موبائل پر رابطہ فرمائیں۔ رابطہ: 0333-7651636

ڈاکٹر نوید اکبر' منتظم اعلیٰ مرکز عبداللہ' جہانیاں

ساہیوال میں ''الاحسان'' ہاسٹل کا قیام

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام ساہیوال کے کالجز اور یونیورسٹیز میں دوسرے علاقوں سے آنے والے جماعتی وتنظیمی اہل حدیث طلبہ کے قیام کے لیے فری الاحسان ہاسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ پاکیزہ ماحول' پنجگانہ نماز کا باجماعت اہتمام اور ترجمہ قرآن کی کلاس بھی ہوگی۔

رابطہ: قاری محمد حسن سلفی' جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال
0300/0321/0313-9472384

جناب آصف کمال کو صدمہ!

⊙ گذشتہ دنوں الائیڈ بنک نمبر مارکیٹ لاہور کے مینیجر جناب آصف کمال کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ میانی صاحب قبرستان میں ادا کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد عمران مجاہد' مرکز اہل حدیث لاہور

قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور ومینیجر ہفت روزہ اہل حدیث کا دورہ

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے امیر وناظم نے لاہور کے چھ ٹاؤنز کا ایک ہی دن دورے کا پروگرام بنایا' اس کے ساتھ ہی دورے پر جانے کے لیے وفد بھی تشکیل دے دیا۔ وفد میں پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی سرپرست اعلیٰ' پروفیسر شہباز حسن ناظم تعلیمات' پروفیسر مطیع اللہ باجوہ نائب امیر لاہور' پروفیسر ابراہیم سلفی ناظم طبع وتالیف لاہور' قاری عبدالمتین اصغر امیر' حکیم عبداللطیف مدنی ناظم' مولانا شیخ محمد فیاض نائب ناظم' حاجی طارق محمود چوہدری چیئرمین شعبہ خدمت خلق' رانا عبدالوحید ناظم شعبہ تعلقات عامہ شامل تھے۔ تاہم حاجی طارق محمود اور رانا عبدالوحید بوجوہ شرکت نہ کر سکے۔ البتہ حافظ محمد یٰسین طٰہٰ مینیجر ہفت روزہ اہل حدیث خصوصی طور پر اور مولانا عبدالرحمٰن کاظمی ناظم واہگہ ٹاؤن شامل وفد ہوئے۔ یاد رہے کہ یہ دورہ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے مجوزہ ''الطاف انڈیا مردہ باد'' مظاہرے (جس میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر' مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ' حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر AYF پاکستان' حافظ فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری AYF پاکستان اور دیگر قائدین خطابات فرمائیں گے۔) اور توسیع اشاعت ہفت روزہ اہل حدیث کے سلسلے میں تھا۔ میٹنگ میں شالیمار ٹاؤن کے ذمہ داران نے 500 افراد کے ساتھ مظاہرے میں شرکت کا وعدہ کیا' اجلاس کے شرکاء کا جوش وخروش دیدنی تھا۔ شالیمار ٹاؤن سے وفد 9:00 بجے جامع مسجد قباء اہل حدیث الکرم پارک واہگہ ٹاؤن پہنچا۔ واہگہ ٹاؤن کے امیر مولانا مشتاق احمد فاروقی اور مولانا عبدالرحمٰن کاظمی ناظم واہگہ ٹاؤن نے دو بسوں کے ساتھ احتجاجی مظاہرے میں شرکت کا یقین دلایا۔ واہگہ ٹاؤن سے قافلہ چلا تو گیارہ بجے جامع مسجد محمدی چھتی گلی راوی ٹاؤن پہنچا جہاں قاری عبدالمنان سلفی امیر' مولانا محمد یونس حیدری ناظم راوی ٹاؤن نے اراکین شوریٰ سمیت وفد کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ راوی ٹاؤن کے اجلاس میں حافظ محمد یٰسین طٰہٰ نے حاضرین کو ہفت روزہ اہل حدیث کی خوبیاں بیان کر کے اس کے خریدار بننے کی ترغیب دی جس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور اہل ٹاؤن نے سردست 50 رسالے لگوانے کی یقین دہانی کروائی۔ اور 500 افراد کے ساتھ مظاہرے میں شرکت کا وعدہ کیا۔ راوی ٹاؤن سے قافلے نے کالا خطائی روڈ کی طرف کوچ کیا۔ راستے میں مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی سینئر نائب امیر بھی وفد میں شامل ہوئے۔ وفد دوپہر 12 بجے جامع مسجد توحید اہلحدیث میں پہنچا جہاں مولانا نذیر حسین اثری منتظر تھے۔ انہوں نے احتجاجی مظاہرے میں بھرپور شرکت کا وعدہ کیا۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد وفد اپنی اگلی منزل جامع مسجد الرشید اہل حدیث منصورہ علامہ اقبال ٹاؤن پہنچا جہاں مولانا حافظ اعظم خاں قاسم امیر اور مولانا عبدالستار زاہد ناظم علامہ اقبال ٹاؤن اپنے اراکین شوریٰ سمیت موجود تھے۔ مذکورہ ٹاؤن میں بھی حاضرین مجلس کو ہفت روزہ اہل حدیث کی طرف توجہ دلائی گئی۔ امیر ٹاؤن نے 200 افراد کے ساتھ احتجاجی مظاہرے میں شرکت کا وعدہ کیا اور حافظ محمد یٰسین طٰہٰ کی ترغیب پر ازسرنو 50 رسالے جاری کروانے کی یقین دہانی کروائی۔ اس میٹنگ میں مولانا ارشد بیگم کوٹی' پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی' راقم الحروف اور پروفیسر مطیع اللہ باجوہ نے مختصر خطابات بھی کیے۔ یہاں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد وفد اپنی اگلی منزل جامع مدینہ جیل روڈ نشتر ٹاؤن کی طرف عازم سفر ہوا۔ 4:45 بجے سہ پہر جب وفد جامع مدینہ پہنچا تو حافظ عبدالرزاق ربانی امیر نشتر ٹاؤن اور قاری عرفان الحق اثری ناظم نشتر ٹاؤن ساتھیوں سمیت وفد کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ اس اجلاس سے مولانا محمد یونس حیدری' مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی اور پروفیسر شہباز حسن نے مختصر خطابات کیے۔ یہاں بھی ہفت روزہ اہل حدیث کی ترغیب مؤثر رہی اور انہوں نے ازسرنو 60 رسالے جاری کروائے۔ نشتر ٹاؤن کے ذمہ داران نے دو بسوں کے ساتھ مظاہرے میں شرکت کا وعدہ کیا۔ یہاں سے وفد عزیز بھٹی ٹاؤن کی طرف روانہ ہوا اور نماز مغرب جامع مسجد عمر جلال پارک جا کر ادا کی۔ عزیز بھٹی ٹاؤن کے امیر مولانا عبدالرحمٰن زاہد شہر میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ تاہم مولانا محمد ارشد پردیسی کثیر تعداد اراکین شوریٰ کے ساتھ استقبال کے لیے موجود تھے۔ ہفت روزہ اہل حدیث لگوانے کی ترغیب یہاں بھی مؤثر رہی۔ عزیز بھٹی ٹاؤن کے ناظم نے 200 افراد کے ساتھ مظاہرے میں شرکت کا وعدہ کیا۔ اجلاس کے بعد وفد امتیاز احمد مجاہد کی عیادت کے لیے ان کی رہائش گاہ واقع فیاض پارک پہنچا۔ جماعتی وفد کے اپنے ہاں آنے پر بیمار ہونے کے باوجود ان کے چہرے پر رونق آگئی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے اس دورے کے نتیجے میں 1700 افراد کا احتجاجی مظاہرے میں شرکت کا وعدہ ہوا اور 300 نئے ہفت روزہ اہل حدیث لگوانے کا بھی وعدہ ہوا۔ اس طرح یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

رپورٹ: حکیم عبداللطیف مدنی' ناظم لاہور

مبارک باد

⊙ گذشتہ روز مرکزی جامع مسجد اہل حدیث واقع نعیم ٹاؤن نلکہ کو ہالہ سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد رمضان قاسمی منعقد ہوا جس میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) کو کانفرنس کی زبردست کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔

منجانب: عطاء الرحمٰن قاسمی' ناظم حلقہ نلکہ کو ہالہ فیصل آباد

فیض اللہ خاں غوری کا ضلع قصور کا دورہ

⊙ جمعیت اساتذہ لاہور ڈویژن کے صدر کا ضلع قصور کے دورہ کے دوران تحصیل قصور کے صدر سیف اللہ طیب' ضلعی جنرل سیکرٹری شیخ محمد خالد' مولانا ظفر عباس نوید' تحصیل کوٹ رادھا کشن کے صدر حافظ سعود محمود' محمد حامد' ماسٹر محمد یونس سے ملاقات کی اور جمعیت اساتذہ کو فعال اور منظم کرنے کے لیے تجاویز دیں۔

قاری محمد زبیر خاں' ناظم المساجد تحصیل کوٹ رادھا کشن' قصور

دعائے صحت کی اپیل

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ مٹھن کے مخلص ترین ذمہ داران جناب ڈاکٹر جاوید اقبال وڈاکٹر نذیر احمد ان دنوں علیل ہیں۔ تمام قارئین اہل حدیث سے درخواست ہے کہ مذکورہ دونوں حضرات کے لیے صحت کی خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: محمد یٰسین راہی' امیر ضلع راجن پور

ضرورت مدرسین وقراء

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے متعدد مقامات کے مدارس ومساجد کے لیے متعدد قراء کرام ومدرسین کی ضرورت ہے جو تجوید کے ساتھ حفظ وناظرہ کی تدریس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند قراء حضرات آنے سے پہلے فون پر رابطہ کریں۔

محمد یٰسین راہی' امیر ضلع راجن پور: 0333-8556473

ضرورت رشتہ

⊙ لڑکی عمر 26 سال' تعلیم ایم ایس سی میتھ' گورنمنٹ سکول ٹیچر' صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے تعلیم یافتہ برسرروزگار نوجوان کا رشتہ درکار' راجپوت فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔ سیالکوٹ' گوجرانوالہ' لاہور سے تعلق رکھنے والے خواہشمند والدین رابطہ کریں۔

رابطہ نمبر: 0300-9185429

⊙ لڑکا عمر 26 سال سرکاری ملازم صوم وصلوٰۃ کا پابند' کے لیے دیندار لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ **رابطہ: الیاس نذیر**

0323-4680919 - 0324-4518195

میاں محمد اسحاق رحمانی کو صدمہ

⊙ سابق چیئرمین بلدیہ کوٹ رادھا کشن کی والدہ محترمہ اور الحاج میاں محمد اسماعیل رحمانی مرحوم کی زوجہ محترمہ تقریباً سو برس کی عمر میں 26 جولائی 2016ء کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ تہجد گذار اور پردے کی پابند صالح خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی، سماجی اور مذہبی رہنماؤں و کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

سانحہ ارتحال

⊙ سید محمد شریف شاہ گھڑیالوی مرحوم (سابق امیر جماعت اہل حدیث متحدہ پنجاب) کے سب سے چھوٹے بیٹے سید محمد ابراہیم مشہدی، ریٹائرڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول 99/10-R جہانیاں، خانیوال 21 جولائی 2016ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کو اسی دن شام چھ بجے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم 1932 میں پیدا ہوئے تھے، 43 سال محکمہ تعلیم سے منسلک رہے، 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم عرصہ تک جمعیت اہل حدیث جہانیاں، خانیوال کے امیر رہے، مرحوم نے سوگواران میں چار بیٹے چھوڑے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطائیں معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!..... نوٹ: مرحوم راقم الحروف کے چچا اور استاد تھے۔

شریک غم: سید اشرف ادیب مشہدی، جہانیاں خانیوال

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

میٹرک، ایف اے، بی اے پاس

اعلان داخلہ 2016 | داخلہ/انٹرویو 8 تا 14 اگست | آغاز کلاسز 15 اگست

طالبات کیلئے مثالی پروگرام

اسلامی علوم اور عربی و انگلش میں مہارت کے ساتھ

ایف اے / بی اے / ایم اے

محفوظ ماحول میں اعلیٰ دینی تعلیم کے ساتھ مثالی پیشہ وارانہ صلاحیت

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے

- انتہائی مناسب فیسیں
- یتیم / مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ
- پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
- بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات
- باپردہ محفوظ ہاسٹل
- پنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ

رابطہ کیجئے

معہد اللغۃ العربیۃ بباکستان

INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

کوٹھی نمبر 15 - مین نیلم روڈ، جی نائن تھری، اسلام آباد

فون 03215152880 051-2250535

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو یا کسی کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں اِن سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اپینڈکس	پتھری گردہ	بواسیر	عرق النساء	برص	بال چر	استسقا	امراض مردانہ
کانچ نکلنا	بولنا بند ہونا	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	گنجا پن	ہیموفیلیا	اعصابی کمزوری
بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج و کزاز	موٹاپا	کمی خون	امراض زنانہ	کمی سیرم
گیس	پراسٹیٹ گلینڈز	تجر المفاصل	عہرے پل جانا	دُبلا پن	فالج	اٹھرا	ایڈز و سپرمیاں
درد گردہ	سلسل بول	گنٹھیا	الرجی	بال گرنا	دل میں سوراخ	بے اولادی	عنانت
یوریا	آتشک	نقرس	چنبل	بال سفید ہونا	ہیپاٹائی ٹس	اولاد نرینہ	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341-232584961

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545199

رابطہ نمبر
0345-7545119
0301-5545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

www.hakeemkarimBhatti.com

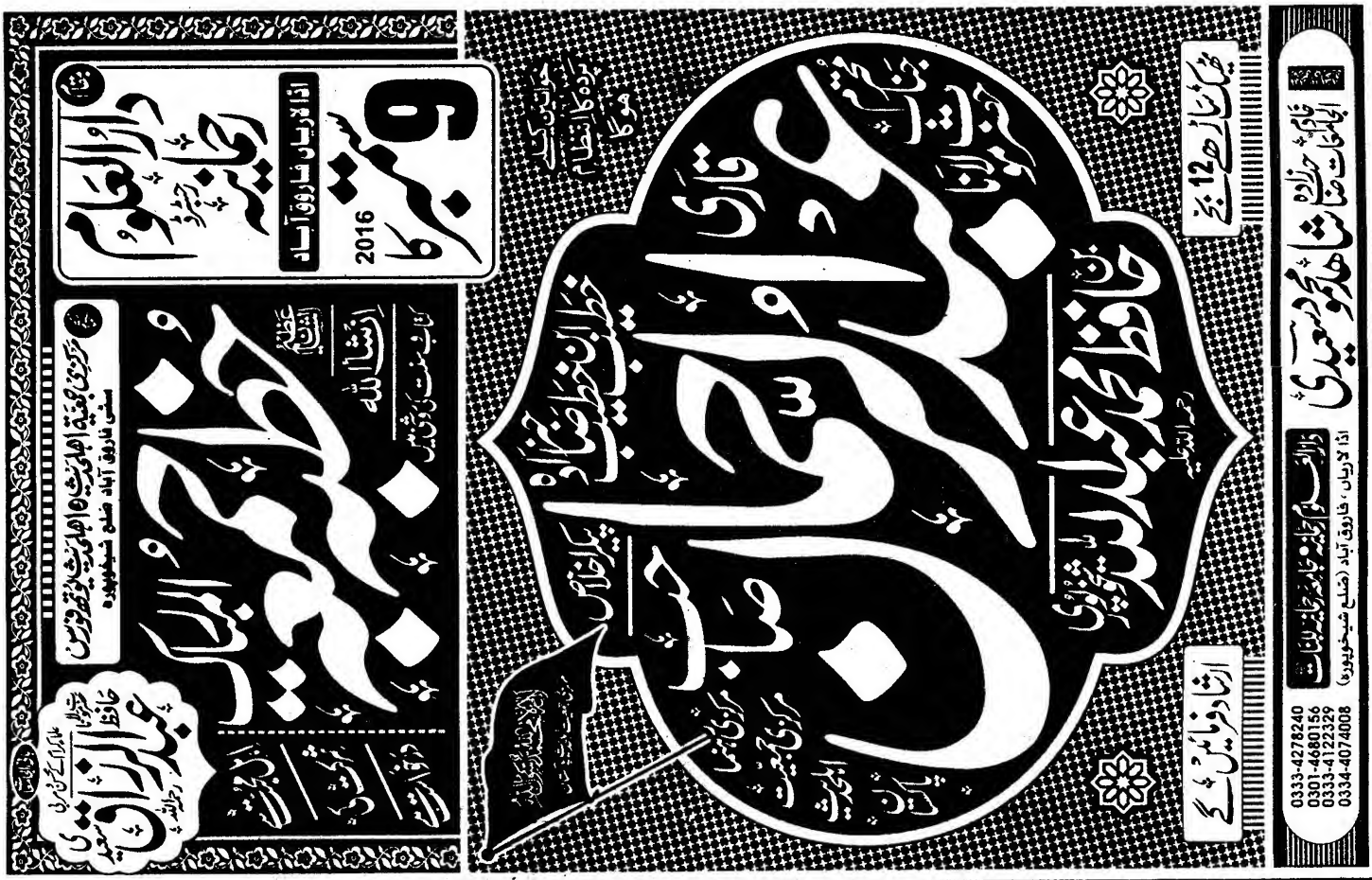

ضرورت مدرسین

قابل اور محنتی (سلفی) مدرسین کی ضرورت ہے۔

شعبہ درس نظامی

قابلیت: مدرسہ سے سند فراغت (العالیہ)

شعبہ تحفیظ القرآن

قابلیت: حفظ قرآن، قراءات اور تجوید سے واقفیت (اضافی قابلیت)

حسب قابلیت معقول پیکج

ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست، ذاتی کوائف اور تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

الفوز اسلامک سنٹر

بلاک ایکس، ماڈل ٹاؤن، پی او بکس 111، بہاول نگر

Mob. 0333-6319215 - 0332-6391715

Email: alfauz.islamic.centre@gmail.com

مورخہ 30 ستمبر کا

عظیم الشان

خطبہ جمعۃ المبارک

آغاز خطبہ 12:30 پر ہوگا۔ انشاء اللہ

عنوان

طب نبوی ﷺ کی اہمیت اور مہلک بیماریوں کا علاج

بمقام: مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث اڈا چکڑالہ ملتان روڈ وہاڑی

للکار علامہ شہید فخر اہلحدیث شہباز خطابت

علامہ ڈاکٹر شاہد اقبال ظہیر ایم اے

پرنسپل پنجاب طبیہ کالج ساہیوال / رہنما مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

مخیر حضرات سے اپیل جامع مسجد ہذا کیلئے سیمنٹ، بجری اور پنکھوں کی اشد ضرورت ہے تعاون فرمائیں۔ تمام احباب کیلئے کھانے کا معقول انتظام ہوگا۔ عورتوں کیلئے پردہ کا معقول انتظام ہوگا

الداعی الی الخیر

مولانا عبدالغفور ناظم وخطیب مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث اڈا چکڑالہ ملتان روڈ وہاڑی

زیر اہتمام: عالمی تحریک ختم نبوۃ اہل حدیث

فرقہ واریت قطعی بالاتر

عقیدہ ختم نبوت پروگرام

عظیم الشان

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

نوٹ ــــ تمام پروگرام بعد از نماز عشاء ہونگے۔

7 ستمبر 2016 بدھ	بمقام: جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث جاکے چیمہ	محترم جناب: مولانا علی اصغر صاحب قاری رحمانی	محترم جناب: حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب داعی اتحاد غازی اسلام — ناظر اعلیٰ حفظہ اللہ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع سیالکوٹ شاکر
18 ستمبر 2016 اتوار	بمقام: جامع مسجد عمر فاروق اہلحدیث منڈیرال والہ	محترم جناب: محمد صفدر عثمانی صاحب حافظ	محترم جناب: حضرت مولانا پروفیسر عنصر جاوید حفظہ اللہ ناظر اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ستی سیالکوٹ
23 ستمبر 2016 جمعۃ المبارک	بمقام: جامع مسجد اہلحدیث (مولانا حافظ یوسف والی) سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ	محترم جناب: مولانا عبدالرحمن سلفی صاحب	محترم جناب: حضرت مولانا سیف الرحمن عاصم حفظہ اللہ خطیب اعظم ڈسکہ
25 ستمبر 2016 اتوار	بمقام: جامع مسجد اہلحدیث ساقی کوثر بوٹا کیا لکوٹ شہر	محترم جناب: مولانا کفایت اللہ شاکر صاحب مفتی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب	محترم جناب: مناظر اسلام حضرت مولانا حافظ عبدالستار بخاری حفظہ اللہ
27 ستمبر 2016 منگل	بمقام: جامع مسجد اہلحدیث کے ڈیاں ساہووالہ نصیل سمبڑیال	محترم جناب: مولانا ضیغم الاسلام صاحب گوندلوی	محترم جناب: حضرت مولانا حافظ محمد افضل صادق حفظہ اللہ سیالکوٹ
28 ستمبر 2016 بدھ	بمقام: جامع مسجد اہلحدیث برج آرائیاں ڈسکہ	محترم جناب: مولانا عبدالستار عابد حفظہ اللہ	محترم جناب: حضرت مولانا حافظ محمد عمران ربانی حفظہ اللہ خطیب اعظم گوجرانوالہ

دعا گو و دعا جو: عالمی تحریک ختم نبوۃ اہل حدیث
0300-6109870
0304-6690766
دارالہدیٰ عتیق الرحمن 0323-7490174 نعمانیہ روڈ گوجرانوالہ

عظیم خوشخبری

اعلان داخلہ

عظیم خوشخبری

15 ذیقعدہ تا 25 ذوالحجہ تک

مولانا حافظ عبدالستار اطہر صاحب | محترم چوہدری ملک سردار محمد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان | مولانا حافظ محمد سلیمان اشرفی صاحب

دینی دنیاوی علوم کی عظیم درسگاہ

جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ

بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بچوں کے تابناک اور روشن مستقبل کا ضامن

طلبہ والدین سرپرست کے ہمراہ دفتری اوقات میں تشریف لائیں

محمدیہ کالونی فاروق آباد

محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کی زیر نگرانی

صدر مدرس
محترم جناب حافظ محمود احمد قاسم صاحب
جامعہ ھذا

شعبہ حفظ القرآن

شعبہ درس نظامی
بمطابق وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

میں الحمدللہ داخلہ جاری ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب کے شاگرد رشید

محترم جناب شیخ محمد علی صاحب حفظہ اللہ عاجد قصوری

محترم جناب قاری محمد ارشاد صاحب عثمانی

کی نگرانی میں تحت ماحاصل ہیں

ماہانہ وظیفہ • یونیفارم فری • مطالعاتی ٹور • قیام و طعام

نیز جامعہ ھذا میں صبح و شام ترجمۃ القرآن کی کلاس کا بھی آغاز کیا گیا ہے

محمد امین اظہر / محمد یوسف ظفر

مرکزی جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ
مرکزی جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات
محمدیہ کالونی فاروق آباد

0332 4027740
0300 4765514

ڈیزائن پرنٹنگ خطاطی الحنین پرنٹرز شیخ سعید مارکیٹ نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد

پاکستان زندہ باد

آزادی کشمیر سیمینار

ان شاء اللہ

بمقام

دارالسلام سیکرٹریٹ لاہور

خصوصی خطاب

پروفیسر علامہ صاحبزادہ حافظ ساجد میر صاحب سینیٹر

حضرت مولانا

پرنسپل جامعہ اہلحدیث سلفیہ فیصل آباد

بتاریخ

4 ستمبر 2016ء

بروز

اتوار

بوقت سہ پہر

4 بجے

محترم جناب قاری عبدالمتین اصغر صاحب امیر

محترم جناب حکیم عبداللطیف مدنی صاحب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور

ودیگر مقررین خطاب فرمائیں گے

الداعیان الی الخیر

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور

0300-4112319-0332-4103173

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ خدمات کے بہترین 26 سال

لَئِن شَكَرتُم لَأَزِيدَنَّكُم

ہم اپنے تمام جماعتی احباب کے انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے امسال حرمین شریفین کی زیارت وسعادت کے لئے **کاروان الحدیبیہ** کا انتخاب کیا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ زائرین محترم حرمین شریفین میں ہماری بہترین سروسز کے لئے ہمیں اپنی خدمات کا دوبارہ پھر موقع فراہم کریں گے۔ ان شاء اللہ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائے۔

الحمدللہ
عمرہ سیزن 17-2016
میں پاسپورٹ جمع کروانے
والے حضرات کیلئے
خوشخبری
کاروان الحدیبیہ
کی خدمات کے 25 سال
مکمل ہونے کی خوشی
میں اللہ پاک کے فضل
وکرم سے 4 عمرہ ٹکٹ
بذریعہ قرعہ اندازی مفت
حاصل کریں مزید معلومات
کیلئے آفس سے رابطہ
کریں۔ شکریہ

یہ آفر محدود مدت
کے لئے ہے

عمرہ بکنگ شروع

21 یوم کے لئے صرف

95000 روپے میں

ماہ صفر اور ربیع الاول میں ان احباب کی قیادت میں
قافلے حرمین شریفین میں جائیں گے۔ ان شاء اللہ

الشیخ ایوب خالد صاحب جھبراں	سید محمد داؤد شاہ صاحب تتلے عالی
حاجی محمد بشیر صاحب مانانوالہ	حاجی محمد یوسف رحمانی صاحب فاروق آباد
شاہد محمود قادری صاحب نوشہرہ ورکاں	عامر بھائی زرگر صاحب گاؤں ورن

- علماء کرام اور اساتذہ کے لئے خصوصی رعایت
- لاہور ائیر پورٹ تک فری ٹرانسپورٹ
- رہائش مسفلہ کبری سے پہلے
- مقامات مقدسہ کی زیارات
- اراکین عمرہ کے متعلق علماء کرام کی رہنمائی

ہیڈ آفس
بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد
056 3877266 0300 4236407

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز
کاروان الحدیبیہ

برانچ آفس
میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک ستیانہ روڈ جمال فیصل آباد
041-8557315-16 0321 0300 6662422
زبیر سپر سٹے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال کھڈیاں خاص
0301 6837566 0334 4356170 0301 6814942

ڈیزائن پرنٹنگ خطاطی الحنین پرنٹرز شیخ سعید مارکیٹ نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد 0332-4027740

مکتبہ اسلامیہ

علمی تحقیقی و اصلاحی مطبوعات
دل کش و اعلیٰ معیار کے ساتھ

جودے علم دوستی کا پیغام

آپ کا انتخاب ہمارے ہاں دستیاب

زاد الخطیب (4 جلدیں)
خطباء، دعاۃ اور مبلغین حضرات کے لئے ایک علمی تحفہ
ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

دروس القرآن (2 جلدیں)
خطبا اور مبلغین کے لئے نادر تحفہ
تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

امین کعبہ
سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر منفرد اسلوب کی حامل ایک بہترین تالیف
پروفیسر محمد عبداللہ قاضی

سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فضائل و مناقب اور جملہ اعتراضات کے جوابات کا مستند مجموعہ
علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

رحمۃ للعالمین ﷺ غصے میں کیوں؟
تالیف حافظ عبدالرزاق اظہر

المقربون
اذکار و وظائف، نماز و دعائیں
تالیف حافظ عبدالوہاب

حاجی کے شب و روز
تالیف ابوعبداللہ خالد بن عبداللہ الناصر
ترجمہ، تحقیق و حواشی محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

تفسیر قرآن کے اصول و قواعد
تالیف پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن بن یوسف
نظر ثانی شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد

اپنی کتاب کی عمدہ پرنٹنگ اور مضبوط بائنڈنگ کے لیے بھی مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس کی خدمت حاصل کریں

قرآن مجید۔ تفاسیر۔ احادیث۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ تاریخ اسلام۔ فقہ و فتاویٰ۔ فاق الادرس عربی کتب اور دیگر ادبی و اصلاحی کتب خریدنے کے لیے تشریف لائیں

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بالمقابل جامعہ سلفیہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973
042-37232369

فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204
041-2641204

/maktabaislamia1 www.maktabaislamiapk.blogspot.com maktabaislamiapk@gmail.com Ph 0300-8661763

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952